اصلاحِ تلفّظ

مولٰینا محمد بشیر الصدیقی

مکتبہ کارواں کچہری روڈ۔ لاہور

اِصلاحِ تلفّظ

یعنی

اُردو اور فارسی میں کثیر الاستعمال عَربی الفاظ کے صحیح تلفّظ کا طریقہ

اور

بعض مُروّج اغلاط کی اصلاح

تالیف

مولانا ابوالخیر محمد بشیر الصدّیقی السیالکوتی

فاضل ادبیات و اسلامیات مؤلف کتب عدیدہ

الناشر

مکتبہ کارواں کچہری روڈ، لاہور

قیمت عہ ۲٫۵۰

طبع ثانی ۱۹۶۳ء

طابع :- چودھری عبدالحمید، ایم۔ اے (علیگ)

مطبع :- اردو پریس — لاہور

قیمت :- دو روپے پچاس پیسے

فہرستِ مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

اُردو اور فارسی زبان میں عَربی کے جو بے شمار الفاظ مستعمل ہیں۔ اُن کے تلفظ میں وہ لوگ جو عَربی سے واقِف نہیں عموماً غلطی کر جاتے ہیں۔ طالب علم بے چارے تو رہے ایک طرف، بعض اچھے پڑھے لکھے لوگ بھی بعض اَغلاط میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اِس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہ عَربی زبان کے الفاظ کی ساخت سے نابلد ہوتے ہیں۔ اور دُوسری یہ کہ ہمارے اِسکولوں اور کالجوں میں صحتِ تلفظ کی طرف پوری توجہ نہیں کی جاتی نہ اساتذہ اس کا خیال رکھتے ہیں اور نہ طلبہ۔ پھر بعض

اساتذہ کا خود اپنا علم محدود ہوتا ہے ۔ اس پر مستزاد یہ کہ انہیں تحقیق اور مطالعہ کا شوق نہیں ہوتا ۔ اور اگر ہو بھی تو اِسکول میں کسی مستند لغت کا نہ ہونا ان کی مشکلات حل کرنے میں حائل ہو جاتا ہے ۔ عَربی الفاظ کے علاوہ فارسی ، اُردو ، اور دیگر اَلسِنہ کے بعض الفاظ کا تلفظ بھی غلط رائج ہو گیا ہے ۔

چونکہ اپنی مُلکی زبان کو صحیح معیار پر لانا علمی خدمت کے علاوہ ایک مِلّی خدمت بھی ہے ۔ اس لیے اِس مختصر سے مفید رسالے میں جو "اصلاحِ تلفظ" کے نام سے موسوم ہے یہ کوشش کی گئی ہے کہ اسے مطالعہ کرنے والا عَربی کے اُن کثیر الاستعمال الفاظ کے صحیح تلفظ سے واقف ہو جائے جو اُردو اور فارسی میں عام طور پر مستعمل ہیں ۔ اور صحتِ تلفظ کے قواعدِ کُلیّہ سے آگاہ ہو کر غیر مذکور الفاظ کی حرکات و سکنات کی صحت اور سُقم کو بھی پرکھ سکے ۔ اور ساتھ ہی اُن اَغلاط سے

بھی واقف ہو جائے جو بعض عربی، فارسی اور ہندی الفاظ کے تلفظ میں رائج ہو رہے ہیں۔ اور عوام کے علاوہ بعض خواص بھی اُن میں مُبتلا نظر آتے ہیں۔

الفاظ کی حرکات ضبط کرنے میں محض اپنے حافظے سے کام نہیں لیا بلکہ ہر ایک لفظ کو مستند لغات سے دیکھ کر لکھا ہے۔ اور جہاں ضرورت سمجھی لغت کا حوالہ بھی دیا ہے۔

اس رسالے کا پہلا اڈیشن ۱۹۴۱ء میں شائع ہوا جسے محکمۂ تعلیم پنجاب نے بطور لائبریری بُکس منظور کر لیا تھا۔ اب کئی مفید اضافوں کے ساتھ اسے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اب یہ رسالہ اُردو زبان سے شغف رکھنے والوں کے لئے بہت مفید ثابت ہو گا۔

چونکہ انسان کا غلطی سے مبرّا ہونا ایک امرِ محال ہے۔ اس لیے اس کا دعویٰ نہیں۔ لیکن اپنی دانست میں کوئی غلط اور غیر محقّق

بات پیش نہیں کی گئی۔

اہلِ علم کے مفید مشوروں اور اپنی فروگذاشتوں کی اُن اصلاحات کو جو مدلّل ہوں گی شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

وباللہ التوفیق

خاکسار

مؤلف۔ کانَ اللہ لہٗ

ستمبر ۱۹۵۹ء

پہلا حصّہ

عَرَبی کے سہ حرفی اَفعال کے مَصَادِر

اُردو اور فارسی میں عَرَبی کے جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں اُن میں سے اکثر مَصدَر ہیں۔ جو عموماً حاصِل مَصدَر اور کبھی مَصدَر کے معنے میں مستعمل ہیں۔ اِن مصادِر کا اکثر اور بیشتر حِصہ سہ حَرفی اَفعال کے مَصادِر ہیں۔ اور عَرَبی میں سہ حَرفی افعال کے مَصادِر چالیس سے زائد وزن رکھتے ہیں۔ لیکن اُردو اور فارسی میں ذیل کے اَوزان مُستَعمَل ہیں۔

ہم نے اِن میں سے ہر وزن کے ذیل میں کثیر الاستعمال الفاظ کو جمع کر دیا ہے۔ تاکہ اُن کے تلفّظ میں غلطی نہ ہونے پائے۔ لیکن چونکہ یہ سب اَوزان سماعی ہیں۔ اِس لیے باقی ماندہ الفاظ کی حَرکات ضبط کرنے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی نئے لفظ کے تلفّظ میں شک

واقع ہو تو عربی کے کسی مستند لغت کی طرف رجوع کرنا چاہیے ؂

۱۔ فَعْل (پہلا حرف مفتوح اور دوسرا ساکن) جیسے :۔ جَذْب (کھینچنا۔ کشش)۔ حَرْب (جنگ)۔ ضَرْب۔ ہَرْب (بھاگنا)۔ مَزْج۔ (ملانا) ہَرْج (خلل۔ نقصان۔ مضائقہ) جَرْح (خستہ کرنا۔ زخم۔ گھاؤ۔ ردوقدح) ذَبْح۔ شَرْح۔ طَرْح (پھینکنا۔ دور کرنا۔ تفریق کرنا) فَتْح۔ مَدْح ۔ مَسْح۔ (پونچھنا۔ ہاتھ پھیرنا) نَفْخ (پھونکنا۔ پیٹ کا پھولنا) مَسْخ (اچھی شکل بگاڑنا) نَسْخ (تردید۔ منسوخ کرنا)۔ جَہْد۔ حَمْد۔ رَعْد (گرج۔ کڑک) سَعْد (مبارک۔ مبارک ہونا)۔ عَقْد۔ فَقْد (گم کرنا) قَصْد۔ وَجْد (بےخودی کی حالت جو صوفیوں پر طاری ہوتی ہے۔ لغوی معنے پانا) حَصْر (گھیرنا۔ احاطہ کرنا) جَزْر (سمندر کے پانی کا کم ہونا) زَجْر (جھڑکنا)۔ سَتْر (چھپانا) صَبْر۔ قَہْر۔ غَدْر۔ مَکْر۔ نَثْر (بکھیرنا) نَشْر (خبر کو پھیلانا۔ زندہ کرنا)۔ نَحْر (اونٹ ذبح کرنا۔ قربانی) ہَجْر (جدائی) رَمْز۔ عَجْز (عاجزی) حَبْس (قید) دَرْس۔ نَقْش۔ رَقْص۔ (ناچنا)۔ عَرْض۔ فَرْض۔ قَبْض۔ قَرْض۔ بَسْط (پھیلانا) رَبْط (تعلق) شَرْط۔ فَرْط (زیادتی) وَعْظ جَمْع۔ دَفْع۔ زَرْع (بونا) رَفْع۔ طَمْع۔ نَزْع (جانکنی)۔ وَضْع۔ مَضْغ (چبانا) حَذْف۔ حَلْف (قسم کھانا) عَطْف۔ کَشْف (واضح کرنا۔ کھولنا)

بَرْق (چمک) خَرْق (پھاڑنا) رَتْق (باندھنا) غَرْق۔ فَتْق (پھاڑنا) فَرْق۔ دَرْک۔ جَہْل۔ جَعْل (بنانا نقل جو اصل کے مشابہ ہو) دَخْل (آمدنی۔ اندر آنا) عَدْل۔ عَقْل۔ فَصْل (جدائی) فَضْل (بزرگی) غَزْل (کاتنا) قَتْل۔ وَصْل۔ ہَزْل (ٹھٹھا) جَزْم (ارادہ کی پختگی) حَزْم (ہوشیاری)۔ خَتْم۔ زَخْم۔ رَسْم۔ رَغْم (خوار ہونا۔ مکروہ جاننا۔ مراد خلافِ مرضی)۔ رَقْم (لکھنا) زَعْم (گمان) رَجْم (سنگسار کرنا) عَزْم (ارادہ) کَظْم (غصہ کو پی جانا)۔ نَظْم۔ ہَضْم۔ رَہْن (گرو رکھنا) طَعْن۔ عَفْو۔ لَہْو۔ ہَجْو۔

صَوْت۔ مَوْت۔ جَوْر (ظلم) خَوْف۔ بَوْل۔ قَوْل۔ ہَوْل (خطرہ)۔ صَوْم۔ نَوْم (نیند)۔

شَیْب (بڑھاپا) عَیْب۔ غَیْب۔ صَیْد۔ کَیْد (مکر) طَیْش۔ عَیْش۔ غَیْظ۔ فَیْض۔ بَیْع۔ سَیْل (بہنا سیلاب)

۲۔ فَلّ (پہلا حرف مفتوح اور دوسرا مشدد) یہ وزن دراصل فَعْل ہی ہے۔ ادغام سے دوسرا اور تیسرا حرف مل کر ایک ہو گئے ہیں۔ جیسے:

حَثّ (ابھارنا)۔ سَدّ (روکنا) مَدّ (کھینچنا)۔ کَرّ (لوٹنا۔ لوٹ کر پھر حملہ کرنا)۔ فَرّ (عربی میں بھاگنا۔ اردو میں شان و شوکت۔ جیسے کرّ و فر)۔ مَسّ

(چھونا) قَطٌّ (کاٹنا۔قلم کی نوک کاٹنا) حَظٌّ (نصیب۔بہرہ) دَقٌّ (کوٹنا) شَقٌّ (پھاڑنا) فَکٌّ (دو ملی ہوئی چیزوں کو ایک دوسری سے علیحدہ کرنا)۔ شَلٌّ ہاتھ کا خشک ہو کر بیکار ہونا)۔ ذَمٌّ (مذمت) سَمٌّ (زہر دینا۔زہر) شَمٌّ (سونگھنا)۔ ظَنٌّ۔ وغیرہ ؂

۳۔ فِعْل (پہلا حرف مکسور اور دوسرا ساکن) جیسے:۔

کِذْب (جھوٹ) عربی میں بکسرِ ذال بھی مستعمل ہے۔ حِقْد (کینہ) ذِکْر۔ فِکْر۔ شِعْر۔ سِفْر۔ حِرْص۔ حِفْظ۔ رِفْق (نرمی) صِدْق۔ فِسْق (بدکاری) عِشْق ضِحْک (ہنسی) شِرْک حِلْم (بردباری) عِلْم۔ فِقْہ (سمجھ) وغیرہ ؂

۴۔ فِلّ (پہلا حرف مکسور اور دوسرا مشدد) یہ بھی فِعْل کی ایک صورت ہے۔ جیسے:۔

جِدّ (کوشش)، غِشّ (کھوٹ)، حِلّ (حلال اور جائز ہونا)۔ وغیرہ ؂

۵۔ فُعْل (پہلا حرف مضموم دوسرا ساکن) جیسے:۔

رُعْب۔ قُرْب۔ خُبْث (پلیدی۔ناپاکی) زُہْد۔ بُعْد۔ شُکْر۔ عُذْر۔ عُسْر (تنگی) کُفْر۔ یُسْر (فراخی)۔ لُبْس (پہننا)۔ حُکْم۔ ظُلْم۔ شُغْل (کام کاج مصروفیت عربی میں شین کو مفتوح پڑھنا بھی درست ہے۔ حُزْن (غم)۔ وغیرہ ؂

۶- فُعُل (پہلے دونوں حرف مضموم) جیسے :-

حُمُق (بے وقوفی)۔ عُمُق (گہرائی) یہ دونوں لفظ دوسرے حرف کے سکون سے بھی مستعمل ہیں ؛

۷- فَعَل (پہلے دونوں حرف مفتوح) جیسے :-

جَلَب (کھینچنا) لام کا سکون بھی درست ہے۔ تَعَب (تکلیف۔ سختی۔ مشقت) شَغَب (عربی میں فتنہ فساد۔ اردو میں شور غل)۔ طَلَب۔ عَطَب (ہلاکت) غَضَب۔ حَرَج (تنگی۔ سختی۔ نقصان۔ ضرر) فَرَح (خوشی) حَسَد۔ خَطَر (ہلاکت کے قریب ہونا۔ مراد خوف۔ اندیشہ)۔ ضَجَر (دل تنگی۔ بے آرامی) ظَفَر۔ عَطَش (پیاس)۔ غَلَط۔ جَزَع (بے صبری) فَزَع (خوف۔ ڈر) تَلَف (برباد۔ خراب) عَرَق (پسینہ)۔ قَلَق (اضطراب) عَمَل۔ غَزَل۔ کَسَل (سستی)۔ عَدَم (نیستی۔ معدوم ہونا) وغیرہ ؛

۸- فِعَل (پہلا حرف مکسور دوسرا مفتوح) جیسے :-

صِغَر (چھوٹا ہونا) کِبَر (کلاں سالی۔ بوڑھا ہونا) ثِقَل (بوجھل ہونا۔ بوجھ) عِظَم (بزرگی۔ بڑا ہونا)۔ قِدَم (قدیم ہونا) سِمَن (موٹا ہونا)۔ وغیرہ ؛

۹- فَعْلَة (پہلا حرف مفتوح۔ دوسرا ساکن اور آخر میں ۃ) جیسے :-

بہجت (خوبی۔ تازگی۔ فرحت)۔ ثروت۔ جودت (خوبی۔ عمدگی)۔ جلوت (خلوت کی ضد ہے)۔ حسرت۔ حضرت (حضوری۔ حاضر ہونا)۔ حیرت۔ خلوت (تنہائی)۔ دولت (گردش۔ سلطنت)۔ دہشت۔ رجعت (واپسی)۔ رحمت رغبت۔ زحمت۔ سبقت (آگے بڑھنا) ب کی فتح غلط ہے۔ سطوت (حملہ سختی سے پکڑنا)۔ شقوت (بدبختی)۔ شوکت۔ صولت (حملہ۔ دبدبہ)۔ غیبت (غیر حاضری)۔ طلعت (دیدار۔ دیکھنا۔ چہرہ)۔ عودت (واپسی)۔ عثرت (لغزش) لذت۔ لعنت۔ نکہت (خوشبو)۔ نوبت۔ وحدت۔ وحشت ہیبت۔ توبہ۔ دفعہ۔ رعشہ۔ صدمہ۔ طفرہ (کودنا)۔ قبضہ (مٹھی بھرنا) قعدہ (بیٹھنا)۔ قلعہ (اکھاڑنا)۔ لحظہ (گوشۂ چشم سے نگاہ کرنا)۔ لمعہ (چمکنا) نزلہ (اترنا) نغمہ (گانا) وغیرہ ؎

نوٹ:۔ اس وزن پر جو الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ عربی رسم الخط میں ان کے آخر گول ۃ لکھتے ہیں۔ جو وقف کی صورت میں ہ سے بدل جاتی ہے۔ لیکن اردو رسم الخط میں اسے تائے دراز (ت) کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ مگر جن الفاظ کو وقفی صورت میں استعمال کرنے کا رواج ہوگیا ہے۔ وہاں ہ کی صورت میں تحریر ہوتی ہے ؎

۱۰- فِعْلَۃ (پہلا حرف مکسور اور دوسرا ساکن۔ اگر مشدّد ہو تو مفتوح ہوگا) جیسے:-

بِدْعَت (نئی بات)۔ حِکْمَت۔ خِبْرَت (دانائی)۔ خِدْمَت۔ رِحْلَت (کوچ کرنا) رِشْوَت۔ رِعْدَت (لرزہ۔ کپکپی) رِفْعَت۔ شِرْکَت۔ عِبْرَت۔ عِصْمَت فِطْنَت (زیرکی) قِسْمَت۔ مِحْنَت۔ نِعْمَت۔ نِقْمَت (انتقام۔ کینہ) ہِجْرَت۔ خِفَّت (ہلکاپن۔ سبکی) دِقَّت (باریکی۔ اشکال) ذِلَّت۔ رِقَّت (نرمی۔ باریکی۔ پتلاپن۔ دھاڑ رونا) رِدَّت (مرتد ہونا۔ دین سے پھر جانا) عِزَّت عِفَّت (پرہیزگاری) مِنَّت۔ نِیَّت (ارادہ۔ قصد)۔ صِبْغَہ (ڈھالنا) غِبْطَہ (رشک)۔ حِرْفَہ (پیشہ) وغیرہ

۱۱- فُعْلَۃ (پہلا حرف مضموم اور دوسرا ساکن۔ دوسرا مفتوح ہو تو مشدّد ہوگا) جیسے:-

حُمْرَت (سرخی) حُرْمَت (عربی میں را مضموم بھی ہے) حُرْقَت (جلن) خُضْرَت (سبزی) رُخْصَت۔ رُؤْیَت (دیدار۔ دیکھنا) سُرْعَت۔ شُہْرَت۔ ظُلْمَت۔ (تاریکی) عُزْلَت (گوشہ نشینی)۔ فُرْقَت (جدائی) قُدْرَت۔ قُوَّت۔ کُدْرَت (گدلاپن) لُعْبَت (کھیل)۔ مُکْنَت (قدرت)۔ نُدْرَت (نادر ہونا) نُزْہَت

(تازگی)۔ نصرت۔ نکرت (ناشناخت ہونا)۔ نہضت (اٹھنا۔ قصد کرنا) تخمہ (بد ہضمی)۔ خدعہ (مکر فریب)۔ خطبہ (لکچر۔ وعظ)۔ رقیہ (منتر)۔ شعبہ (شاخ۔ کسی چیز کا ٹکڑا)۔ شعلہ۔ عدہ (تیاری۔ سامان)۔ وغیرہ ؛

۱۲۔ فَعَلَۃ (پہلا، دوسرا، اور تیسرا حرف مفتوح۔ آخر میں ۃ) جیسے :۔

برکت۔ حرکت۔ نصفت (انصاف) غلبہ۔ وغیرہ ؛

نوٹ :۔ اردو میں اس قسم کے الفاظ بفتح اول و سکون ثانی بھی استعمال ہوتے ہیں ؛

۱۳۔ فَعِلَۃ (پہلا حرف مفتوح اور دوسرا مکسور) جیسے :۔

سَرِقہ (چوری) عربی میں یہ لفظ بفتح را بھی جائز ہے۔ اور اردو میں بہ سکون را بھی مستعمل ہے۔ نظرہ (مہلت دینا)۔ ترکہ (بمعنی مالِ متروکہ) بھی اسی وزن پر ہے اگرچہ مصدر نہیں۔ ؛

۱۴۔ فَعَال (پہلا اور دوسرا حرف مفتوح) جیسے :۔

خراب۔ شباب۔ صلاح (نیکی)۔ فلاح (کامیابی)۔ رشاد (ہدایت پانا راہِ راست پر آنا)۔ وقار (حلم۔ بردباری۔ قدر و منزلت)۔ جواز۔ خلاص۔

نَشَاط (خوشی۔ شادمانی) سَمَاع (سننا)۔ طَوَاف (گھومنا)۔ جَلَال (بزرگی)۔ حَلَال۔ زَوَال۔ کَمَال۔ وَبَال۔ سَلَام۔ کَلَام۔ اَذَان۔ بَیَان۔ بَقَا۔ جَزَا۔ جَفَا۔ حَیَا۔ خَفَا (پوشیدگی) ذَکَا (ذہانت۔ عقل)۔ سَخَا۔ عَنَا (رنج۔ مشقت) قَضَا۔ نَمَا (زیادتی) وغیرہ ؂

نوٹ :۔ جو الفاظ الِف پر ختم ہوتے ہیں۔ اُن کے آخر سے چوتھا حرف ہمزہ محذوف ہے۔ اُردو اور فارسی کا رسم الخط یہی ہے لیکن عَرَبی میں وہ ہمزہ ہر صورت میں لکھا جاتا ہے۔ البتہ ترکیب اضافی و توصیفی میں فارسی میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اور اُردو میں بھی۔ جیسے "بقاءِ دوام"۔ "جزاءِ نیک" وغیرہ۔

اُوپر کے الفاظ میں بعض الفاظ بابِ تفعیل کے مصدر بھی ہیں۔ ہم نے بغرض سہولت اُنہیں یہیں درج کر دیا ہے۔ عَرَبی دان حضرات مُعتَرِض نہ ہوں۔

۱۵۔ فُعَال (حرف اوّل مضموم) جیسے :۔

نُبَاح (بھونکنا)۔ دُوَار (سر چکرانا) نُعَاس (اُونگھ۔ نیند)۔ صُدَاع (سر درد) سُعَال (کھانسی)۔ سُؤَال۔ زُکَام۔ وغیرہ ؂

۱۶۔ فِعَال (حرفِ اوّل مکسور) جیسے :۔

حِسَاب۔ سِبَاب (گالی دینا)۔ کِتَاب۔ عِلَاج۔ مِزَاج۔ مِزَاح (خوش طبعی ہنسی۔ مذاق۔ عربی میں بفتح میم بھی آیا ہے) نِکَاح۔ جِہَاد۔ جِوَار (پڑوس) حِصَار (محاصرہ کرنا)۔ قِیَاس (اندازہ۔ اندازہ کرنا)۔ خِدَاع (مکر و فریب) دِفَاع (مدافعت)۔ نِزَاع۔ لِحَاظ۔ خِلَاف۔ زِفَاف (دلہن کو دولہا کے گھر روانہ کرنا) شِقَاق (دشمنی۔ مخالفت)۔ فِرَاق۔ نِفَاق۔ وِفَاق (موافقت) جِدَال (لڑائی جھگڑا۔ جنگ) قِتَال۔ وِصَال (ملنا۔ ملاقات ہونا)۔ زِحَام (بھیڑ)۔ قِیَام۔ نِظَام (پرونا۔ کسی انتظام کا سلسلہ) رِیَا (ظاہرداری۔ دکھاوا)۔ لِقَا (ملاقات۔ دیدار) نِدَا (پکار۔ آواز۔ پکارنا)۔ وغیرہ ؎

نوٹ:۔ بابِ مفاعلہ کے بعض مصادر بھی (فِعَال) کے وزن پر آتے ہیں۔ بغرضِ اختصار و سہولت وہ بھی الفاظِ بالا میں شامل ہیں۔ رِیَا۔ لِقَا اور نِدَا کے آخر ہمزہ تھا جو اردو رسم الخط میں صرف ترکیب اضافی و توصیفی میں ظاہر ہوتا ہے ؎

۱۷۔ فَعَالَة (پہلا، دوسرا، اور چوتھا حرف مفتوح) جیسے:۔

اَمَانَت۔ بَدَاہَت (بدیہی ہونا یعنی غور و فکر کا محتاج نہ ہونا۔ صریحی ہونا) بَرَاعَت (فضیلت، ہنر میں کامل ہونا) بَشَاشَت۔ بَصَارَت (آنکھ کی بینائی) بَطَالَت

(بیکاری)، بلادت (کند ذہنی)۔ بلاغت۔ بلاہت (نادانی) جسامت۔ جلالت
(بزرگی)۔ جہالت۔ حداثت (نیاپن۔ نوعمری)۔ حذاقت (مہارت) حصافت
(مضبوطی)، حقارت۔ حماقت۔ حلاوت (شیرینی۔ مٹھاس)۔ خجالت (شرمندگی)
خسارہ۔ خساست (کمینگی) خطابت (خطیبی کرنا۔ لیکچر دینے اور وعظ کہنے کا فن)
دلالت۔ دناءت (کمینگی)۔ صاحبِ غیاث نے اسے بکسرِ دال ضبط کیا ہے۔ مگر عربی
کے کسی مستند لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ سب نے بفتحِ دال لکھا ہے) ذلاقت
(تیز زبانی۔ فصاحت)۔ رداءت (ردی ہونا)۔ رذالت (رذیل ہونا۔ کمینگی)
رضاعت (شیرخوارگی) را کا کسرہ بھی جائز ہے۔ رفاقت (رفیق ہونا۔ ہمراہی)
رقابت (انتظار و نگہبانی) رکاکت (سستی۔ ضعیفی۔ باریکی) زہادت (پرہیزگاری)
سآمت (ملول ہونا) سباحت (تیرنا)۔ سخاوت۔ سعادت۔ سلاست۔
(سلیس ہونا)۔ سماجت (زشتی و عیب ناکی۔ مجازاً منت خوشامد)۔ سماحت۔
(جوانمردی)۔ شجاعت۔ شرافت۔ شقاوت (بدبختی)۔ شناعت (برائی)۔
شہادت۔ صباحت (خوبصورتی)۔ صدارت۔ صداقت۔ صراحت۔
صلابت (سختی)۔ ضخامت۔ ضراعت (عاجزی و زاری)۔ ضلالت (گمراہی)
طراوت۔ طلاقت (زبان کی روانی اور تیزی)۔ طہارت۔ ظرافت۔ عدالت

علالت (بیماری)۔ غبادت (کند ذہنی) غرامت (تاوان) غزارت (کثرت) غوایت (گمراہی) فراغت۔ فصاحت۔ فطانت (زیرکی) فقاہت (سمجھ فقیہہ ہونا)۔ قباحت۔ قساوت (سنگدلی) قناعت۔ کثافت کسالت (کاہلی سستی)۔ کہانت (غیب کی خبر دینا)۔ لجاجت (لڑنا جھگڑنا۔ مراد منت خوشامد) لطافت۔ متانت۔ ملاحت (نمکینی)۔ نباہت (بزرگی۔ بزرگوار اور مشہور ہونا) نزاہت (پاکیزگی)۔ نضارت (تازگی)۔ نفاست۔ وثاقت (اُستواری۔ مضبوطی)۔ وجازت (اختصار)۔ وجاہت (عزت۔ خوبصورتی) وخامت (ناموافقت۔ گراں ہونا)۔ وسامت (خوبصورتی)۔ وضاعت۔ (کمینگی)۔ وقاحت (بے حیائی)۔ وکالت۔ ہشاشت (خندہ روئی۔ خوش طبعی) ہلاکت۔ یسارت (تونگری) وغیرہ ؛

۱۸۔ فِعالۃ (پہلا حرف مکسور) جیسے :۔

اِمارت۔ بِداءت (آغاز) صاحبِ مصباح نے لکھا ہے کہ عوام اسے بجائے ہمزہ کے یا سے بھی پڑھتے ہیں۔ ہمارے خیال میں فارسی اور اُردو میں اس کا اِملا (بدایت) اُسی (بدایت) سے ماخوذ ہے)۔ بِشارت (بضمِ با بھی درست ہے) تِجارت۔ تِلاوت۔ جِنایت (گناہ)۔ حِکایت۔ حِمایت۔ حِیاکت (کپڑا بُننا)

خِیاطت۔ خِیانت۔ دِراست (پڑھنا) دِرایت (سمجھ) رِسالت (پیغمبری)

رِعایت۔ رِئاست (سرداری) اسے بجائے ہمزہ کے ی سے لکھنا صحیح نہیں

کیونکہ یہ رأس سے مشتق ہے اور ہمزہ کو یا سے بدلنے کا یہاں کوئی قاعدہ نہیں۔

رِوایت۔ زِیادت۔ زِیارت۔ سِعایت (چغلی۔ بدگوئی)۔ سِفارت۔

سِیاحت۔ سِیادت (سرداری۔ پیشوائی)۔ سِیاست۔ ضِیافت۔

عِبارت۔ فِراست (دانائی۔ عقلمندی)۔ قِرأت (پڑھنا) اسے قرأت پڑھنا

غلط ہے۔ کِتابت۔ کِنایہ (پوشیدہ بات کہنا) کِیاست (دانائی۔ زیرکی)۔

وِراثت۔ وِکالت (واؤ پر فتح و کسرہ دونوں درست ہیں)۔ وِلایت (دوست

ہونا۔ ولی ہونا) وغیرہ

١٩۔ فُعُول (پہلا اور دوسرا حرف مضموم) جیسے:۔

قُطُوب (ترشروئی)۔ وُجُوب (واجب اور ضروری ہونا)۔ ہُبُوب (ہوا

کا چلنا)۔ ثُبُوت۔ حُدُوث (حادث ہونا) خُرُوج۔ جُنُوح (میلان) وُضُوح

(وضاحت)۔ رُسُوخ (مضبوط اور محکم ہونا۔ جڑ پکڑنا)۔ جُحُود (انکار) خُلُود (ہمیشگی)

خُمُود (آگ کا بجھ جانا)۔ سُجُود۔ شُہُود (حاضر ہونا)۔ صُدُود (اعراض کرنا) صُعُود۔

(اوپر چڑھنا)۔ وُفُود (آنا) ہُمُود (بجھ جانا)۔ بُکُور (سویرے اٹھنا) طُہُور (پاکیزگی)

ظُہُور - فُجُور (بدکاری)۔ کُفُور (ناشکری)۔ نُفُور (جانور کا بدکنا) بُرُوز (ظہور) جُلُوس (بیٹھنا) خُصُوص (خاص ہونا)۔ خُلُوص - شُخُوص (اٹھنا) سُقُوط (گرنا)۔ قُنُوط (ناامیدی)۔ رُکُوع - شُیُوع (ظاہر ہونا - رواج پانا) طُلُوع - وُقُوع - بُلُوغ (پہنچنا بالغ ہونا)۔ خُسُوف (چاند کو گہن لگنا)۔ کُسُوف (سورج کو گہن لگنا)۔ بُرُوق (چمکنا) عُقُوق (نافرمانی)۔ فُسُوق (بدکاری)۔ اُفُول (غروب ہونا) حُصُول - دُخُول - ذُبُول (مرجھانا)۔ خُمُول (گمنامی)۔ قُفُول (واپسی - لوٹنا)۔ نُزُول - وُصُول - قُدُوم (آنا) ہُجُوم (غلبہ - حملہ - بھیڑ بھاڑ)۔ جُنُون - رُکُون (میلان)۔ کُمُون (پوشیدگی) مُجُون (شوخی و بے باکی)۔ بُدُوّ (آغاز)۔ خُلُوّ (خالی ہونا)۔ دُنُوّ (نزدیکی)۔ سُمُوّ (بلندی)۔ غُلُوّ (حد سے تجاوز کرنا)۔ نُمُوّ (بالیدگی - بڑھنا) وغیرہ ؛

۲۰ - فُعُولَة (پہلے دونوں حرف مضموم) جیسے :-

بُرُودَت (ٹھنڈک)۔ حُکُومَت - حُمُوضَت (ترشی)۔ رُعُونَت (سرکشی - غرور)۔ رُجُولَت (مردی - مرد ہونا)۔ سُخُونَت (گرمی)۔ سُکُونَت - سُہُولَت صُعُوبَت (سختی - دشواری)۔ عُذُوبَت (شیرینی - مٹھاس)۔ کُدُورَت (گدلا پن) کُہُولَت (ادھیڑ ہونا)۔ مُرُوَّت (مردمی - مردانگی) اصل میں مُرُوءَت ہے وغیرہ

۲۱ - فُعْلَان (پہلا حرف مضموم) جیسے :-

بُطلان (باطل ہونا)۔ بُنیان (بنیاد رکھنا۔ عمارت)۔ بُہتان (تہمت۔ جھوٹا الزام)۔ تُکلان (اعتماد بھروسہ)۔ خُسران (گھاٹا)۔ رُجحان (میلان۔ غلبہ)۔ سُبحان (پاکیزگی)۔ سُلطان (غلبہ)۔ سُلوان (تسلی)۔ طُغیان (حد سے بڑھنا۔ سرکشی)۔ عُدوان (ظلم)۔ غُفران (بخشش)۔ فُرقان (فرق کرنا۔ ہر وہ چیز جو حق و باطل میں فرق کرے)۔ فُقدان (گم کرنا۔ فا کا کسرہ بھی جائز ہے)۔ قُرآن (پڑھنا)۔ قُربان (نزدیک ہونا۔ ہر وہ چیز جو راہِ خدا میں تصدق کریں)۔ کُفران (ناشکری)۔ نُقصان۔ وغیرہ ؛

۲۲۔ فَعَلان (پہلے دونوں حرف مفتوح) جیسے :۔

بَرَقان (چمکنا)۔ ثَوَران (جوش مارنا۔ گرد و غبار اٹھنا)۔ جَرَیان (جاری ہونا)۔ حَیوان (زندگی۔ جاندار)۔ خَفَقان (دل کا دھڑکنا)۔ خَلَجان (آنکھ کا پھڑکنا۔ مراد تردد و تفکر)۔ دَوَران (گھومنا)۔ طَیَران (اڑنا)۔ غَثَیان (دل کا متلانا)۔ فَیَضان (بہنا)۔ ہَذَیان (بکواس)۔ ہَیَجان (جوش)۔ وغیرہ ؛

نوٹ :۔ اردو اور فارسی میں اس قسم کے الفاظ عموماً دوسرے حرف کے سکون سے مستعمل ہیں ؛

۲۳۔ فِعْلان (بکسرِ اول) جیسے :۔

حِرمان (محرومی)۔ خِذلان (رسوائی)۔ رِضوان (رضامندی)۔ عِرفان (معرفت)

عِصیان (نافرمانی)۔ کِتمان (چھپانا)۔ نِسیان (بھولنا) وغیرہ ؛

۲۴۔ مَفعَلَۃ (پہلا، تیسرا، اور چوتھا حرف مفتوح اور دوسرا ساکن) جیسے :۔

مَحمَدَت (ستائش۔ تعریف) دوسری میم کو مکسور بھی پڑھ سکتے ہیں مَرحَمَت۔ (مہربانی۔ رحم)۔ مَسغَبَت (بھوک)۔ مَسکَنَت (مفلسی۔ غربت)۔ مَصلَحَت (خوبی۔ بہتری۔ بھلائی)۔ مَملَکَت (لام پر تینوں حرکات جائز ہیں)۔ مَنقَبَت (وصف۔ ہنر۔ قابلِ فخر بات۔ تعریف و توصیف) وغیرہ ؛

نوٹ :۔ اُردو اور فارسی میں کبھی آخری "ۃ" ہائے ہوز "ہ" تبدیل ہو جاتی ہے۔ جیسے :۔

مَخمَصَہ (بھوک)۔ مَسأَلَہ (سوال کرنا)۔ مَشغَلَہ (کام۔ شغل)۔ مَشوَرَہ (اُردو اور فارسی میں اسے تائے دراز سے بھی لکھتے پڑھتے ہیں (مَشوَرَت) صاحبِ غیاث کا یہ لکھنا کہ "مَشوَرَت" کو بفتح واؤ پڑھنا ثابت نہیں۔ عربی کی مستند کتبِ لغت کے خلاف ہے۔ کیونکہ سب نے بفتح واؤ کو صحیح کہا ہے)۔ مَضحَکَہ (ہنسی۔ ٹھٹھا)۔ مَظلِمَہ۔ (ظلم، لام کا کسرہ بھی جائز ہے۔ مَفسَدَہ (فساد۔ وہ بات جو باعثِ فساد ہو) وغیرہ ؛

نوٹ :۔ کبھی تیسرا حرف مشدد ہوتا ہے۔ جیسے :۔

مَحَبَّت ۔ مَذَلَّت (ذلت ۔ خواری)۔ مَرَمَّت (اصلاح)۔ مَسَرَّت ۔ مَضَرَّت
(ضرر ۔ نقصان) وغیرہ ؂

نوٹ :۔ تیسری جگہ اَلِف ہو تو دوسرا حرف مفتوح ہوگا۔ جیسے :۔
مَجَاعَت (بھوک)، مَخَافَت (خوف ۔ ڈر) مَسَافَت ۔ مَلَامَت ۔ مَہَابَت
(ڈر ۔ خوف)۔ وغیرہ ؂

۲۵۔ **مَفعِلَۃ** (پہلا اور چوتھا حرف مفتوح۔ دوسرا ساکن
اور تیسرا مکسور) جیسے :۔

مَحسِبَہ (گمان) سین کی فتح بھی درست ہے۔ مَحمِدَت ۔ مَرثِیَہ (مردے کے
اوصاف بیان کرنا)، مَعذِرَت (ذال پر پیش اور زبر بھی درست ہے)، مَعرِفَت
مَعصِیَت ۔ مَغفِرَت ۔ مَظلِمَہ (ظلم)، مَقدِرَت (قدرت) عربی میں دال پر
تینوں حرکات درست ہیں)۔ وغیرہ ؂

۲۶۔ **فُعُولِیَّۃ** (پہلے دونوں حرف مضموم تیسرا مکسور اور
چوتھا مفتوح اور مشدّد) جیسے :۔

اُلُوہِیَّت (خدائی ۔ خداوندی) خُصُوصِیَّت (خاص ہونا) رُبُوبِیَّت (پروردگاری
خدائی)، طُفُولِیَّت (لڑکپن)، عُبُودِیَّت (بندگی ۔ غلامی)، عُمُومِیَّت (عام ہونا) وغیرہ ؂

۲۷۔ فَعِیلَۃ (پہلا حرف مفتوح اور دوسرا مکسور) جیسے:۔

بَصِیرَت (دل کی بینائی یعنی دانائی)۔ عَزِیمَت (قصد دلی۔ ارادہ مصمم)۔ افسوس)

فَضِیحَت (رسوائی)۔ فَضِیلَت۔ وَسِیلَہ۔ ذَرِیعَہ۔ وغیرہ۔

غیر سہ حرفی افعال کے مصادر

جو افعال سہ حرفی نہیں۔ اُن کے مصادر خاص خاص اوزان پر استعمال ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک وزن کی صحیح حرکات یاد کر لینے سے اس وزن پر آنے والے تمام الفاظ کا تلفظ درست ہو سکتا ہے۔ اُردو اور فارسی میں ان کے اوزان ذیل کثیر الاستعمال ہیں۔

۱۔ اِفْعَال (اس وزن پر آنے والے تمام الفاظ کا پہلا حرف اَلِف مکسورہ ہوگا) جیسے :۔

اِتْعَاب (رنج میں ڈالنا)۔ اِذْہَاب (لے جانا)۔ اِطْرَاب (خوش کرنا)۔ اِطْنَاب (طول دینا)۔ اِعْرَاب (واضح اور روشن کرنا)۔ اِثْبَات۔ اِسْکَات (خاموش کرنا) اِحْدَاث (نئی بات نکالنا)۔ اِخْرَاج۔ اِصْلَاح۔ اِلْحَاح (گڑگڑانا منت سماجت)۔ اِیْضَاح (وضاحت)۔ اِبْعَاد (دور کرنا)۔ اِخْمَاد (بجھانا)۔ اِرْشَاد (رہنمائی)۔ اِلْحَاد (بے دینی)۔ اِمْدَاد۔ اِنْشَاد (شعر پڑھنے)۔ اِیْجَاد۔ اِخْبَار۔ اِدْبَار (پیٹھ پھیرنا۔ بداقبالی) اِصْرَار۔ اِظْہَار۔ اِفْطَار۔ اِقْرَار۔ اِکْثَار (زیادتی۔ کسی چیز کو زیادہ کرنا)۔ اِکْفَار (کسی

کو کافر کہنا)، اِنذار (ڈرانا)، اِنکار۔ اِیثار (دوسرے کو اپنے پر ترجیح دینا)، اِعجاز (عاجز کرنا)، اِعزاز (عزت۔ عزت دینا)، اِجلاس۔ اِحساس۔ اِفلاس۔ اِخلاص اِعراض (منہ موڑنا)، اِسقاط (گرانا)، اِیقاظ (جگانا)، اِجماع (کسی کام میں متفق ہونا) اِسماع (سنانا)، اِبلاغ (پہنچانا)، اِتحاف (تحفہ دینا)، اِتلاف (تلف کرنا۔ ضائع کرنا)، اِسعاف (حاجت روا کرنا)، اِنصاف۔ اِحراق (جلانا)۔ اِحقاق (ثابت کرنا)، اِلحاق (ملانا)، اِنفاق (خرچ کرنا)، ادراک (پا لینا۔ سمجھ)، اِہلاک (ہلاک کرنا)، اِجمال (کھول کر نہ کہنا۔ مجمل بیان کرنا)۔ اِرسال۔ اِسہال۔ اِشکال اِقبال۔ اِمہال (مہلت دینا)، اِنزال (اتارنا)، اِیصال (پہنچانا)۔ اِتمام (پورا کرنا)۔ اِحکام (مضبوط کرنا)، اِرقام (لکھنا)، اِسلام۔ اِعلام (آگاہ کرنا) اِقدام (آگے بڑھنا)۔ اِکرام۔ اِلزام۔ اِنعام۔ اِحسان۔ اِذعان (یقین کرنا) اِمعان (گہری نظر کرنا)، ایمان۔

اِبدا (ظاہر کرنا)۔ اِبقا (باقی رکھنا)۔ اِجرا (جاری کرنا)، اِحیا (زندہ کرنا)، اِخفا (پوشیدہ کرنا)۔ اِدنا (قریب کرنا)۔ اِرضا (راضی کرنا)، اِفشا (ظاہر کرنا)، اِعطا (دینا)، اِفتا (فتویٰ دینا)، اِنشا۔ اِیذا (تکلیف دینا)۔ وغیرہ:

نوٹ:۔ ابدا اور ابقا وغیرہ کے آخر ہمزہ تھا جو اردو اور فارسی

رسم الخط میں لکھا پڑھا نہیں جاتا۔ صرف ترکیب اضافی و توصیفی میں اس کا اظہار ہوتا ہے۔ جیسے :۔ افشاءِ راز۔ انشاءِ عالی وغیرہ ؛

۲۔ اِفَالَت (الف مکسور اور آخر میں ت) جیسے :۔

اِبَاحَت (مباح کرنا۔ جواز کا حکم۔ اجازت)۔ اِجَابَت (قبولیت)۔ اِجَازَت اِرَادَت (ارادہ کرنا۔ اعتقاد)۔ اِشَاعَت۔ اِطَاعَت۔ اِعَانَت۔ اِقَامَت اِنَابَت (خدا کی طرف رجوع کرنا)۔ اِنَارَت (روشن کرنا)۔ اِہَانَت۔

اِحَاطَہ۔ اِرَادَہ۔ اِزَالَہ (زائل کرنا)۔ اِشَارَہ۔ اِعَادَہ۔ اِفَادَہ (فائدہ پہنچانا) اِفَاقَہ (ہوش میں آنا)۔ اِمَالَہ (جھکانا۔ مائل کرنا)۔ وغیرہ ؛

نوٹ :۔ افالہ کا وزن دراصل افعال ہی ہے۔ تغیّر سے یہ صورت ہوگئی ہے۔ اس وزن پر جو الفاظ ہیں۔ عربی رسم الخط میں ان کے آخر گول ۃ ہے۔ مگر اردو اور فارسی میں بعض الفاظ کو لمبی ت سے لکھنے کا رواج ہے۔ اور بعض کو ہائے ہوّز سے جو ترکیب اضافی و توصیفی میں ہمزہ سے بدل جاتی ہے۔ ؛

۳۔ اِفتِعَال (پہلا اور تیسرا حرف مکسور) جیسے :۔

اجتناب (پرہیز کرنا)۔ اِحتِجَاب (چھپنا)۔ اِرتِکَاب (گناہ کرنا۔ کوئی کام کرنا)۔

اضطراب ۔ اکتساب ۔ التہاب (بھڑکنا)۔ انتخاب ۔ انتساب (لگاؤ
نسبت)۔ انتہاب (لوٹنا)۔ التفات ۔ ابتہاج (خوش ہونا)۔ احتیاج
اختلاج (عضو کا پھڑکنا)۔ ازدواج (بیاہ شادی)۔ امتزاج (آمیزش ۔ ایک چیز
کا دوسری چیز سے ملنا)۔ ارتیاح (خوش ہونا)۔ اصطلاح ۔ افتتاح (آغاز)۔
افتضاح (رسوا ہونا)۔ اجتہاد (کوشش)۔ اشتداد (شدت ۔ زیادتی)۔ اعتقاد
اعتماد ۔ التذاذ (لذت اٹھانا ۔ مزہ لینا)۔ اختصار ۔ اشتہار ۔ اضطرار (مجبوری)
اعتبار ۔ اعتذار (عذر کرنا)۔ افتخار ۔ افتقار ۔ اقتدار ۔ انتشار (پھیلنا ۔ پراگندہ ہونا
انتظار ۔ احتراز ۔ امتیاز ۔ اقتباس (روشنی حاصل کرنا ۔ دوسرے کے کلام کو اپنے
کلام میں درج کرنا)۔ التماس ۔ ارتعاش (کانپنا)۔ اختصاص ۔ اعتراض ۔ احتیاط
اختلاط (ملنا ۔ آمیزش ۔ ربط ضبط ۔ محبت)۔ ارتباط (میل جول ۔ دوستی)۔ احتظاظ
(حظ اٹھانا)۔ اجتماع ۔ اختراع ۔ ارتفاع ۔ استماع (سننا)۔ انتفاع (فائدہ
اٹھانا)۔ اختلاف ۔ اعتراف ۔ اعتکاف (عبادت کے لئے مسجد میں گوشہ نشین
ہونا)۔ احتراق (جلنا)۔ اشتیاق ۔ اشتقاق ۔ افتراق ۔ اشتراک ۔ ابتذال
(بے قدری ۔ بے اعتباری)۔ احتمال ۔ احتیال (حیلہ کرنا)۔ ارتجال (بغیر سوچے
کے کچھ کہنا)۔ ارتحال (کوچ کرنا)۔ اشتعال (بھڑکنا ۔ برہمی اور جوش پیدا ہونا)۔

اِشْتِغَال (مشغول ہونا)۔ اِشْتِمَال (شامل ہونا مشتمل ہونا)۔ اِعْتِدَال۔ اِعْتِزَال۔ (یکسوئی علیحدگی)۔ اِنْتِقَال۔ اِحْتِرَام۔ اِخْتِتَام (ختم ہونا)۔ اِنْتِظَام۔ اِنْتِقَام۔ اِہْتِمَام۔ اِقْتِرَان (نزدیک ہونا)۔ اِمْتِحَان۔ اِمْتِنَان (کسی پر احسان کرنا)۔ اِنْتِبَاہ (اطلاع۔ آگاہی)۔

اِبْتِدَا۔ اِبْتِلَا (آزمائش)۔ اِرْتِشَا (رشوت لینا)۔ اِرْتِقَا (ترقی کرنا)۔ اِسْتِوا۔ اِشْتِرا (خریدنا)۔ اِشْتِہا۔ اِفْتِرا۔ اِقْتِدا۔ اِکْتِفَا۔ اِنْتِہا۔ اِہْتِدا (ہدایت پانا) وغیرہ ؂

نوٹ:۔ ابتدا اور ابتلا وغیرہ الفاظ کے آخر ہمزہ تھا جو اُردو اور فارسی میں لکھا نہیں جاتا ؂

۴۔ اِتِّعَال (پہلے دونوں حرف مکسور اور دوسرا مشدد) یہ وزن بھی دراصل افتعال ہی ہے۔ دوسرے اور تیسرے حرف کے ادغام سے یہ صورت ہو گئی ہے۔ جیسے:۔

اِتِّضَاح (واضح اور روشن ہونا)۔ اِتِّحَاد۔ اِتِّخَاذ (پکڑنا۔ لینا)۔ اِتِّقَاد (بھڑکنا) اِتِّعَاظ (نصیحت حاصل کرنا)۔ اِتِّبَاع۔ اِتِّسَاع (کشادہ ہونا)۔ اِطِّلَاع اِتِّصَاف۔ اِتِّفَاق۔ اِتِّکَال (بھروسہ کرنا)۔ اِتِّہَام (تہمت لگانا)

اِتِّقا (پرہیز گاری)۔ اِدِّعا (کسی بات کا دعویٰ کرنا) وغیرہ ؎

۵۔ اِستِفعال (پہلا اور تیسرا حرف مکسور) جیسے:۔

اِستِحباب (دوست رکھنا۔ کسی بات کو اچھا خیال کرنا)۔ اِستِصواب (درست سمجھنا۔ رائے لینا۔ مشورہ)۔ اِستِعجاب (تعجب۔ تعجب کرنا)۔ اِستِغراب عجیب و غریب سمجھنا)۔ اِستِخراج (ایک بات نکالنا)۔ اِستِبعاد (بعید سمجھنا) اِستِعداد۔ اِستِمداد (مدد طلب کرنا)۔ اِستِلذاذ (کسی چیز کو لذیذ پانا۔ لذت لینا) اِستِحضار (حاضر کرنا۔ کسی چیز کی حاضری چاہنا۔ یاد رکھنا)۔ اِستِخبار (پوچھنا) اِستِظہار (کسی سے مدد لینا۔ کسی پر غالب آنا۔ زبانی یاد کرنا)۔ اِستِغفار۔ اِستِقرار (قرار پکڑنا۔ اردو میں بمعنی تصدیق و اظہار مستعمل ہے)۔ اِستِفسار۔ اِستِمرار (ہمیشگی)۔ اِستِرجاع (دی ہوئی چیز کو واپس لینا۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون کہنا)۔ اِستِخفاف (ہلکا سمجھنا۔ خفیف سمجھنا)۔ اِستِیناف (نئے سرے سے شروع کرنا)۔ اِستِحقاق۔ اِستِمساک (پنجہ مارنا۔ مضبوط پکڑنا) اِستِعجال (جلدی کرنا۔ عجلت)۔ اِستِعمال۔ اِستِقلال۔ اِستِدلال (دلیل طلب کرنا۔ دلیل لانا)۔ اِستِقبال۔ اِستِیصال (جڑ سے اکھاڑنا)۔ اِستِحکام۔ (مضبوطی۔ پختگی)۔ اِستِخدام (خدمت لینا)۔ اِستِفہام۔ اِستِحسان (نیک گننا۔

اچھا سمجھنا) وغیرہ ؛

اِستِثنا۔ اِستِفتا۔ اِستِدعا (خواہش)۔ اِستِسقا (سیرابی کی طلب۔ پانی مانگنا)۔ اِستِعفا۔ اِستِغنا (بے پروائی۔ بے نیازی)۔ اِستِقرا (تلاش کرنا۔ تتبع کرنا) اِستِنجا (ناپاکی دور کرنا۔ آب دست لینا)۔ اِستِہزا (ٹھٹھا۔ ہنسی)۔ اِستِیفا (کامل طور پر لے لینا۔ پورا پورا لے لینا) اِستِیلا (غلبہ) وغیرہ ؛

نوٹ :۔ جن الفاظ کے آخر اِلف ہے اُن کا آخری حرف دراصل ہمزہ ہے ؛

۶۔ اِستِفالۃ (پہلا اور تیسرا حرف مکسور۔ دوسرا ساکن) یہ وزن بھی دراصل استفعال ہے۔ تغیّر سے یہ صورت ہو گئی ہے۔

اِستِدارت (گولائی) اِستِراحت۔ اِستِطاعت۔ اِستِعانت۔ (مدد۔ مدد چاہنا) اِستِقامت (سیدھا ہونا۔ استقلال) اِستِمالت۔ (مائل کرنا۔ دلجوئی۔ خوشامد)۔ اِستِحالہ (محال ہونا۔ دشوار جاننا۔ ناممکن) اِستِخارہ (بھلائی طلب کرنا) اِستِعاذہ (پناہ چاہنا) اِستِعارہ (عاریۃً مانگنا) اِستِغاثہ۔ فریادرسی طلب کرنا) اِستِفادہ (فائدہ حاصل کرنا)۔ اِستِفاضہ (فیض حاصل کرنا) وغیرہ ؛

۷۔ اِنْفِعَال (پہلا اور تیسرا حرف مکسور۔ دوسرا ساکن) جیسے:۔

اِنْشِعَاب (شاخ در شاخ ہونا۔ پھیلنا)۔ اِنْصِبَاب (پانی وغیرہ کا بہنا) اِنْقِلَاب (تبدیلی۔ واپسی) اِنْدِرَاج (مندرج ہونا) اِنْشِرَاح (خوشی) اِنْفِلَاخ (ٹوٹ جانا) اِنْسِدَاد۔ اِنْعِقَاد۔ اِنْفِرَاد (تنہا ہونا۔ یگانہ ہونا) اِنْقِیَاد (فرمانبرداری) اِنْحِصَار اِنْکِسَار (ٹوٹنا)۔ اِنْعِکَاس (منعکس ہونا) اِنْخِفَاض (پست ہونا۔ پستی) اِنْقِبَاض (کبیدہ خاطر ہونا۔ سکڑنا)۔ اِنْقِرَاض (ختم ہونا) اِنْبِسَاط (خوشی) اِنْحِطَاط (کمی۔ گرنا)۔ اِنْضِبَاط (ضبط۔ پیوستگی۔ تعیین) اِنْدِفَاع (دور ہونا)۔ اِنْطِبَاع (نقش ہونا۔ چھپنا) اِنْقِطَاع (منقطع ہونا)۔ اِنْقِلَاع (اکھڑنا)۔ اِنْحِرَاف (منحرف ہونا۔ پھر جانا)۔ اِنْصِرَاف (لوٹنا)۔ اِنْعِطَاف (مڑنا)۔ اِنْکِسَاف (سورج کو گہن لگنا) اِنْکِشَاف (کھلنا۔ واضح ہونا)۔ اِنْشِقَاق (پھٹنا)۔ اِنْطِبَاق (منطبق ہونا) اِنْسِلَاک (لڑی میں پرویا جانا۔ منسلک ہونا) اِنْفِکَاک (جدا ہونا) اِنْہِمَاک (کسی کام میں محو ہونا۔ محویت) اِنْحِلَال (کھل جانا گرہ وغیرہ کا)۔ اِنْدِمَال (زخم کا بھر آنا)۔ اِنْفِصَال (جدا ہونا) اِنْصِرَام (ختم ہونا۔ انجام کو پہنچنا)۔ اِنْضِمَام (پیوستہ ہونا۔ ملنا) اِنْعِدَام (معدوم ہونا)۔ اِنْقِسَام۔ (منقسم ہونا)۔ اِنْفِعَال (شرمندہ ہونا) اِنْہِدَام (مسمار ہونا)۔ اِنْہِضَام۔

(ہضم ہونا)۔ اِنْجِلَا (واضح اور روشن ہونا)۔ اِنْحِنَا (جھکنا۔ ٹیڑھا ہونا)۔ اِنْطِفَا (بجھنا)۔ اِنْقِضَا (گذرنا۔ پورا ہونا۔ ختم ہونا)۔ وغیرہ ؛

۸۔ تَفَعُّل (پہلا اور دوسرا حرف مفتوح۔ تیسرا مشدد اور مضموم) جیسے :-

تَحَزُّب (گروہ گروہ ہونا)۔ تَرَقُّب (منتظر ہونا)۔ تَطَلُّب (بار بار طلب کرنا)۔ تَعَجُّب۔ تَعَصُّب۔ تَغَلُّب (غلبہ کرنا)۔ تَلَعُّب (بہت کھیلنا)۔ تَشَتُّت (پراگندگی)۔ تَحَدُّث (بات کہنا)۔ تَشَبُّث (چنگل مارنا)۔ تَلَبُّث (ٹھیرنا۔ دیر کرنا)۔ تَزَوُّج (نکاح کرنا)۔ تَرَشُّح (ٹپکنا)۔ تَصَفُّح (تلاش و جستجو)۔ تَجَدُّد (نیا ہونا)۔ تَرَدُّد۔ تَرَصُّد (منتظر ہونا)۔ تَزَوُّد (زادِ راہ لینا)۔ تَزَہُّد (زہد اختیار کرنا۔ عبادت کرنا)۔ تَشَدُّد (سختی کرنا)۔ تَشَہُّد (اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا)۔ تَعَبُّد (عبادت کرنا)۔ تَعَمُّد (عمداً کوئی کام کرنا)۔ تَفَرُّد (یگانہ ہونا)۔ تَعَوُّد (عادی ہونا)۔ تَفَقُّد (گم شدہ کی تلاش کرنا)۔ تَوَسُّد (تکیہ لگانا)۔ تَوَقُّد (آگ کا بھڑکنا)۔ تَوَلُّد۔ تَہَجُّد۔ تَعَوُّذ (پناہ مانگنا)۔ تَلَذُّذ (لذت لینا۔ مزہ اٹھانا)۔ تَأَخُّر۔ تَحَسُّر (افسوس کرنا۔ حسرت کرنا)۔ تَدَبُّر۔ تَذَکُّر۔ تَشَکُّر۔ تَصَوُّر۔ تَعَذُّر (مشکل ہونا۔ اشکال)۔ تَعَسُّر (دشواری۔ مشکل ہونا)۔ تَفَکُّر۔ تَقَرُّر۔ تَکَبُّر۔ تَکَثُّر (زیادتی)۔

تنفر (نفرت کرنا)۔ تجسس (تلاش جستجو)۔ تفرس (کسی بات کو پہلی نگاہ میں معلوم کر لینا)۔ تقدس۔ توحش (وحشی ہونا۔ وحشت کرنا۔ وحشت)۔ تعیش تخلص تفحص (تلاش)۔ تعرض تسلط۔ تحفظ۔ تلفظ۔ تغیظ (غصہ خفگی)۔ تیقظ (بیداری) تتبع (ڈھونڈنا۔ پیروی کرنا)۔ تجرع (گھونٹ گھونٹ کرکے پینا)۔ ترفع (بلندی مراد غرور)۔ تسرع (جلدی کرنا)۔ تشیع (شیعہ ہونا۔ اپنے آپ کو شیعہ ظاہر کرنا) تصنع۔ تضرع (عاجزی۔ گڑگڑانا۔ منت سماجت)۔ تطوع (نفلی عبادت بجالانا) تمتع۔ توقع۔ تخلف (پیچھے رہنا)۔ تصرف۔ تعرف (شناخت کرنا۔ پہچاننا) تعسف (بے راہ چلنا)۔ تعطف (مہربانی)۔ تعفف (پرہیز گاری۔ پارسائی)۔ تلطف (لطف و مہربانی)۔ توقف۔ تحقق (ثابت ہونا۔ موجود ہونا)۔ تخلق۔ خوگر ہونا۔ عادی ہونا)۔ ترفق (نرمی کرنا)۔ تصدق۔ تعشق۔ تعلق۔ تفرق تفوق (فوقیت)۔ تبرک۔ تمسک۔ تملک (مالک ہونا)۔ تاکل۔ تاہل (شادی کرنا۔ صاحب عیال و اطفال ہونا)۔ تبدل۔ تجمل۔ تحمل۔ تخیل۔ تذلل (فروتنی اور عاجزی کرنا)۔ ترحل (کوچ کرنا)۔ ترسل (انشا پردازی)۔ تسہل (آسان ہونا)۔ تعطل (بیکاری)۔ تعقل۔ تفضل (نیکی کرنا۔ احسان کرنا)۔ تقبل۔ تکفل (کفیل اور ضامن ہونا) تمول (مالدار ہونا)۔ تمہل (دیر کرنا)۔ توسل۔ توکل۔ تالم (دردناک ہونا۔ دکھ پانا)۔

تَبَسُّم۔ تَجَشُّم (رنج و مشقت اٹھانا۔ تکلیف برداشت کرنا)۔ تَرَحُّم۔ تَرَنُّم۔ تَفَہُّم۔ تَقَدُّم۔ تَکَرُّم۔ تَکَلُّم۔ تَنَدُّم (پشیمان ہونا)۔ تَنَعُّم (نازونعمت میں زندگی بسر کرنا)۔ تَوَرُّم (سوجنا)۔ تَوَہُّم۔ تَیَمُّم۔ تَحَصُّن (قلعہ بند ہونا)۔ تَدَیُّن (دینداری)۔ تَزَیُّن۔ (آراستہ ہونا)۔ تَفَنُّن (شاخ شاخ ہونا۔ قسم قسم ہونا۔ مراد دل لگی۔ شغل)۔ تَکَوُّن (پیدا ہونا۔ وجود پانا)۔ تَلَوُّن (رنگا رنگ ہونا۔ رنگ بدلنا)۔ تَمَکُّن (جگہ پکڑنا۔ قائم ہونا) تَوَطُّن (وطن بنانا)۔ تَشَبُّہ (ہم شکل ہونا) تَفَقُّہ (سمجھ)۔ تَفَکُّہ (میوہ کھانا۔ تعجب کرنا) تَفَوُّہ (بولنا)۔ تَنَزُّہ (سیر کرنا)۔ تَوَجُّہ۔ وغیرہ ؛

نوٹ :۔ جب اس وزن پر آنے والے الفاظ کے آخر (ی) آئے تو اس صورت میں تیسرا حرف مکسور ہوتا ہے۔ جیسے :۔

تَاَذِّی (آزردہ ہونا)۔ تَاَسِّی (صبر کرنا۔ پیروی کرنا)۔ تَجَزِّی (ٹکڑے ٹکڑے ہونا)۔ تَجَلِّی (روشن اور ظاہر ہونا)۔ تَحَدِّی (مقابلہ کرنا)۔ تَحَرِّی (درست بات کو تلاش کرنا)۔ تَحَلِّی (زیور پہننا۔ آراستہ ہونا)۔ تَرَجِّی (امید رکھنا)۔ تَرَقِّی۔ تَسَلِّی۔ تَشَفِّی (شفا چاہنا۔ مراد تسلی۔ تسکین۔ دل جمعی)۔ تَشَکِّی (شکایت کرنا)۔ تَشَہِّی (آرزو کرنا) تَعَشِّی (رات کا کھانا کھانا)۔ تَعَلِّی (بلند ہونا۔ بلندی۔ مراد شیخی۔ ڈینگ)۔ تَلَہِّی۔ (کھیلنا)۔ تَمَشِّی (چلنا)۔ تَمَنِّی (آرزو کرنا)۔ تَہَجِّی (ہجا کرنا)۔ وغیرہ ؛

نوٹ :۔ اِس وزن کے بعض الفاظ ایسے بھی ہیں کہ اُردو اور فارسی میں ان کے آخر بجائے (ی) کے الف استعمال ہوتا ہے۔ اور یہ اہلِ فارس کا تصرُّف ہے۔ جیسے :۔

تَوَلّا (کسی سے محبت کرنا۔ دوست رکھنا)۔ تَبَرّا (بیزاری۔ لعنت۔ نفرین) تَجَلّا (روشنی)۔ تَمَنّا۔ وغیرہ ؛

۹۔ تَفَاعُل (پہلے دونوں حرف مفتوح اور چوتھا مضموم) جیسے:۔ تَجَاذُب (باہمی کھینچا تانی)۔ تَحَارُب (باہمی جنگ و جدال)۔ تَعَاقُب (پیچھا کرنا)۔ تَقَارُب (ایک دوسرے کے قریب ہونا)۔ تَنَاسُب (باہم نسبت رکھنا مناسبت)۔ تَفَاوُت (خلافِ قیاس۔ یہ لفظ واؤ کے فتحہ اور کسرہ سے بھی صحیح ہے)۔ تَہَافُت (ایک دوسرے پر گرنا)۔ تَسَامُح (سَہل انگاری۔ غفلت)۔ تَمَازُح (ایک دوسرے سے ٹھٹھا کرنا)۔ تَنَاسُخ (آواگون یعنی روح کا ایک قالب سے نکل کر دوسرے قالب میں آنا)۔ تَبَاعُد (ایک دوسرے سے دور ہونا)۔ تَحَاسُد (ایک دوسرے پر حسد کرنا)۔ تَصَاعُد (بلند ہونا۔ اُوپر چڑھنا)۔ تَعَاہُد (باہمی عہد و پیمان) تَقَاعُد (سُستی کرنا)۔ تَوَارُد (وارد ہونا۔ دو شاعروں کا ایک معنے کو ایک ہی لفظ سے ادا کرنا)۔ تَبَادُر (جلدی کرنا۔ ایک دوسرے سے سبقت لے جانا)۔ تَجَاسُر۔

(دلیری کرنا)۔ تَشَاجُرْ (لڑائی جھگڑا کرنا)۔ تَشَاوُر (مشورہ کرنا)۔ تَعَاشُر (باہم مل کر رہنا)۔ تَغَایُرْ (باہم مغائر ہونا۔ فرق)۔ تَفَاخُرْ (فخر کرنا)۔ تَقَاطُر (قطرہ قطرہ ٹپکنا) تَنَافُر (نفرت کرنا۔ بھاگنا)۔ تَوَاتُرْ (لگاتار ہونا)۔ تَعَارُض (ایک دوسرے کے مقابل آنا۔ جھگڑا کرنا)۔ تَنَاقُض (ایک دوسرے کی ضد ہونا)۔ تَسَاقُط (گرنا) تَتَابُع۔ (پے در پے ہونا)۔ تَقَاطُع (ایک دوسرے کو قطع کرنا)۔ تَنَازُع۔ تَوَاضُع۔ تَعَارُف (ایک دوسرے کو پہچاننا)۔ تَسَابُق (ایک دوسرے سے سبقت لے جانا)۔ تَطَابُق (مطابقت۔ باہم مطابق ہونا)۔ تَعَانُق (باہم بغل گیر ہونا)۔ تَوَافُق (موافقت۔ باہم موافق ہونا)۔ تَدَارُک (کسی گم شدہ چیز کو پالینا)۔ تَجَاہُل (جان بوجھ کر نادان بننا)۔ تَدَاخُل (ایک دوسرے میں داخل ہونا)۔ تَدَاوُل (ہاتھوں ہاتھ ایک دوسرے سے لینا۔ دست بدست پھرنا)۔ تَشَاکُل (ایک دوسرے کے مشابہ ہونا)۔ تَطَاوُل (گردن کشی۔ تکبر۔ ظلم)۔ تَعَامُل (باہم معاملہ کرنا)۔ تَغَافُل (جان بوجھ کر غفلت کرنا۔ بے التفاتی)۔ تَقَابُل (باہمی مقابلہ)۔ تَکَاسُل (اپنے آپ کو سست کاہل دکھانا)۔ تَنَاوُل (کسی چیز کا پکڑنا۔ مجازاً کھانا)۔ تَرَاکُم (انبوہ۔ کسی چیز کا کثرت سے جمع ہونا)۔ تَصَادُم (آپس میں ٹکرا جانا)۔ تَلَازُم (باہم لازم ہونا)۔ تَلَاطُم۔ (موجیں مارنا)۔ تَبَایُن (ایک دوسرے سے جدا ہونا)۔ تَعَاوُن (ایک دوسرے

کی مدد کرنا)۔ تَوَازُن (باہم برابر ہونا)۔ تَشَابُہ (مشابہت رکھنا) وغیرہ ؛

نوٹ:۔ جب اس وزن پر آنے والے الفاظ کے آخر (ی) ہو۔

تو پھر چوتھا حرف بجائے مضموم ہونے کے مکسور ہو گا۔ جیسے:۔

تَحَاشِی (یکسو ہونا)۔ تَحَامِی (پرہیز کرنا۔ اپنے آپ کو نگاہ رکھنا)۔ تَدَانِی (ایک دوسرے کے قریب ہونا)۔ تَدَاوِی (علاج کرنا)۔ تَرَاخِی (تاخیر کرنا)۔ تَرَاضِی (رضامندی۔ ایک دوسرے سے خوش ہونا)۔ تَسَاوِی (دو چیزوں کا برابر ہونا)۔ تَلَافِی (ایک دوسرے کو پالینا۔ مراد عوض۔ بدل)۔ تَنَاجِی (ایک دوسرے سے راز کہنا)۔ تَنَادِی۔ ایک دوسرے کو پکارنا)۔ تَنَاہِی (انتہا کو پہنچنا۔ رو کنا۔ رُک رہنا) تَوَانِی (سُستی) وغیرہ

نوٹ:۔ اس قسم کے بعض الفاظ کی آخری (ی) فارسی اور اُردو میں الِف سے بدل جاتی ہے۔ جیسے:۔

تَمَاشَا (اصل معنے باہم مل کر چلنا۔ مراد سیر و تفریح اور شوق کے ساتھ دیکھنا) تَقَاضَا (خواہش کرنا)۔ مگر یاد رہے کہ عربی میں اس طرح استعمال کرنا غلط ہے ؛

۱۰۔ تَفْعِیل (پہلا حرف مفتوح۔ دوسرا ساکن اور تیسرا مکسور)

جیسے:۔

تَادِیب (ادب سکھانا)۔ تَبْوِیب (باب باب بنانا)۔ تَدْرِیب (کسی چیز کا عادی

اھ خوگر بنانا)۔ ترتیب۔ ترحیب (مرحبا کہنا۔ خوش آمدید کہنا)۔ ترغیب۔
ترکیب۔ تشبیب (زمانۂ شباب کا ذکر کرنا۔ مضامین عاشقانہ بیان کرنا)۔ تعذیب
(عذاب دینا)۔ تعریب (کسی غیر زبان کے لفظ کو عربی بنا لینا)۔ تعقیب (ایک چیز کو
دوسری کے پیچھے لانا)۔ تقریب۔ تکذیب۔ تہذیب۔ تانیث۔ تثلیث
(تین ٹکڑے کرنا۔ تین حصوں میں تقسیم کرنا)۔ تخریج (باہر نکالنا)۔ تدریج۔
ترویج (رواج دینا)۔ تزویج (شادی کرنا) ترجیح۔ تسبیح۔ تشریح۔ تصحیح۔
تصریح (واضح کرنا۔ صاف صاف بیان کرنا)۔ تفریح۔ تلمیح (اشارہ کرنا)۔ تلویح
(اشارہ کرنا)۔ تنقیح (زوائد اور عیوب سے پاک کرنا۔ چھانٹنا)۔ توضیح۔ توشیح۔
(گلے میں بدھی ڈالنا)۔ تاریخ۔ توبیخ۔ تاکید۔ تایید (اردو اور فارسی میں پہلی ی
کو ہمزہ کی صورت میں لکھتے اور پڑھتے ہیں)۔ تبرید (ٹھنڈا کرنا۔ ٹھنڈائی۔ ٹھنڈی
دوا)۔ تبعید (دور کرنا)۔ تجرید (برہنہ کرنا۔ ٹہنی کو چھیلنا۔ تلوار سونتنا۔ مراد تنہائی۔
علیحدگی)۔ تجلید۔ تجدید۔ تردید۔ تسوید (سیاہ کرنا۔ لکھنا)۔ تشدید۔ تشیید۔
(مضبوط کرنا چونے اور گچ سے)۔ تعقید (پوشیدہ بات کہنا۔ گرہ دینا)۔ تفرید۔
(یگانہ ہونا)۔ تقلید۔ تمجید (بزرگی کی طرف نسبت کرنا۔ بزرگی بیان کرنا)۔ تمہید۔
توکید۔ تہدید (دھمکی۔ ڈرانا)۔ تعویذ۔ تنفیذ (نافذ کرنا۔ کرنا)۔ تاثیر۔ تاخیر۔

تبذیر (فضول خرچ کرنا)۔ تبشیر (خوشخبری دینا)۔ تحذیر (ڈرانا)۔ تحریر۔ تحقیر
تخمیر (ملانا۔ خمیر کرنا)۔ تخییر۔ تدبیر۔ تذکیر (یاد دلانا۔ وعظ)۔ تزویر (مکر و فریب)
تسخیر۔ تسطیر (لکھنا)۔ تسعیر (آگ بھڑکانا)۔ تشہیر۔ تصغیر۔ تصویر۔ تطہیر (پاک کرنا)
تعزیر (سزا دینا)۔ تعمیر۔ تغییر۔ تفسیر۔ تفکیر (غور اور فکر کرنا)۔ تقدیر (اندازہ کرنا)
تقریر۔ تقصیر۔ تقطیر (قطرہ قطرہ گرانا۔ ٹپکانا)۔ تکبیر۔ تکثیر۔ تکفیر (کافر کہنا)۔ تنکیر۔
تنویر (روشنی)۔ توفیر (زیادتی)۔ توقیر (عزت)۔ تجویز۔ تجہیز۔ تاسیس (بنیاد
رکھنا)۔ تجنیس (ہم جنس کرنا۔ یکساں کرنا)۔ تخصیص۔ تخلیص (رہا کرنا)۔ ترخیص۔
رخصت اور اجازت دینا۔ سستا کرنا)۔ تشخیص (مشخص اور معین کرنا)۔ تلخیص۔
خلاصہ کرنا۔ پاک و صاف کرنا)۔ تنقیص (کم کرنا)۔ تحریص (رغبت دلانا)۔ تبغیض۔
(کسی کو کسی کا دشمن بنا دینا)۔ تعریض (کنایۃً اور اشارۃً بات کہنا)۔ تعویض (کوئی چیز
عوض میں دینا)۔ تخلیط (ایک چیز کو دوسری سے ملانا۔ آمیزش)۔ تفریط (کوتاہی کرنا۔
کمی)۔ تنشیط (خوش کرنا۔ شادماں کرنا)۔ تخدیع (فریب دینا)۔ ترصیع (کسی چیز
جواہر یا نگ جڑنا)۔ تشنیع (کسی کو برا کہنا۔ طعنہ ملامت)۔ تشییع (وداع اور رخصت
کرنے کے لیے کسی کے ساتھ ساتھ چلنا)۔ تصدیع (درد سر دینا۔ مراد دکھ درد)۔ تضییع
ضائع کرنا۔ اردو میں اسے ایک یا سے بھی لکھتے ہیں)۔ تفریع (کسی چیز سے شاخ نکالنا)

تقطیع (ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ شعر کا وزن کرنا)۔ تودیع (وداع کرنا)۔ توزیع (بانٹنا)۔ توسیع۔ توقیع (بادشاہ کا فرمان پر دستخط کرنا)۔ تالیف (ربط دینا۔ الفت ڈالنا۔ ترتیب کے ساتھ جمع کرنا)۔ تحریف (کسی چیز کو اسکی اصلی حالت سے تبدیل کر دینا) تخفیف۔ تخویف (ڈرانا۔ خوف دلانا)۔ تزییف (کسی سکہ کو کھوٹا قرار دینا) فارسی اور اردو میں پہلی یے کو بصورت ہمزہ لکھتے اور پڑھتے ہیں)۔ تشریف تصحیف (لکھنے میں دانستہ غلطی کرنا)۔ تصریف (پھیرنا۔ لوٹانا۔ گردان کرنا) تصنیف۔ تضعیف (دوچند کرنا۔ دوگنا کرنا)۔ تعریف۔ تعنیف (سرزنش) تکلیف۔ تنصیف (برابر کے دو ٹکڑے کرنا)۔ تنظیف (پاک و صاف کرنا) توصیف۔ تحریق (جلانا)۔ تحقیق۔ تخلیق (پیدا کرنا)۔ تدقیق (کسی چیز کو کوٹ کر باریک کرنا، باریک بات نکالنا)۔ تشویق (شوق دِلانا)۔ تصدیق، تطبیق (مطابق کرنا)۔ تعلیق (لٹکانا، کسی چیز کو دوسری چیز سے متعلق کرنا۔ حاشیہ چڑھانا)۔ تفریق، تمزیق (پھاڑنا)۔ توثیق (مستحکم کرنا۔ مضبوطی)۔ توفیق۔ تحریک، تشکیک، تملیک، تادیل، تبدیل۔ تحصیل، تحلیل (اجزا الگ الگ کرنا۔ حل کرنا، حلال کرنا)۔ تحویل (پھیرنا۔ سپرد کرنا۔ حوالہ کرنا)۔ تخجیل (شرمندہ کرنا)۔ تخییل (خیال دلانا)۔ تذلیل (ذلیل کرنا۔

رسوا کرنا)۔ تسہیل (سہل و آسان کرنا)۔ تطویل (طول دینا۔ لمبا کرنا)
تعجیل۔ تعطیل۔ تعمیل۔ تفصیل۔ تقبیل (چومنا)۔ تکمیل (مکمل کرنا)۔
تمثیل۔ تنزیل (اتارنا)۔ تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا)۔ تہویل (ڈرانا)
تتمیم (مکمل کرنا)۔ تحریم، ترخیم (دُم کاٹنا۔ کسی کلمہ کے آخری حرف
کو کاٹنا)۔ ترقیم (لکھنا)۔ ترمیم۔ تسلیم۔ تصمیم (پختہ ارادہ کرنا) تعظیم
تعلیم۔ تعمیم (کسی بات کو عام کرنا)۔ تفہیم (سمجھانا)۔ تقدیم۔ تقسیم
تقویم (سیدھا کرنا۔ جنتری)۔ تنظیم۔ تاذین (اذن دینا۔ اجازت دینا)۔
تامین (آمین کہنا)۔ تحسین (آراستہ کرنا خوبصورت بنانا۔ مراد تعریف و
توصیف۔ آفرین)۔ تخمین (اندازہ کرنا)۔ تدوین (جمع کرنا۔ مرتب کرنا) تدفین
(دفن کرنا)۔ تزیین (زینت دینا)۔ تسخین (گرم کرنا)۔ تسکین (ساکن
کرنا۔ مراد تسلی)۔ تضمین (کسی کے شعر کو اپنے اشعار میں لانا)۔ تعیین (معین
کرنا)۔ تکفین (کفن دینا)۔ تلقین (سمجھانا۔ سجھانا)۔ تمرین (عادی بنانا
مشق کرانا)۔ تمکین (قدرت دینا۔ جگہ دینا۔ قوت برداشت۔ شان و شوکت
دبدبہ)۔ توہین۔ تنبیہ۔ توجیہ (وجہ بیان کرنا۔ دلیل
لانا) وغیرہ۔

۱۱- تَفْعِلَة (پہلا حرف مفتوح۔ دوسرا ساکن اور تیسرا مکسور) جیسے :-

تَبْصِرَہ (بینا کرنا۔ مراد توضیح و تفصیل)۔ تَثْنِیَہ (دوگنا کرنا۔ دو کرنا)۔ تَجْرِبَہ۔ تَحْشِیَہ تَحْلِیَہ (آراستہ کرنا)۔ تَخْطِیَہ (خطا کی طرف نسبت کرنا۔ غلطی نکالنا) تَخْلِیَہ تنہائی۔ علیحدگی)۔ تَذْکِرَہ۔ تَسْلِیَہ (تسلی دینا)۔ تَسْمِیَہ (نام رکھنا)۔ تَسْوِیَہ (برابر کرنا)۔ تَصْفِیَہ (صاف کرنا۔ صفائی۔ فیصلہ)۔ تَعْزِیَہ (حضرت حسینؓ کی تُربت کی نقل)۔ تَعْزِیَت (ماتم پرسی کرنا)۔ تَعْمِیَہ (اندھا کرنا، چھپانا)۔ تَغْذِیَہ (غذا دینا)۔ تَفْرِقَہ (جدائی۔ علیحدگی)۔ تَقْدِمَہ (پیش کرنا)۔ تَوْطِیَہ (بچھانا۔ پامال کرنا۔ مراد تمہید)۔ تَہْنِیَہ (مبارک باد) وغیرہ ؀

نوٹ :- اس وزن پر جو الفاظ مستعمل ہیں۔ عربی رسم الخط میں وہ گول "ۃ" سے لکھے جاتے ہیں۔ مگر اردو اور فارسی میں اسے ہائے ہوّز سے بدل دیتے ہیں۔ مگر بعض الفاظ ایسے بھی ہیں کہ ایک معنے میں انہیں ہاءِ ہوّز سے لکھنے کا رواج ہے اور دوسرے معنے میں تاءِ دراز سے لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً تَعْزِیَتْ ماتم پرسی کے معنے میں تاءِ دراز سے لکھا جاتا ہے۔ مگر جب اس سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی تُربت کی نقل مراد ہو۔ تو اس صورت میں ہاءِ ہوّز سے

لکھتے ہیں یعنی (تعزیہ)۔

اُردو رسم الخط میں "تربِیَت"۔ "تقوِیَت" اور "تہنِیَت" کو تاءِ دراز سے لکھا جاتا ہے۔ بعض لوگ جو اِن جیسے الفاظ کی یا کو جو آخری حرف سے پہلے آتی ہے۔ مشدد پڑھتے ہیں۔ وہ ایک مکروہ غلطی کرتے ہیں۔ اسی طرح بعض الفاظ کا ماقبلِ آخر ہمزہ ہے۔ اسے یا تصور کرنا یا پڑھنا اور نیچے دو نقطے لکھنا غلط ہے۔ البتہ لفظِ تہنِیَت کو یا سے لکھنے پڑھنے کا رواج ہو گیا ہے۔ اگرچہ عربی قواعد کے لحاظ سے درست نہیں۔

کبھی صرفی تغیر یعنی "ادغام" کے باعث اس وزن کی ایک اور صورت پیدا ہوتی ہے۔ جس میں پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے دوسرا مکسور اور تیسرا مفتوح اور مشدد جیسے "تتمّہ" اور "تحیّہ"۔ بعض اہلِ علم "تہیّہ" کو بھی اسی وزن پر قرار دیتے ہیں۔ اس کی تحقیق اغلاط کے ذیل میں ملاحظہ کریں ؛

۱۲۔ **تَفْعَال** (پہلا حرف مفتوح اور دوسرا ساکن) جیسے:۔

تذکار (یاد کرنا)۔ تعداد۔ تکرار۔ وغیرہ ؛

نوٹ :۔ یہ وزن سہ حرفی اور غیر سہ حرفی افعال کے مصادر میں مشترک ہے۔ ہم نے بغرضِ اختصار یہیں درج کیا ہے ؛

۱۳۔ مُفَاعَلَة (پہلا حرف مضموم اور چوتھا مفتوح) جیسے :-

مُبَاحَثَہ۔ مُبَالَغَہ۔ مُجَادَلَہ (لڑائی جھگڑا)۔ مُجَاہَدَہ (دشمن سے لڑائی کرنا۔ مراد جانفشانی نفس کُشی۔ محنت۔ مشقت۔ ریاضت)۔ مُحَادَثَہ (بات چیت)۔ مُحَارَبَہ (لڑائی) مُحَاسَبَہ۔ مُحَاصَرَہ۔ مُحَاکَمَہ (کسی بات کے فیصلے کے لئے حاکم کے پاس جانا۔ فیصلہ۔ انصاف طلبی دعویٰ) مُرَاسَلَہ۔ مُرَافَعَہ (حاکم کے روبرو اپنا دعویٰ پیش کرنا۔ اپیل)۔ مُشَافَہَہ (سامنے۔ روبرو)۔ مُشَاہَدَہ مُشَابَہَہ۔ مُشَاعَرَہ۔ مُصَافَحَہ مُطَالَعَہ مُطَالَبَہ۔ مُعَاتَبَہ (عتاب کرنا۔ عتاب)۔ مُعَاہَدَہ۔ مُعَالَجَہ۔ مُعَامَلَہ۔ مُعَانَقَہ۔ مُعَارَضَہ۔ مُعَاوَضَہ۔ مُحَاہَدَہ۔ مُعَایَنَہ۔ مُغَالَطَہ۔ مُفَاوَضَہ (خط۔ نامہ۔ مکتوب) مُقَابَلَہ مُقَاتَلَہ۔ مُقَاطَعَہ (بائیکاٹ کرنا)۔ مُکَاشَفَہ (کشف و کرامت)۔ مُکَالَمَہ (گفتگو۔ کلام) مُلَاحَظَہ۔ مُنَاظَرَہ۔ مُنَاقَشَہ (جھگڑا۔ نزاع)۔ مُوَازَنَہ۔ وغیرہ ۔

مُبَادَرَت (جلدی۔ تیزی۔ سرعت)۔ مُبَاشَرَت (صحبت۔ ہمبستری) مُتَابَعَت۔ مُجَالَسَت (باہم مل کر بیٹھنا)۔ مُجَانَسَت (ہم جنس ہونا)۔ مُجَاوَرَت (ہمسائیگی)۔ مُحَافَظَت۔ مُخَادَعَت (دھوکا۔ فریب)۔ مُخَاصَمَت (دشمنی۔ جھگڑا) مُخَالَطَت (میل جول)۔ مُخَالَفَت۔ مُدَاخَلَت (دخل دینا۔ دست اندازی)۔ مُدَافَعَت (دفیعہ۔ روک)۔ مُدَاوَمَت۔ مُدَاہَنَت (چرب زبانی۔ خوشامد۔ نفاق) مُرَاجَعَت

(واپسی۔ رجوع)۔ مُرَاسَلَت (خط وکتابت)۔ مُزَاحَمَت (ممانعت۔ روک ٹوک)
مُزَاوَلَت (مشق۔ مہارت)۔ مُسَابَقَت (سبقت لے جانا)۔ مُسَاعَدَت
مُسَافَرَت۔ مُسَامَحَت (چشم پوشی کرنا۔ سہل انگاری۔ مراد فروگذاشت)۔
مُسَاہَلَت (تساہل کرنا۔ سستی کرنا)۔ مُشَابَہَت۔ مُشَارَکَت۔ مُشَاوَرَت
مُشَایَعَت (کسی کو رخصت کرنے کے لئے تھوڑی دور تک ساتھ چلنا)۔ مُصَافَحَت
مُصَارَعَت (باہم کشتی لڑنا۔ پچھاڑنا)۔ مُصَالَحَت۔ مُطَابَقَت۔ مُطَاوَعَت
(اطاعت۔ فرمانبرداری)۔ مُطَایَبَت (خوش طبعی)۔ مُعَاتَبَت (عتاب کرنا)۔
مُعَاشَرَت۔ مُعَاقَبَت (سزا دینا)۔ مُعَاوَدَت (واپس لوٹنا)۔ مُعَاوَنَت۔
(مدد۔ حمایت)۔ مُغَایَرَت (بیگانگی۔ ناموافقت)۔ مُفَاخَرَت (فخر کرنا۔ بڑائی۔
ڈینگ)۔ مُفَاوَضَت (باہم بات چیت کرنا)۔ مُقَارَبَت (قربت۔ نزدیکی۔
ہمبستری)۔ مُقَاوَمَت (مقابلہ کرنا)۔ مُکَاتَبَت (خط وکتابت کرنا)۔ مُلَازَمَت
مُلَاطَفَت (مہربانی۔ نرمی)۔ مُمَاثَلَت (مشابہت)۔ مُمَارَسَت (مشق۔ تجربہ)
مُمَانَعَت۔ مُنَازَعَت (لڑائی جھگڑا)۔ مُنَاسَبَت۔ مُنَافَرَت (باہمی نفرت)
مُنَافَسَت (رغبت کرنا۔ حسد۔ رشک)۔ مُنَافَقَت (باطن کا ظاہر کے خلاف ہونا)
مُنَاکَحَت (نکاح کرنا)۔ مُوَاظَبَت (ہمیشگی)۔ مُوَافَقَت۔ وغیرہ ۞

نوٹ:۔ اس وزن پر استعمال ہونے والے الفاظ عربی زبان میں گول ۃ سے لکھے جاتے ہیں۔ جو وقفی حالت میں ہاء ہوز سے تبدیل ہو جاتی ہے مگر اُردو اور فارسی میں بعض کا املا ہاء ہوز سے ہے اور بعض کا تاءِ دراز سے ہم نے دونوں قسموں کے اکثر الفاظ علحدہ علحدہ تحریر کئے ہیں کیونکہ بعض اوقات ایک ہی لفظ میں رسم الخط کے اختلاف سے معنے اور تذکیر و تانیث میں بھی اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً (مُراسَلت) بمعنے خط و کتابت مونث ہے اور (مراسلہ) بمعنے خط اور چٹھی مذکر۔ چنانچہ کہا کرتے ہیں (دفتر سے مراسلہ آیا ہے) اسی طرح (مُکاتَبَت) مونث ہے اور (مُکاتَبَہ) مذکر۔ علیٰ ہذا القیاس (ملاطفت) مونث اور (ملاطفہ) مذکر۔

۱۴۔ مُفَاعَاۃ (یہ وزن دراصل مُفَاعَلَۃ سے ماخوذ ہے۔ اس میں پانچویں جگہ ہمیشہ "اَلِف" ہوتا ہے۔ اور آخر میں ت) جیسے:۔ مُؤاخَات (باہم برادری رکھنا۔ کسی کو بھائی بنانا)۔ مُبالَات (فکر کرنا۔ اندیشہ کرنا۔ خوف رکھنا)۔ مُبَاہَات (فخر اور ناز کرنا)۔ مُجَازَات (بدلہ دینا)۔ مُحَاذَات (مقابلہ۔ ایک چیز کا دوسری کے مقابل اور برابر ہونا)۔ مُحَاکَات (حکایت کرنا۔ کہانی کہنا)۔ مُدَاوَات (دوا اور علاج کرنا)۔ مُرَاعَات (نگہ رکھنا۔ حفاظت کرنا۔ مراد

سلوک اور رعایت)۔ مُسَاوَات مُضَاہَات (کسی کے مشابہ ہونا مشابہت) مُعَاوَات (باہم دشمنی رکھنا)۔ مُفَاجَات (کسی چیز کا اچانک اور ناگاہ ہونا) مُقَاسَات (تکلیف اٹھانا۔ سختی برداشت کرنا)۔ مُکَافَات (بدلہ) مُلَاقَات مُنَاجَات (باہم راز کہنا۔ دعا۔ التجا)۔ مُنَافَات (ایک دوسرے کی ضد ہونا۔ ضدیت)۔ مُوَالَات (دوستی رکھنا)۔ مُوَاسَات (غمخواری کرنا) وغیرہ ؁

نوٹ :۔ اُردو اور فارسی میں بعض اوقات ان جیسے الفاظ کی آخری (ت) کو حذف بھی کر دیا کرتے ہیں۔ جیسے :۔

مُدَاوَا (علاج)، مُحَابَا (خوف۔ ڈر)، مُوَاسَا (غمخواری) وغیرہ ؁

۱۵۔ فَعَلَلَة (پہلا، تیسرا اور چوتھا حرف مفتوح) جیسے :۔

زَلزَلَہ۔ تَرجَمَہ۔ زَندَقَہ (زندیق ہونا۔ بے دینی)۔ شَعبَدَہ (وہ بازی جو سحر وجادو یا مکر وفن سے ہو۔ دھوکا۔ فریب)۔ اردو میں اسے بضم شین بروزن (بتکدہ) پڑھتے ہیں ؁ (نور اللغات)

۱۶۔ تَفَعلُل (پہلا اور دوسرا حرف مفتوح۔ چوتھا مضموم)

جیسے :۔

تَبَختُر (اترانا۔ غرور کرنا)، تَمَسخُر (ٹھٹھا۔ مخول)، تَذَبذُب (متردد ہونا۔ شک

وشبہ)۔ تزلزل (زلزلہ جنبش ہلچل)، تسلسل (سلسلہ وار ہونا۔ لگاتار ہونا۔ پیوستہ ہونا)۔ وغیرہ ؎

اوزانِ جمع

عربی زبان میں جمع کے بہت سے وزن ہیں۔ ان میں سے ذیل کے اوزان اردو فارسی میں کثیر الاستعمال ہیں ؎

۱۔ افعال (شروع میں الف مفتوح) جیسے:۔

آداب۔ ابواب۔ احباب (حبیب۔ حب)۔ ارباب (رب بمعنے مالک)۔ اسباب۔ اصحاب (صاحب)۔ اقطاب (قطب)۔ القاب۔ انساب۔ (نسب)۔ ابیات۔ اصوات (صوت)۔ اموات (میت کی جمع جو میّت کا مخفف ہے)۔ اوقات۔ ازواج (جمع زوج۔ عربی میں زوج کے معنے خاوند اور بیوی دونوں کے ہیں)۔ افواج۔ امواج۔ ارواح۔ اقداح (پیالے۔ مفرد قدح)۔ الواح (لوح۔ تختی)۔ ابعاد (بعد۔ دوری)۔ اجساد۔ اجداد (جد۔ دادا)۔ احقاد

(حقد۔ کینہ)۔ اَضْداد (ضد)۔ اَعْداد۔ اَفْراد۔ اَولاد۔ آبار (بئر۔ کنواں)۔ آثار (اثر۔ نشان)۔ اَبْرار (بر۔ نیکوکار)۔ اَبْصار (بصر)۔ اَحْرار (حر)۔ اَخْبار۔ اَدْوار (دور۔ گردش)۔ اَذْکار (ذکر)۔ اَسْرار۔ اَشْجار۔ اَشْرار (شریر)۔ اَطْوار۔ (طور)۔ اَعْمار۔ اَمْصار (مصر۔ شہر)۔ اَنْصار (ناصر)۔ اَنْوار (نور)۔ اَنْہار۔ اَوْزار (اردو میں آلات اور ہتھیار کے معنے میں مستعمل ہے۔ اور واحد پر بھی بولا جاتا ہے۔ مفرد وِزْر عربی میں بمعنے گناہ اور بوجھ)۔ اَجْناس۔ اَشْخاص۔ اَنْفاس (نفس۔ سانس)۔ اَغْراض۔ اَغْلاط۔ اَقْساط (قسط)۔ اَضْلاع۔ اَنْواع۔ اَوْضاع (وضع)۔ اَسْیاف (سیف)۔ اَشْراف (شریف) اصناف (صنف۔ قسم) اَضْیاف (ضیف۔ مہمان)۔ اَطْراف۔ اَکْناف (کنف۔ طرف)۔ اَلْطاف (لطف) اَوْقاف (وقف)۔ آفاق (افق) اِخْلاق اَسْواق (سوق۔ بازار) اِشْواق۔ اَوراق۔ اَمْلاک (جمع مِلک)۔ آجال (اجل) آمال (امل۔ امید)۔ اَبْطال (بطل۔ بہادر)۔ اَحْوال۔ اَرْذال (جمع رذل بمعنے رذیل یعنی کمینہ)۔ اَشْغال۔ اَشْکال۔ اَطْفال۔ اَعْمال۔ اَفْعال۔ اَمْثال اَمْوال۔ اَہْوال (ہول۔ خطرہ)۔ آثام (اِثم۔ گناہ)۔ آلام۔ اَجْسام۔ اَحْکام اَعْلام (علم۔ جھنڈا)۔ اَعْمام (عم۔ چچا)۔ اَقْسام۔ اَقْدام۔ اَقْلام۔ اَبْدان۔

اَحْزَان (حُزن- غم)- اَحْیَان (حین- وقت)- اخدان (خدن دوست)- اَدْیَان اَدْہَان- اَزْمَان (زمن بمعنے زمانہ)- اَسْنَان (سن- دانت)- اَعْوَان (عون مددگار)- اَغْصَان (غصن- ٹہنی)- اَقْرَان (قرن- ہمسر)- اَکْفَان- اَلْحَان (لحن) اَلْوَان (لون- رنگ)- اَوْزَان- اَوْطَان- اَفْوَاہ (فوہ- منہ) وغیرہ ؂

آرا- اَجْزا- اَحْشَا (انتڑیاں- مفرد حشا)- اَحْیَا (حی- زندہ) اَعْدا- اَکْفا (کُفو- بمعنے مثل ونظیر)- وغیرہ ؂

نوٹ:- آرا اور اجزا وغیرہ کے آخر ہمزہ تھا جو اُردو اور فارسی میں صرف ترکیب اضافی و توصیفی میں ظاہر ہوتا ہے۔

۲- اَفْعِلَہ (پہلا حرف یعنی الف مفتوح- دوسرا ساکن اور تیسرا مکسور)- جیسے:-

اَجْنِحَہ (جناح بمعنی بازو)- اَجْوِبَہ (جواب)- اَخْبِیَہ (خبا- خیمہ) اَدْعِیَہ (دُعا)- اَزْمِنَہ (زمان)- اَسْئِلَہ (سؤال)- اَسْلِحَہ (سلاح- ہتھیار)- اَغْذِیَہ (غذا)- اَمْتِعَہ (متاع- سامان)- اَمْکِنَہ (مکان)- اَلْوِیَہ (لوا- جھنڈا)- اَوْعِیَہ (وعا- برتن)۔

نوٹ:- بعض اوقات صرفی تغیر کے باعث اس وزن کا

تیسرا حرف مشدّد ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں دوسرا حرف مکسور پڑھا جاتا ہے۔ جیسے:-

اَجِلّہ (جلیل۔ بزرگ)۔ اَجِنّہ (جَنِین۔ وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں ہو)۔ اَدِلّہ (دلیل) اَذِلّہ (ذلیل)۔ اَشِعّہ (شعاع)۔ اَعِزّہ (عزیز)۔ اَعِنّہ (عنان۔ باگ)۔ اَئِمّہ (امام) وغیرہ ؛

نوٹ :- مُلّا غیاث الدّین صاحب رام پوری نے غیاث اللغات میں (سُؤال) کی جمع "اَسْوِلَہ" واؤ سے لکھی ہے۔ معلوم نہیں مُلّا صاحب مرحوم نے ہمزہ کو کس قاعدہ کے ماتحت واؤ سے تبدیل کیا ہے۔ عربی کے کسی لغت میں یہ تلفظ موجود نہیں۔ اور نہ کسی صرفی قاعدے سے اس کی تائید ہوتی ہے ؛

۳۔ فُعُول (پہلے دونوں حرف مضموم)۔ جیسے :-

حُبُوب (حب۔ دانہ۔ بیج۔ گولی)۔ عُیُوب۔ غُیُوب (غیب)۔ بُیُوت (بیت بمعنے گھر مکان)۔ بُرُوج (برج)۔ شُرُوح (شرح)۔ فُتُوح (فتح)۔ حُدُود۔ عُہُود قُیُود۔ اُمُور۔ بُحُور (بحر)۔ بُدُور (بدر)۔ ذُکُور (ذکر۔ نر)۔ طُیُور (طیر۔ پرندہ)۔ قُصُور (قصر۔ محل)۔ شُمُوس۔ نُفُوس۔ نُقُوش۔ جُیُوش (جیش۔ لشکر)۔ وُحُوش

(وحش۔ جنگلی جانور)۔ دُموع (دمع۔ آنسو)۔ فروع (فرع۔ شاخ)۔ اُلُوف

(الف۔ ہزار)۔ سُیُوف۔ صُفوف۔ صُنوف (صنف۔ قسم)۔ ظُرُوف

(ظرف۔ برتن)۔ حُقوق۔ شکوک۔ مُلُوک۔ بُقول (بقل۔ سبزی)۔ فُصول۔

عُقول۔ رُسُوم۔ رُقوم۔ عُلُوم۔ نُجُوم (نجم۔ ستارہ)۔ ہُمُوم (ہم۔ غم)۔

حُصُون (حصن۔ قلعہ)۔ دُیُون (دین۔ قرض)۔ فُنون۔ قُرُون (قرن صدی)

وُجُوہ۔ وغیرہ؛

۴۔ فُعَلا (پہلا حرف مضموم۔ دوسرا اور تیسرا مفتوح) جیسے

اُدَبا (ادیب)۔ غُرَبا (غریب)۔ نُجَبا (نجیب۔ شریف۔ بزرگ)۔ فُصَحا۔ نُصَحا مفرد

نصیح بمعنی ناصح)۔ شُہدا (شہید)۔ اُمَرا۔ سُفَرا (سفیر)۔ شُعَرا۔ فُقَرا۔ کُبَرا (کبیر)

وُزَرا (وزیر)۔ بُلَغا (بلیغ)۔ شُرَفا (شریف)۔ ضُعَفا۔ رُفَقا۔ شُرَکا۔ نُجَلا۔ فُضَلا

(فاضل)۔ وُکَلا (وکیل)۔ زُعَما (زعیم۔ رئیس۔ سردار)۔ سُفَہا (سفیہ۔ بیوقوف)۔

عُظَما (عظیم)۔ قُدَما (قدیم)۔ نُدَما (ندیم)۔ وغیرہ؛

نوٹ:۔ فُعَلا کے آخر عربی زبان میں ہمزہ ہے۔ جو اردو اور فارسی

میں صرف ترکیب اضافی و توصیفی میں ظاہر ہوتا ہے۔

۵۔ اَفَاعِل (پہلے دونوں حرف مفتوح اور تیسرا مکسور) جیسے:۔

اَقَارِب (اقرب)۔ تَجَارِب (تجربہ)۔ عَجَائِب (عجیبہ)۔ عَوَاقِب (عاقبت)۔ مَذَاہِب۔ مَطَالِب۔ مَنَاقِب (منقبت)۔ ثَوَابِت (ثابتہ)۔ حَوَادِث۔ (حادثہ)۔ نَتَائِج۔ سَوَانِح (سانحہ)۔ مَدَائِح (مدیح۔ وہ کلام جس سے کسی کی مدح کی جائے)۔ نَصَائِح (نصیحت)۔ اَبَاعِد (اَبعد)۔ شَدَائِد (شدیدہ)۔ شَوَاہِد (شاہد)۔ فَوَائِد (فائدہ)۔ قَوَاعِد۔ مَسَاجِد۔ مَعَابِد (معبد)۔ مَفَاسِد (مفسدہ۔ وہ بات جو باعث فساد ہو)۔ مَقَاصِد۔ بَصَائِر (بصیرت)۔ جَوَاہِر (جوہر)۔ دَفَاتِر۔ ذَخَائِر۔ عَنَاصِر (عنصر)۔ مَصَادِر۔ مَقَابِر (مقبرہ)۔ مَجَالِس۔ مدارس۔ نَفَائِس (نفیسہ)۔ ذَرَائِع (ذریعہ)۔ شَرَائِع (شریعت)۔ شَوَارِع (شارعہ۔ سڑک)۔ وَقَائِع (خبریں۔ حالات۔ لڑائی کے واقعات۔ وقیعہ کی جمع ہے)۔ مَوَاضِع (مَوضع)۔ مَوَانِع (رکاوٹیں۔ مفرد مانع)۔ مَوَاعِظ (موعظہ)۔ مَصَاحِف (مُصحف۔ قرآن مجید)۔ مَعَارِف (معرفت)۔ وَظَائِف۔ حَدَائِق (حدیقہ۔ باغ)۔ حَقَائِق (حقیقت)۔ مَمَالِک (مملکت)۔ اَرَامِل (ارملہ۔ لانڈ۔ بیوہ)۔ اَفَاضِل (اَفضل)۔ جَدَاوِل (جَدول)۔ حَوَاصِل (جمع حوصلہ بھنے جانور کا پوٹا۔ حواصل ایک پرندے کا نام بھی ہے)۔ رَذَائِل (رذیلت۔ بری خصلت)۔ عَنَادِل (عندلیب)۔ قَبَائِل۔ مَحَافِل (محفل)۔ مَسَائِل (مسئلہ)۔ مَشَاغِل (مشغلہ)۔ نَوَافِل (نافلہ)۔ وَسَائِل (وسیلہ)۔ دَرَاہِم

ذَمَائِم (ذمیمہ۔ بری عادت)۔ لَوَازِم (ضروری چیزیں۔ لازم)۔ مَرَاسِم (رسم بمعنے آئین ونشان)۔ دَفَائِن (دفینہ)۔ قَرَائِن (قرینہ)۔ مَحَاسِن (خوبیاں حسن)۔ مَخَازِن (مخزن)۔ مَدَائِن (مدینہ)۔ مَسَاکِن (مسکن)۔ حَوَاشِی (حاشیہ)۔ دَوَاعِی (اسباب داعیہ)۔ مَرَاثِی (مرثیہ)۔ مَعَانِی۔ نَوَاحِی (ناحیہ۔ طرف)۔ نَوَاہِی (ناہیہ)۔ وغیرہ؛

نوٹ:۔ ہم نے سہولت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے الفاظِ بالا کا وزنِ صُوری لکھا ہے۔ عربی دان حضرات معترض نہ ہوں۔

اُوپر کے الفاظ میں بعض الفاظ ایسے ہیں۔ جن میں آخری حرف سے پہلے ہمزہ ہے۔ اس کے نیچے دو نقطے لکھنا غلط ہے۔ مثلاً دَفَائِن کو (دفایٔن) تحریر کرنا صحیح نہیں؛

۶۔ **أَفَاعِیل** (پہلے دونوں حرف مفتوح اور تیسرا مکسور) جیسے:۔

أَسَالِیب (اُسلوب۔ طریقہ)۔ تَرَاکِیب (ترکیب)۔ مَکَاتِیب (مکتوب)۔ عَفَارِیت (عفریت۔ دیو سرکش)۔ اَحَادِیث (حدیث)۔ تَرَاوِیح (ترویحہ)۔ مَصَابِیح (مصباح۔ چراغ)۔ تَوَارِیخ (تاریخ)۔ صَنَادِید (بزرگ اور سردار لوگ۔ صِندید)۔ مَوَاعِید (وعدے۔ موعِد)۔ مَوَالِید (بچے۔ مولود)۔ اَسَاطِیر (قصے۔

کہانیاں۔ اُسطُورہ)۔ تَدَابِیر۔ تَصَاوِیر۔ تَفَاسِیر۔ تَقَارِیر۔ دَنَانِیر (ایک قدیمی سونے کا سکّہ)۔ عَصَافِیر (چڑیاں۔ عصفور)۔ مَشَاہِیر (مشہور)۔ مَقَادِیر (مقدار۔ جَوَاسِیس (جاسوس)۔ قَرَاطِیس (قرطاس۔ کاغذ)۔ نَوَامِیس (ناموس۔ قاعدہ۔ دستور)۔ تَصَانِیف۔ تَکَالِیف۔ صَنَادِیق (صندوق)۔ مَوَاثِیق (مَوثِق۔ میثاق۔ عہد۔ وعدہ)۔ مَمَالِیک (مملوک۔ غلام)۔ اَنَاجِیل (انجیل)۔ تَمَاثِیل۔ تِمثَال۔ صورت۔ تصویر۔ مجسّمہ)۔ قَنَادِیل (قندیل۔ فانوس۔ چراغ)۔ اَقَالِیم۔ (اقلیم)۔ جَرَاثِیم (جُرثوم۔ جُرثومہ۔ وہ چھوٹے چھوٹے کیڑے جن سے تمام بیماریاں پیدا ہوتی ہیں)۔ بَرَاہِین (بُرہان۔ دلیل)۔ ثَعَابِین (ثعبان۔ اژدہا)۔ دَہَاقِین (دہقان)۔ دَوَاوِین (دیوان)۔ خَوَاتِین (خاتون)۔ شَیَاطِین (شیطان)۔ فَرَامِین (فَرمَان۔ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کی عربی طریقے سے جمع بنانا اہلِ فارس کا تصرف ہے)۔ قَوَانِین۔ مَجَانِین (مجنون۔ دیوانہ)۔ مَسَاکِین۔ مضامین وغیرہ:

نوٹ:۔ یہاں بھی سہولت کے خیال سے وزنِ صُوری کو ملحُوظ رکھا ہے۔ صرفی وزن تحریر کرنے سے ان الفاظ کو کئی اَوزان میں تقسیم کرنا پڑتا تھا۔

۷۔ فُعَّال:۔ (پہلا حرف مضموم۔ دوسرا مفتوح اور مشدد۔)

جیسے :-

طُلَّاب (طالب)۔ نُوَّاب (نائب)۔ حُرَّاث (حارث۔ کاشتکار)۔ زُہَّاد (زاہد)۔ حُسَّاد (حاسد)۔ تُجَّار (تاجر)۔ زُوَّار (زائر)۔ فُجَّار (فاجر)۔ کُفَّار (کافر)۔ حُفَّاظ (حافظ)۔ وُعَّاظ (واعظ)۔ صُنَّاع (صانع)۔ قُطَّاع (قاطع)۔ عُشَّاق (عاشق)۔ فُسَّاق (فاسق)۔ جُہَّال (جاہل)۔ عُمَّال (عامل)۔ حُکَّام (حاکم)۔ خُدَّام (خادم)۔ سُکَّان (ساکن)۔ وغیرہ ؛

نوٹ :۔ عربی زبان کے اسم فاعل کی جمع عموماً اس وزن پر آیا کرتی ہے۔

۸۔ اَفْعِلَاءُ۔ (پہلا حرف یعنی اِلف مفتوح۔ دوسرا ساکن تیسرا مکسور۔ اور آخر میں ہمزہ جو اُردو اور فارسی میں لکھا نہیں جاتا) جیسے :

اَتْقِیَا (تقی۔ پرہیزگار)۔ اَذْکِیَا (ذکی۔ تیز ذہن)۔ اَسْخِیَا (سخی)۔ اَشْقِیَا (شقی۔ بدبخت)۔ اَصْدِقَا (صدیق۔ دوست)۔ اَغْنِیَا (غنی)۔ اَقْرِبَا (قریب۔ رشتہ دار۔ نزدیکی)۔ اَقْوِیَا (قوی)۔ اَنْبِیَا (نبی)۔ اَوْلِیَا (ولی)۔ اَحِبَّا (حبیب)۔ اَطِبَّا (طبیب) وغیرہ ؛

۹۔ فِعَل (پہلا حرف مکسور اور دوسرا مفتوح) جیسے :-

بِدَر (بدرہ۔ دس ہزار درہم کی تھیلی۔ ہزار روپے کی تھیلی)۔ قِصَص (قصہ)۔ حِصَص

(حِصّہ)۔ خِطَط (خِطّہ۔ زمین کا وہ حِصّہ جسے محدود کر دیں۔ زمین کا ٹکڑا۔ شہر۔ علاقہ)۔ جِیَف (جیفہ۔ مردار)۔ صِیَغ (صیغہ)۔ فِرَق (فرقہ)۔ حِیَل (حیلہ)۔ مِلَل (مِلّت)۔ حِکَم (حکمت)۔ نِعَم (نعمت)۔ ہِمَم (ہمت)۔ فِتَن (فتنہ)۔ مِحَن (محنت)۔ وغیرہ ؛

۱۰۔ فُعَل (پہلا حرف مضموم اور دوسرا مفتوح) جیسے :۔

نُوَب (نوبت۔ باری)۔ دُرَر (دُرّ۔ موتی)۔ صُوَر (صورت)۔ سُوَر (سورت)۔ تُحَف (تحفہ)۔ دُوَل (دولت۔ سلطنت)۔ قُلَل (قُلّہ۔ پہاڑ کی چوٹی)۔ اُمَم (اُمّت)۔ سُنَن (سُنّت)۔ وغیرہ ؛

۱۱۔ فُعُل (پہلے دونوں حرف مضموم) جیسے :۔

کُتُب (کتاب)۔ سُحُب (سحاب۔ بادل)۔ جُدُر (جِدار۔ دیوار)۔ بُسُط (بِساط بچھونا)۔ طُرُق (طریق۔ راستہ)۔ سُبُل (سبیل راستہ)۔ مُدُن (مدینہ شہر) وغیرہ ؛

۱۲۔ فَعَلَہ (پہلے تینوں حرف مفتوح اور آخر میں "ۃ" جو اُردو اور فارسی میں ہ سے تبدیل ہو جاتی ہے)۔ جیسے :۔

حَفَظَہ (حافظ)۔ طَلَبَہ (طالب)۔ عَمَلَہ (عامل۔ کام کرنے والا)۔ فَعَلَہ (فاعل۔ کام کرنے والا)۔ کَتَبَہ (کاتب)۔ وغیرہ ؛

نوٹ :۔ اُردو میں عَمَلہ، فَعَلہ بمعنے کارکن اور اہل کار دوسرے

حرف کے سکون سے مستعمل ہیں۔ (نور اللغات)۔

۱۳۔ **فُعَاۃ** (پہلا حرف مضموم، دوسرا مفتوح۔ اور تیسری جگہ الف)۔ جیسے:۔

بُغَات (باغی)۔ رُوَات (راوی یعنی روایت کرنے والا)۔ قُضَات (قاضی) وُلَات (والی۔ گورنر۔ حاکم)۔ ہُدَات (ہادی)۔ وغیرہ ؎

نوٹ:۔ یہ وزن دراصل "فُعَلَہ" ہے۔ صرفی تغیر سے یہ صورت ہو گئی ہے ؎

اس وزن میں دوسرے حرف کو مشدد پڑھنا غلط ہے۔ مثلاً "قُضَات" کو "قُضّات" پڑھنا درست نہیں۔ لیکن صاحب بہار عجم نے لکھا ہے کہ اس لفظ کو فارسی میں بہ تشدید حرفِ دوم بھی بولتے ہیں۔ اس وزن پر آنے والے تمام الفاظ عربی میں گول ۃ سے لکھے جاتے ہیں۔ اور اردو میں تاءِ دراز سے۔

۱۴۔ **فِعْلَان** (حرف اول مکسور) جیسے:۔

اِخْوَان (اَخ۔ بھائی)۔ تِیجَان (تاج)۔ جِیرَان (جار۔ پڑوسی)۔ غِیلَان (غول چھلاوا)۔ نِیرَان (نار۔ آگ) وغیرہ ؎

۱۵۔ فُعلان (حرف اول مضموم)۔ جیسے:۔

خُلّان (خلیل)، شُبّان (شاب۔ جوان)، شُجعان (شجاع۔ بہادر) وغیرہ۔

نوٹ:۔ یہ جمع اردو میں قلیل الاستعمال ہے۔

۱۶۔ فَعَالِی (پہلے دونوں حرف مفتوح اور تیسرا مکسور)

جیسے:۔

اَرَاضِی (ارض۔ زمین)۔ اَہَالِی (اہل)۔ لَیَالِی (لیل۔ رات)۔ لآلی (لؤلؤ۔ موتی) وغیرہ

۱۷۔ اَفْعُل (پہلا حرف مفتوح۔ تیسرا مضموم)۔ جیسے:۔

اَشْہُر (شہر۔ مہینہ)۔ اَنْفُس (نفس۔ جان۔ روح)۔ اَنْجُم (نجم۔ ستارہ) وغیرہ۔

۱۸۔ فِعَال (حرفِ اوّل مکسور) جیسے:۔

جِہات۔ صِفات۔ نِکات (نکتہ۔ باریک بات)۔ رِیاح (ریح)، عِباد (عبد)۔ رِقاع (رقعہ)۔ قِلاع (قلعہ)۔ نِقاط (نقطہ)، ظِلال (ظل۔ سایہ)، عِیال (عیل۔ بال بچے۔ اہل بیت)۔ عِظام (عظیم)، کِرام (کریم)۔ لِئام (کمینے لوگ لئیم)۔ وغیرہ۔

اَوزانِ اسمِ فاعِل

اُردو اور فارسی میں عربی زُبان کا اسمِ فاعل مفصّلۂ ذیل اَوزان میں مستعمل ہے۔

۱- **فاعِل** (تیسرا حرف مکسور ہے)۔ جیسے:-

صَاحِب۔ طَالِب۔ کَاتِب۔ سَاکِت (خاموش)۔ بَاعِث۔ حَادِث۔ حَاسِد۔ زَاہِد۔ کَاسِد (بے رواج۔کھوٹا)۔ مَاجِد (بزرگ)۔ حَاضِر۔ طَاہِر۔ ظَاہِر۔ قَاصِر (کوتاہی کرنے والا)۔ نَاصِر۔ بَائِع۔ دَافِع (دفع کرنیوالا)۔ رَافِع (بلند کرنے والا ۔ رفع کرنے والا)۔ طَامِع۔ جَاہِل۔ دَاخِل۔ نَائِل۔ مَائِل۔ آثِم (گنہگار)۔ ظَالِم۔ عَالِم۔ قَاسِم (بانٹنے والا)۔ بَاطِن۔ سَاکِن۔ طَاعِن (طعنہ دینے والا)۔ وغیرہ ؛

۲- **فَاعِلہ** جیسے:-

بَاصِرہ (دیکھنے کی قوت۔نظر)۔ جَامِعہ (زبانِ حال میں یونیورسٹی کے معنی میں مستعمل ہے)۔ جَائِزہ (انعام)۔ حَادِثہ۔ دَاخِلہ۔ دَاعِیہ (خواہش۔ ارادہ)۔

دَافِعَہ (دفع کرنے والی۔ جسم کی وہ قوت جو غذا کے فضلے کو دفع کرتی ہے)۔ زَاہِدَہ (پرہیزگار عورت)۔ سَامِعَہ (سننے کی قوت۔ لفظی معنے سننے والی)۔ صَاعِقَہ (بجلی جو ابر سے گرتی ہے)۔ ضَابِطَہ (قاعدہ۔ قانون)۔ طَائِفَہ (گروہ)۔ عَابِدَہ (عبادت کرنے والی)۔ فَاتِحَہ۔ فَاجِعَہ (دردانگیز حادثہ)۔ ہَاضِمَہ (ہضم کرنے والی قوت) آخِرَت۔ عَاقِبَت۔ وغیرہ ؛

نوٹ :۔ اوپر کے دونوں وزنوں کے تلفظ میں تیسرے حرف کی حرکت کو خاص طور پر ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ غلطی عموماً اسی میں ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ جن الفاظ کے آخر تاء ملفوظ ہے اسے تائے دراز (ت) کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے آخرت اور عَاقِبَت وغیرہ ؛

۳۔ مُفْعِل (پہلا حرف مضموم۔ تیسرا مکسور)۔ جیسے :۔

مُوجِب (باعث۔ سبب)۔ مُوجِد۔ مُثمِر (پھل دینے والا)۔ مُفلِس۔ مُخلِص۔ (اخلاص والا۔ سچا دوست)۔ مُبدِع (کسی نئی چیز کو بنانے والا۔ بغیر مادہ کے بنانے والا)۔ مُنصِف۔ مُشفِق۔ مُشرِک (شرک کرنے والا)۔ مُرسِل (بھیجنے والا)۔ مُشکِل مُقبِل (کسی چیز کی طرف منہ کرنے والا۔ صاحب اقبال)۔ مُجرِم۔ مُسلِم۔ مُحسِن۔ مُومِن۔

مُجِیب (جواب دینے والا۔ قبول کرنے والا)۔ مُصِیب (صواب کو پہنچنے والا۔ ٹھیک سمجھنے والا)۔ مُشِیر (اشارہ کرنے والا۔ مشورہ دینے والا۔ درست بات سمجھانے والا)۔ مُحِیط (گھیرنے والا)۔ مُطِیع۔ مُغنِی (غنی کرنے والا)۔ مُفتِی (فتویٰ دینے والا)۔ مُصِرّ (اصرار کرنے والا)۔ مُقِرّ (اقرار کرنے والا)۔ وغیرہ ؎

نوٹ:۔ اس وزن پر اگر تیسرا حرف مشدّد ہو تو دوسرا حرف مکسور ہوتا ہے۔ جیسے مُصِرّ اور مُقِرّ وغیرہ ؎

۴۔ **مُفَعِّل** (پہلا حرف مضموم۔ دوسرا مفتوح۔ تیسرا مشدد اور مکسور)۔ جیسے:۔

مُخَرِّب (خراب کرنے والا)۔ مُرَتِّب (ترتیب دینے والا)۔ مُکَذِّب جھٹلانے والا)۔ مُرَوِّج (رواج دینے والا)۔ مُرَجِّح (ترجیح دینے والا)۔ مُجَدِّد تجدید کرنے والا۔ کسی کام کو نئے سرے سے کرنے والا)۔ مُصَوِّر (تصویر بنانے والا)۔ مُقَصِّر (کوتاہی کرنے والا)۔ مُؤَثِّر (اثر کرنے والا)۔ مُؤَخِّر (پیچھے کرنے والا) مُجَوِّز (جائز رکھنے والا تجویز کرنے والا)۔ مُبَلِّغ (پہنچانے والا۔ تبلیغ کرنے والا) مُؤَلِّف (تالیف کرنے والا۔ متفرق چیزوں کو جمع کرنے والا)۔ مُحَقِّق (تحقیق کرنے والا۔ بات کو دلیل سے ثابت کرنے والا)۔ مُدَقِّق (باریک نکتے پیدا کرنے والا)

وہ شخص جو دلیل کو دلیل سے ثابت کرے)۔ وغیرہ ؛

۵۔ مُتَفَعِّل (پہلا حرف مضموم، دوسرا اور تیسرا مفتوح چوتھا مشدد اور مکسور)۔ جیسے :-

مُتَرَدِّد (تردد کرنے والا)۔ مُتَشَدِّد (تشدد کرنے والا۔ سختی کرنے والا)۔ مُتَرَجِّد (امیدوار۔ امید رکھنے والا)۔ مُتَفَکِّر۔ مُتَوَقِّف (توقف کرنے والا۔ ٹھہرنے والا)۔ مُتَأَسِّف (افسوس کرنے والا)۔ مُتَعَلِّق (تعلق رکھنے والا)۔ مُتَحَمِّل۔ (برداشت کرنے والا)۔ مُتَوَسِّل (وسیلہ ڈھونڈنے والا)۔ مُتَوَکِّل (خدا پر بھروسہ کرنے والا)۔ مُتَأَمِّل (تامل کرنے والا۔ غور کرنے والا)۔ مُتَبَسِّم (تبسم کرنے والا) مُتَکَلِّم (کلام کرنے والا) مُتَدَیِّن (دیندار)۔ مُتَمَکِّن (جگہ پکڑنے والا۔ رہنے والا) وغیرہ

۶۔ مُتَفَاعِل (پہلا حرف مضموم۔ دوسرا اور تیسرا مفتوح پانچواں مکسور)۔ جیسے :-

مُتَوَاتِر (پے درپے آنے والا)۔ مُتَجَاوِز (حد سے گذرنیوالا) مُتَوَاضِع (عاجزی اور خاکساری کرنے والا)۔ مُتَکَاسِل (سستی کرنے والا)۔ مُتَصَادِم (ٹکرانے والا)۔ مُتَنَاہِی (انتہا کو پہنچنے والا)۔ مُتَوَازِی (ایک دوسرے سے برابر فاصلہ پر آنے والا)۔ مُتَقَاضِی (تقاضا کرنے والا)۔ مُتَوَالِی (پے درپے آنے

کرنے والا)۔ وغیرہ ؛

۷۔ **مُفَاعِل** (حرفِ اوّل مضموم اور چوتھا مکسور)۔ جیسے؛

مُحَاسِب (حساب کرنے والا۔ پڑتال کرنے والا)۔ مُحَارِب (لڑنے والا)۔
مُعَالِج (علاج کرنے والا)۔ مُجَاہِد (جہاد کرنے والا)۔ مُسَافِر۔ مُنَاظِر۔ مُعَارِض
(جھگڑا کرنے والا۔ مخالف)۔ مُحَافِظ۔ مُخَالِف۔ مُنَافِق (ریاکار۔ مکّار۔ جس کا
ظاہر و باطن یکساں نہ ہو)۔ مُوَافِق۔ مُزَاحِم (روکنے والا۔ مزاحمت کرنے
والا)۔ مُشَابِہ (مشابہت رکھنے والا۔ مثل۔ مانند۔ مطابق)۔ وغیرہ ؛

۸۔ **مُنْفَعِل** (پہلا حرف مضموم اور ما قبلِ آخر مکسور)۔ جیسے؛

مُنْشَعِب (شاخ در شاخ ہونے والا۔ پھیلا ہوا۔ پراگندہ)۔ مُنْقَلِب (پھر جانے
والا۔ گردش کھانے والا۔ اُوندھا)۔ مُنْدَرِج (درج ہونے والا۔ شامل ہونیوالا
داخل)۔ مُنْجَمِد (جمنے والا۔ جما ہوا)۔ مُنْعَقِد (انعقاد پانے والا۔ بستہ ہونے والا)
مُنْفَرِد (تنہا۔ اکیلا)۔ مُنْحَصِر (گھرا ہوا۔ مراد موقوف)۔ مُنْعَکِس (عکس قبول کرنے
والا)۔ مُنْقَبِض (سمٹا ہوا۔ سکڑا ہوا۔ مراد ناراض۔ مُکدّر۔ ناخوش)۔ مُنْقَطِع (قطع
ہونے والا)۔ مُنْعَطِف (مڑنے والا)۔ مُنْکَشِف (کھلنے والا۔ کھلا ہوا۔ ظاہر)
مُنْہَمِک (انہماک رکھنے والا۔ کسی کام میں بہت مصروف ہونیوالا)۔ مُنْدَمِل

(بھر آنے والا زخم)۔ مُنْعَدِم (مٹنے والا۔ معدوم ہونے والا)۔ مُنْہَدِم (مسمار ہونے والا)۔ مُنْہَزِم (شکست کھانے والا)۔ مُنْہَضِم (ہضم ہونے والا)۔ مُنْجَلِی (ظاہر ہونے والا۔ روشن۔ آشکارا)۔ مُنْحَنِی (ٹیڑھا ہونے والا۔ ٹیڑھا)۔ مُنْزَوِی (گوشہ نشین)۔ مُنْقَضِی (ختم ہونے والا) ۔ وغیرہ ؎

۹۔ مُفْتَعِل (پہلا حرف مضموم اور آخر سے پہلا مکسور)۔ جیسے :۔

مُضْطَرِب (بے قرار)۔ مُلْتَفِت (توجّہ کرنے والا)۔ مُجْتَہِد (کوشش کرنے والا) مُعْتَقِد۔ مُشْتَہِر (شہرت دینے والا۔ اشتہار دینے والا)۔ مُفْتَخِر (فخر کرنے والا) مُفْتَقِر (فقیر۔ محتاج)۔ مُنْتَشِر (پراگندہ ہونے والا)۔ مُحْتَرِز (پرہیز کرنے والا)۔ مُلْتَمِس (التماس کرنے والا)۔ مُجْتَمِع (جمع اور اکٹھا کرنے والا)۔ مُخْتَلِف (اختلاف رکھنے والا۔ علیحدہ۔ جدا)۔ مُعْتَرِف (اعتراف کرنے والا)۔ مُشْتَعِل (بھڑکنے والا)۔ مُشْتَمِل (شامل۔ شریک۔ شامل ہونے والا)۔ مُعْتَدِل۔ مُنْتَقِل۔ مُشْتَبِہ وہ بات جس میں شبہ ہو)۔ مُبْتَدِی۔ مُرْتَشِی (رشوت لینے والا)۔ مُسْتَوِی (برابر ہونے والا۔ برابر)۔ مُشْتَہِی (خواہش رکھنے والا)۔ مُفْتَرِی (بہتان لگانے والا شریر مفسد)۔ مُقْتَدِی (پیروی کرنے والا۔ پیرو)۔ مُقْتَفِی (پیچھے سے آنے والا پیرو)

مُقتنی (سرمایہ دار۔ ذخیرہ کرنے والا)۔ مُنتہی (انتہا کو پہنچنے والا)۔ وغیرہ ؎

۱۰۔ مُستَفعِل (پہلا حرف مضموم اور آخر سے پہلا مکسور)۔ جیسے :-

مُستغفِر (بخشش چاہنے والا)۔ مُستفسِر (پوچھنے والا)۔ مُستغرِق (محو ہونیوالا۔ ڈوبنے والا)۔ مُستقبِل (سامنے آنے والا)۔ مُستجیب (دعا قبول کرنے والا) مُستغیث (فریاد چاہنے والا)۔ مُستفید (فائدہ حاصل کرنے والا)۔ مُستفیض (فیض حاصل کرنیوالا) مُستطیع (قدرت رکھنے والا)۔ مُستطیل (لمبا ہونے والا) مُستدعی (چاہنے والا۔ خواہشمند)۔ مُستعفی (معافی چاہنے والا)۔ مُستعِد (تیار)۔ مُستمِد (مدد طلب کرنیوالا) مُستحِق (حقدار۔ استحقاق رکھنے والا)۔ مُستقِل (مستحکم۔ ثابت قدم)۔ وغیرہ ؎

نوٹ :۔ ان اوزان میں جہاں پہلا حرف میم ہے۔ وہ ہر جگہ مضموم ہے۔ اور آخر سے پہلا مکسور۔ اور جہاں آخر سے پہلا حرف "ی" ہے وہاں اس سے پہلا حرف مکسور ہے ؎

اوزانِ اسمِ مفعُول

اسم مفعول کے مُندرجہ ذیل وزن اُردو اور فارسی میں کثیرُ الاستعمال ہیں :-

۱۔ **مَفعُول** (میم مفتوح اور اس کے بعد کا حرف ساکن)

جیسے :-

مَجذُوب (کھینچا گیا۔ خدا کی محبت میں کھینچا ہوا)۔ **مَحجُوب**۔ **مَحسُوب** (شمار کیا گیا)۔ **مَضرُوب** (پٹا ہوا)۔ **مَغلُوب**۔ **مَقلُوب** (اُلٹا ہوا)۔ **مَبہُوت** (ہکّابکّا۔ حیران)۔ **مَجرُوح**۔ **مَفتُوح**۔ **مَمدُوح**۔ **مَردُود** (ردّ کیا گیا)۔ **مَسدُود** (بند کیا گیا)۔ **مَفقُود** (گم شدہ)۔ **مَقصُود** (قصد کیا گیا۔ غرض۔ مدّعا)۔ **مَوجُود**۔ **مَجبُور**۔ **مَذکُور**۔ **مَسرُور**۔ **مَسطُور** (لکھا ہوا)۔ **مَنصُور** (مدد دیا گیا۔ مظفّر۔ فتحمند)۔ **مَہجُور** (چھوڑا گیا۔ جدا۔ فراق زدہ)۔ **مَحبُوس**۔ **مَحسُوس**۔ **مَلبُوس** (وہ چیز جو پہنی جائے۔ لباس)۔ **مَنقُوش** (نقش کیا گیا)۔ **مَعرُوض** (پیش کیا گیا۔ عرض کیا گیا)۔ **مَقرُوض**۔ **مَرفُوع** (بلند۔ بلند کیا گیا)۔ **مَوضُوع** (وضع کیا گیا)۔ **مَوقُوف**

ٹھہرایا گیا۔ مجازاً برخاست کیا گیا)۔ مَحذُوف (حذف کیا گیا)۔ مَعقُول (سمجھا گیا
مراد پسندیدہ اور اچھا)۔ مَقبُول۔ مَقتُول۔ مَرقُوم (لکھا ہوا)۔ مَکتُوم (چھپا ہوا)۔
مَنظُوم (نظم کیا گیا۔ پرویا گیا)۔ مَجنُون۔ مَرہُون (گرو رکھا گیا)۔ مَضمُون (ضمن
میں لیا گیا۔ درمیان میں لیا ہوا۔ مراد مطلب)۔ مَطعُون (ملامت کیا گیا۔ عیب
لگایا گیا)۔ مَمنُون۔ وغیرہ ۔

۲۔ مَفعُولَہ جیسے :۔

مَاثُورَہ (منقولہ)۔ مَحسُوسَہ (جانی ہوئی شے۔ وہ چیز جو معلوم ہو سکے)۔ مَذکُورَہ
مَسمُوعَہ (سنی ہی بات)۔ مَقبُولَہ (قبول کی ہوئی بات)۔ مَقسُومَہ (تقسیم کی ہوئی
مَمدُوحَہ (تعریف کی گئی)۔ مَمدُودَہ (کھینچی گئی)۔ مَنقُوطَہ (جس پر نقطہ ہو)۔ مَنقُولَہ
نقل کی گئی)۔ مَوسُومَہ (نام رکھی گئی)۔

نوٹ :۔ اوپر کے الفاظ مونث کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

۳۔ مُفعَل (پہلا حرف مضموم اور آخر سے پہلا مفتوح)۔

جیسے :۔

مُسنَد (نسبت کیا گیا)۔ مُوجَز (مختصر)۔ مُرسَل (بھیجا گیا)۔ مُجمَل (مختصر)۔ مُدغَم۔
(ادغام کیا گیا)۔ مُبَاح (جائز)۔ مُجَاز (اجازت دیا گیا)۔ مُطَاع (اطاعت

کیا گیا)۔ وغیرہ ؎

۴۔ مُفَعَّل (میم مضموم اور آخر سے پہلا حرف مفتوح) جیسے مُرَکَّب۔ مُقَرَّب۔ مُہَذَّب۔ مُثَلَّث (سہ گوشہ۔ تکون)۔ مُفَرَّح۔ مُشَرَّح (تشریح کیا گیا۔ مفصّل)۔ مُؤَیَّد (تائید کیا گیا)۔ مُحَمَّد (بہت تعریف کیا گیا)۔ مُؤَکَّد (تاکید کیا گیا)۔ مُدَوَّر (گول)۔ مُصَغَّر (چھوٹا کیا گیا)۔ مُعَطَّر۔ مُقَدَّر۔ مُقَطَّر (قطرہ قطرہ کر کے ٹپکایا ہوا)۔ مُقَشَّر (چھیلا ہوا)۔ مُکَرَّر (دوبارہ۔ بار بار کیا گیا)۔ مُقَدَّس مُلَخَّص (خلاصہ)۔ مُرَبَّع۔ مُؤَلَّف (جمع کیا گیا۔ مراد کتاب)۔ مُحَرَّف (سدھائی سے پھیرا ہوا۔ کج۔ ٹیڑھا)۔ مُخَفَّف (تخفیف کیا گیا۔ گھٹایا گیا)۔ وغیرہ ؎

مُجَلّیٰ (جِلا کیا ہوا۔ چمکایا ہوا)۔ مُرَبّیٰ (تربیت کیا گیا۔ قند یا شکر میں پرورد میوہ)۔ اُردو میں اس کا اِملا (مربّا) ہے۔ مُحَشّیٰ (وہ کتاب جس پر حاشیہ چڑھایا گیا ہو)۔ مُصَفّیٰ (صاف کیا گیا۔ پاک صاف)۔ اُردو میں اس کا اِملا (مُصَفّا) ہے۔ مُطَلّا (طلا کیا گیا۔ سونے کا ملمع کیا ہوا)۔ یہ لفظ عربی کے قاعدے پر بنا لیا گیا ہے۔ حالانکہ طِلا کا لفظ سونے کے معنے میں فارسی ہے۔ طِلا عربی لفظ بھی ہے۔ لیکن اس کے معنی ہیں شراب، اور وہ سیاہ اور بدبودار روغن جو خارشتی اونٹوں کی جلد پر ملتے ہیں۔ مُقَوّیٰ۔

(قوت دیا گیا) ٭

نوٹ:- آخر میں ۃ کی زیادتی سے مونث کے صیغے بنتے ہیں۔

جیسے:- مُکَرَّمَہ۔ مُعَظَّمَہ۔ مُعَیَّنَہ۔ وغیرہ ٭

۵۔ مُتَفَعَّل (میم مضموم اور آخر سے پہلا حرف مفتوح اور مشدّد) جیسے:-

مُتَبَرَّک۔ مُتَوَفّٰی (مردہ۔ مرا ہوا)۔ مُتَبَنّٰی (لے پالک۔ منہ بولا لڑکا)۔ وغیرہ ٭

۶۔ مُفْتَعَل (میم مضموم اور آخر سے پہلے دونوں حرف مفتوح) جیسے:-

مُنْتَخَب (انتخاب کیا گیا چنا ہوا)۔ مُسْتَحَب (دوست رکھا گیا)۔ مُسْتَنَد (وہ شخص جس پر تکیہ اور بھروسہ کیا جائے۔ وہ شخص جس کی طرف پناہ لے جائیں)۔ اُردو میں جو اس کے معنی سند یافتہ یا سند پایا ہوا مشہور ہیں۔ وہ عربی زبان میں موجود نہیں۔ مُعْتَمَد (جس پر اعتماد کیا جائے)۔ مُعْتَبَر۔ مُنْتَظَر (انتظار کیا گیا)۔ مُتَّہَم (تہمت لگایا گیا)۔ مُحْتَرَم (جس کا احترام کیا جائے۔ معزز۔ بزرگ)۔ مُبْتَدَا (شروع کیا گیا)۔ مُبْتَلا (آزمایا گیا)۔ مُجْتَبٰی (چنا گیا)۔ مُرْتَضٰی (پسند کیا گیا)۔ مُصْطَفٰی (برگزیدہ)۔ مُقْتَدَا (پیشوا۔ جس کی پیروی کی جائے) ٭

۷۔ مُسْتَفْعَل (میم مضموم۔ تیسرا اور پانچواں حرف مفتوح) جیسے :۔

مُسْتَبْعَد (بعید سمجھا گیا۔ بعید۔ دور۔ دُشوار) مُسْتَحْضَر (حاضر کیا گیا۔ مراد یاد رکھا ہوا وہ بات جو یاد ہو)۔ مُسْتَحْسَن (پسند کیا گیا۔ اچھا خیال کیا گیا)۔ مُسْتَعْمَل مُسْتَأْصَل۔ (جڑ سے اکھاڑا گیا)۔ مُسْتَحْکَم (مضبوط)۔ مُسْتَطَاب (پاک اور طیب سمجھا گیا) مُسْتَغَاث (جس سے داد رسی اور انصاف چاہیں)۔ مُسْتَزَاد (زیادہ کیا گیا) مُسْتَفَاد (وہ چیز جو بطور فائدہ کے حاصل ہو)۔ مُسْتَعَار (عاریت لیا گیا۔ وہ چیز جو عاریت لی جائے) مُسْتَعَان (جس سے مدد چاہی جائے)۔ وغیرہ ؛

نوٹ :۔ عربی زبان میں اسم مفعول کے اور بھی کئی وزن ہیں ۔ لیکن وہ اُردو اور فارسی میں بہت کم استعمال ہوتے ہیں ۔

اَوْزانِ مُبالَغہ

کسی وصف میں زیادتی کے اظہار کو مُبالغہ کہتے ہیں۔ عربی زبان میں مبالغہ کو ظاہر کرنے کے لئے بہت سے وزن مقرر ہیں۔

لیکن اُردو اور فارسی میں اَوزانِ ذیل کثیر الاستعمال ہیں ؛

۱۔ **فَعَّال** (پہلا حرف مفتوح اور دوسرا مشدّد) جیسے :-

کَذّاب (بڑا جھوٹا)۔ نَسَّاب (بڑا نسب داں)۔ سَیّاح (بہت سیاحت کرنے والا)۔ اَخّاذ (بہت اخذ کرنے والا)۔ زَخّار (موجزن۔ پانی سے بہت بھرا ہوا دریا یا سمندر)۔ اس کا اِملا ذال سے غلط ہے۔ جَرّار (بڑا بھاری لشکر۔ انیسؔ نے اسے بہادر اور سورما کے معنے میں استعمال کیا ہے)۔ طَبّاع (بہت ذکی شخص۔ یہ معنے فارسی دانوں نے گھڑے ہیں۔ عربی میں اس کے معنے ہیں کہار اور تلوار بنانے والا)۔ عَلّام (بہت علم رکھنے والا۔ بڑا عالم) وغیرہ ؛

۲۔ **فَعَّالہ** (وزن اول کے پیچھے "ہ" کا اضافہ ہے)۔ جیسے :-

سَیّارہ (بہت چلنے والا۔ مراد قافلہ۔ موجودہ عربی میں موٹر کے معنے میں مستعمل ہے)۔ عَلّامہ (بڑا عالم)۔ فَہّامہ (بڑا سمجھدار)۔ قَتّالہ (بہت قتل کرنے والا۔ اُردو میں اسے مونث کے لئے استعمال کرتے ہیں)۔ کَفّارہ (گناہ کو بہت ڈھانپنے والا۔ مراد خطا یا گناہ کا عوض۔ فارسیوں نے اسے کَفارہ یعنے بتخفیف دوم بھی استعمال کیا ہے) وغیرہ ؛

۳۔ **فَعُول** (پہلا حرف مفتوح)۔ جیسے :-

حَسُوْد (بڑا حاسد)۔ شَکُوْر (بہت شکر گذار۔ صفت خداوندی میں مستعمل ہو تو پھر اس کے معنے ہیں تھوڑے سے عمل کا بہت ثواب دینے والا)۔ غَیُوْر (بڑا غیر تمند) بَتُوْل (دنیا سے قطع تعلق کرنے والا۔ مسلمانوں کے ہاں حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا لقب ہے۔ اور عیسائیوں کے نزدیک حضرتِ مریم رضی اللہ عنہا کا)۔ جَہُوْل (بڑا جاہل)۔ ظَلُوْم (بڑا ظالم) وغیرہ ؛

اَسمَاءِ پیشہ وَرَاں

۱۔ فَعَّال (پہلا حرف مفتوح اور دوسرا مشدّد) عربی زبان میں یہ وزن پیشہ وروں کے ناموں کے لئے مقرر ہے۔ جیسے :۔ طَبَّاخ (باورچی)۔ بَزَّاز (پارچہ فروش)۔ صَرَّاف (روپے اشرفی کو پرکھنے والا) بَقَّال (سبزی فروش۔ کنجڑا) اردو میں غلّہ فروش کے معنے میں مستعمل ہے۔ لیکن عربی میں اس معنے کے لئے لفظ بَدَّال ہے۔ حَمَّال (بوجھ اٹھانے والا)۔ دَلَّال (سودا کرانے والا۔ آڑھتیا)۔ غَسَّال (نہلانے والا)۔ حَجَّام (پچھنے لگانے والا سار دو

حجامت کرنے والا) وغیرہ۔

نوٹ:۔ عربی زبان میں اس قسم کے الفاظ عموماً مذکر و مونث کے لئے یکساں استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن اُردو فارسی میں تانیث کے لئے کبھی آخر میں ۃ بھی لے آتے ہیں۔ جو ہ سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ جیسے:۔ دَلَّالَہ (کٹنی عورت)۔

اَوزَانِ اسمِ آلَہ

اِسمِ آلہ کے اوزان ذیل اُردو اور فارسی میں مستعمل ہیں:۔

ا۔ مِفْعَال (میم مکسور ہے)۔ جیسے:۔

مِضراب (ایک خاص قسم کا بنا ہوا تار جسے انگلی میں پہن کر ستار بجاتے ہیں)۔ مِحراب (لغوی معنی ہتھیار۔ مراد وہ قوس نما طاق جو مسجد میں امام کے کھڑا ہونے کے لئے بناتے ہیں)۔ مِعراج (سیڑھی۔ مجازاً انتہائی عروج اور ترقی)۔ مِفتاح (چابی)۔ مِضمار (وہ میدان جہاں گھوڑا دوڑاتے ہیں)۔ مِنقار (چونچ)۔ مِقراض۔

(قینچی)۔ مِنوال (وہ لکڑی جس پر جلاہا کپڑا بُن کر لپیٹتا ہے۔ مجازاً طرز۔ طور طریقہ)
مِیزان (ترازو)۔ مِرآۃ (آئینہ)۔ وغیرہ۔

۲۔ مِفْعَل (میم مکسور ہے) جیسے:۔

مِبرد (ریتی)۔ مِسطر (رُولر جس سے لکیریں کھینچی جاتی ہیں)۔ مِغفر (خود) منبر وغیرہ

۳۔ مِفْعَلہ (میم مکسور ہے اور دوسرا حرف ساکن) جیسے:۔

مِصقلہ (وہ اوزار جس سے پالش کی جاتی ہے)۔ مِقنعہ (دوپٹہ۔ اوڑھنی)۔ مِنطقہ (کمربند۔ پٹکا)۔ مِکنسہ (جھاڑو)۔

نوٹ:۔ اوپر کے تینوں وزنوں میں میم ہر جگہ مکسور ہے۔ اور اس کے بعد کا حرف ساکن۔ پہلا وزن اُردو میں عام طور پر مستعمل ہے۔

اَوزانِ اسمِ ظرف

۱۔ مَفْعِل (پہلا حرف مفتوح اور تیسرا مکسور)۔ جیسے:۔

مَغرِب۔ مَنصِب۔ مَسجِد۔ مَقصِد۔ مَولِد (جائے پیدائش)۔ مَحبِس (قید خانہ)

مَجْلِس۔ مَعْرِض (کسی چیز کو پیش کرنے کی جگہ۔ ظاہر ہونے کی جگہ۔ عربی میں آج کل نمائش کے معنے میں بھی مستعمل ہے)۔ مَرْجِع (رجوع کی جگہ)۔ مَطْلِع۔ مَوْضِع۔ مَوْقِع۔ مَصْرِف (خرچ کرنے کی جگہ)۔ مَوْقِف (کھڑا ہونے کی جگہ)۔ مَحْفِل۔ مَحْمِل (اونٹ کا ہودہ۔ کجاوہ۔ کسی معنے کے صادق آنے کی جگہ)۔ مَنْزِل۔ مَوْصِل (ملنے کی جگہ جوڑ)۔ مَوْسِم (موقع۔ زمانہ۔ فصل)۔ وغیرہ ؎

نوٹ:۔ عربی میں "مَطْلَع" کو بفتح لام پڑھنا بھی جائز ہے اردو میں یہی تلفظ مروج ہے لیکن مَوْسَم اور مَوْقَع کو تیسرے حرف کی زبر سے پڑھنا صحیح نہیں۔ مگر اردو میں یہ دونوں لفظ بفتح سوم بھی پڑھے جاتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے جو یہ لکھا ہے کہ عربی میں مَوْقَع بفتح کاف بھی آیا ہے درست نہیں۔ اسی طرح مَحْبَس کو بفتح باضبط کرنا بھی غلط ہے۔ البتہ "مَوْقَعَہ" اور "مَحْبَسَہ" عربی میں بفتح سوم مستعمل ہیں ؎

۲۔ مَفْعَل۔ مَفْعَلَہ (پہلا اور تیسرا حرف مفتوح) جیسے

مَرْکَب (سوار ہونے کی جگہ۔ سواری۔ جہاز)۔ مَشْرَب (گھاٹ)۔ مَکْتَب۔ مَطْمَح (نظر پڑنے کی بلند جگہ)۔ مَطْبَخ (باورچی خانہ)۔ مَرْقَد (قبر)۔ مَسْنَد (تکیہ گاہ)

مَصْدَر (نکلنے کی جگہ)۔ مَرْکَز (گاڑنے کی جگہ)۔ مَزْرَع (کھیتی۔ کھیت)۔ مَطْبَع (چھاپہ خانہ)۔ مَقْطَع (غزل یا قصیدے کا آخری شعر۔ لغوی معنے قطع کرنے کی جگہ) مَنْبَع۔ مَدْخَل (داخل ہونے کی جگہ۔ مراد آمدنی)۔ مَشْغَل مَقْتَل (قتل گاہ)۔ مَسْلَک (راستہ)۔ مَسْکَن (رہنے کی جگہ)۔ مَکْمَن (چھپنے کی جگہ۔ گھات)۔ مَدْفَن۔ مَدْرَسَہ مَزْرَعَہ (کھیت)۔ مَزْبَلَہ (کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ)۔ مَعْرَکَہ (میدان جنگ۔ لڑائی)۔ مَقْبَرَہ۔ مَطْبَعَہ (چھاپہ خانہ)۔ مَطَبّ (وہ جگہ جہاں طبیب بیماروں کا معالجہ کرتے ہیں)۔ مَحَلّ۔ مَحَلَّہ۔ مَقَام۔ مَنَارَہ (وہ اونچا ستون جس پر روشنی کی جائے) وغیرہ۔

نوٹ:۔ صاحب غیاث اللغات نے مَدْرَسَہ کو مُزیل الاغلاط کے حوالہ سے بکسرِ را ضبط کیا ہے جو صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے اسم ظرف ہے۔ صاحب نور اللغات نے بھی اس میں غیاث کی پیروی کی ہے۔

شمسی حُروف

عربی زبان کے ۱۴ حروف یعنی ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش

ص-ض-ط-ظ-ل-ن شمسی کہلاتے ہیں۔ ان کے پہلے عربی کا لامِ تعریف آجائے تو پڑھا نہیں جاتا۔ بلکہ یہ حروف مشدّد ہو کر پڑھے جاتے ہیں۔ جیسے:۔

بِالتَّخصِیص۔ بِالذَّات۔ بِالضَّرُور۔ عَبدُ الرَّحِیم۔ دَارُ السَّلطَنَت

سِرَاجُ الدَّولہ۔ عَبدُ اللَّطِیف۔ شَمسُ الدِّین۔ جَبَلُ الطَّارِق۔ بَدِیعُ الزَّمَان

ذُوالنُّون۔ وغیرہ ؎

قمری حروف

شمسی حروف کی طرح قمری حروف بھی ۱۴ ہیں۔ یعنی ب-ج خ-ع-غ-ف-ق-ک-م-و-ہ-ء-ی۔ ان کے پہلے لامِ تعریف پڑھا جاتا ہے۔ جیسے:۔

دَارُ الخِلَافہ۔ بِالقَصد۔ بِالاِتِّفَاق۔ عَبدُ الکَرِیم۔ عَبدُ القَیُّوم۔

عَبدُ المَجِید۔ الاَمَان۔ نُورُ العَین۔ بُوالہَوس۔ سَرِیعُ الفَہم

وغیرہ ؎

فارسی حاصِل مَصدر

فارسی حاصِل مصدر کئی طرح سے آتا ہے۔ لیکن تلفّظ کی غلطی عموماً اُس حاصِل مصدر میں ہوتی ہے۔ جو امر کے بعد شین زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ عوام اُس شین کا ماقبل عموماً مفتوح پڑھتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہر جگہ مکسور ہوتا ہے۔ جیسے:۔

آزمائِش۔ آسائِش۔ آفرینِش۔ آلائِش۔ آمُرزِش

بارِش۔ بالِش (افزونی۔ زیادتی)۔ پَرستِش۔ پرورِش۔ بُرِش

(تیزی۔ کاٹ)۔ پیدائِش۔ پیمائِش۔ پوشِش۔ تراوِش۔ جُنبِش۔

خَلِش۔ فرمائِش۔ کاوِش۔ کَشِش۔ لَرزِش۔ آمیزِش۔ نُمائِش

پُرسِش۔ دانِش۔ رنجِش۔ خارِش۔ کشائِش۔ گردِش۔ گنجائِش

نالِش۔ خورِش۔ بینِش۔ سوزِش۔ سازِش ؎

دوسرا حصّہ

الفاظ کے صحیح تلفظ اور استعمال کا معیار

پیشتر اس کے کہ کسی لفظ کے صحیح تلفظ یا اس کے استعمال کی صحت و سقم سے بحث کی جائے۔ چند ضروری قاعدے اور اصول بیان کئے جاتے ہیں۔ جو صحت استعمال اور تلفظ میں بنیادی اصول کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور کسی لفظ کا صحیح تلفظ یا درست استعمال معلوم کرنے کے لیئے انہیں پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

یہ یاد رہنا چاہئے کہ ایک زبان کے الفاظ جب دوسری زبان میں داخل ہوتے ہیں تو عموماً اپنی اصلی صورت پر قائم نہیں رہتے۔ بلکہ دوسری زبان بولنے والے انہیں اپنے لب و لہجہ کے موافق ڈھال لیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان الفاظ کے بعض حروف کی آواز ہی اس زبان میں نہیں ہوتی۔ جس میں

وہ منتقل ہوئے۔ اس لئے وہ لوگ انہیں اپنی زبان کے ان حروف سے تبدیل کر لیتے ہیں جو ان سے ملتے جلتے ہوتے ہیں۔ عَرَبی زبان میں غیر زبانوں کے جو الفاظ داخل ہوئے اور مُعَرَّب کہلائے۔ یا اب داخل ہو رہے ہیں وہ اس امر کی بیّن دلیل ہیں۔ دیکھئے "کپُور" عربی میں "کافُور" ہو گیا۔ "پِپّل" کا لفظ وہاں پہنچا تو "فِلفِل" بن گیا۔ "کَرن پھَل" نے "قَرَنفُل" کی شکل اختیار کر لی۔ عَرَبی میں "ٹ" کی آواز نہیں اس لئے وہ "ت" سے تبدیل ہوئی۔ انگریز "تم" کو "ٹم" کہتا ہے۔ ٹھیٹ اردو بولنے والے گھی کے پنجابی تلفظ سے قاصر ہیں کیونکہ وہ آواز ہی انکی زبان میں مفقود ہے انگریزی زبان میں بعض الفاظ کی ابتدا ساکن حروف سے ہوتی ہے۔ لیکن اُردو میں کوئی ایسا لفظ موجود نہیں جس کے شروع میں ساکن حرف آئے۔ اس لئے اُردو بولنے والا اسے اپنی زبان کے سانچے میں ڈھال کر "سکول" کو "اِسکُول" اور "سٹیشن" کو "اِسٹیشن" کہے گا۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ غیر زبان سے منتقل ہونے والے الفاظ کی صورت تو وہی رہتی ہے۔ لیکن معنے بدل جاتے ہیں

عَرَبی میں "شراب" ہر پینے کی چیز کو کہتے ہیں۔ لیکن اُردو میں اس کا اطلاق خاص نشہ آور چیز پر ہوتا ہے۔ "شربت" کے معنے عربی میں ایک گھونٹ یا ایک دفعہ پینے کے ہیں۔ لیکن اُردو میں اس کے معنے ہی اور ہیں۔ عرب "منشی" انشا پرداز کو کہتے ہیں۔ اردو میں اس کے معنوں سے سب واقف ہیں۔

بعض اوقات لفظ کی صورت تبدیل ہوتی ہے معنے وہی رہتے ہیں۔ مثلاً انگریزوں نے "جبل الطارق" کو "جبرالٹر" بنا لیا۔ "قطن" کو "کاٹن" کر لیا۔ اُردو والوں نے "لینٹرن" کو "لال ٹین" کر دیا اور مَیّت (بکسریا) کو "مَیَّت" (بفتح یا) بنا لیا۔

مولانا حالؔی نے لکھا ہے کہ ایسے لفظوں کو جو عربی، یا فارسی یا انگریزی سے اُردو میں لئے گئے ہیں اور اصل وضع کے خلاف استعمال ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق یہ سمجھنا ہی غلطی ہے کہ وہ موجودہ صورت میں عربی، یا فارسی، یا انگریزی کے اَلفاظ ہیں۔ بلکہ انہیں اب اُردو کے الفاظ سمجھنا چاہیئے۔ جو اصل کے لحاظ سے عربی، یا فارسی، یا انگریزی سے ماخوذ ہیں۔ ایسے

لفظوں کو غلط سمجھ کر ترک کرنا اور ان کو اصل کے موافق استعمال کرنے پر مجبور کرنا بعینہٖ ایسی بات ہے کہ "لال ٹین" کے بولنے سے لوگوں کو منع کیا جائے اور "لینٹرن" بولنے پر مجبور کیا جائے۔

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ عام غلطی، اور عوام کی غلطی میں بڑا فرق ہے۔ جو غلط الفاظ خاص و عام دونوں کی زبان پر جاری ہو جائیں۔ وہ عام غلطی میں داخل ہیں۔ ایسے الفاظ کا بولنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ صحیح بولنے سے بہتر ہے۔ ہاں جو غلط الفاظ صرف عوام اور جُہلا کی زبان پر جاری ہوں نہ کہ خواص اور پڑھے لکھوں کی زبان پر تو ایسے الفاظ کو ترک کرنا واجب ہے۔ جیسے:۔

"مزاج" کو "مجاز" کہنا۔ یا "خالِص" کو "نخالص" یا "حُضور" کو "حُجور" کہنا۔ اور "دروازہ" کو "درَوزہ" کہنا وغیرہ وغیرہ۔

نیز لکھتے ہیں کہ اُردو بولنے والوں نے غیر زبانوں کے اکثر الفاظ میں تصرف کیا ہے۔ اس لئے ہر زبان کے لفظ کو اس کی اصلی ہیئت کے مطابق بولنا ضروری نہیں۔ بلکہ یہ

دیکھنا چاہیئے کہ وہ غلط العام ہے یا غلط العوام۔ اگر غلط العوام میں داخل ہے تو واجب الترک ہے۔ اگر غلط العام ہے تو اس کا استعمال صحیح اور فصیح ہے۔

بعض عربی دان حضرات جو علمِ لسان سے واقف نہیں۔ وہ ہر عربی اور فارسی لفظ کو اُسکی اصلی ہیئت اور شکل پر استعمال کرنے پر مُصر ہوتے ہیں۔ انہیں یہ معلوم نہیں کہ ایک زبان کے الفاظ دوسری زبان میں منتقل ہو کر عموماً اپنی اصلی صورت پر قائم نہیں رہتے۔ دُور کیوں جائیں ہماری اُردو میں ہزاروں لفظ سنسکرت پراکرت، اور بھاشا کے داخل ہیں۔ باوجود اس کے شاذونادر ہی ایسے لفظ نکلیں گے جو اپنی اصلی صورت پر قائم ہوں۔ دیکھ لیجئے "گھر" کی اصل "گڈھ" ہے۔ اور آنکھ کی "اَکھّی"۔ اور "آسرا" کی "آشرا"۔ اسی طرح عربی کے الفاظ ہیں۔ مثلاً بجائے "مُسلم" کے "مَسَلمان" مستعمل ہے۔ اور بجائے غَلَط کے غلطی۔ اور بجائے زیادت، اور سلامت کے زیادتی اور سلامتی۔

اہلِ ایران صدہا الفاظ غلط معنوں اور غلط تلفّظ کے ساتھ

استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً بجائے "اَصَمّ" و "اَبکَم" کے "صُمّ" و "بُکم"۔ اور بجائے "حَوراء" کے "حُور"۔ اور بجائے "فضول" کے "فضولی"۔ اور بجائے حُضور کے حضوری۔ وغیرہ وغیرہ۔"

مولوی سیّد حیدر علی طباطبائی مرحوم نے بھی ۱۹۱۲ء میں غلط العوام کے متعلق ایک مبسوط مضمون لکھا تھا۔ اُس میں لکھتے ہیں کہ اُردو میں عربی اور فارسی کے جو الفاظ ملے ہوئے ہیں وہ تین طرح کے ہیں۔

ایک تو وہ الفاظ ہیں جن میں اہلِ ہند نے لفظی و معنوی کچھ تغیر نہیں کیا۔ جیسے اَلَم اور رقم وغیرہ۔ ایسے الفاظ بے کھٹکے استعمال کر سکتے ہیں۔

دوسرے وہ الفاظ جن میں لفظی تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ مثلاً جو لفظ ساکن الاوسط ہے اسے متحرک الاوسط بولنے لگے ہیں۔ جیسے حَلْق کو حَلَق، یا دیوانہ کو دوانہ، اور بَیعانہ کو بیانہ کہ جایا کرتے ہیں۔ یا جیسے مَوسِم، مَوکِب، مَوقِف، مَوضِع، مَوقِع اور مَولِد وغیرہ۔ اور سَیّد، جَیّد، مَیّت وغیرہ میں حرفِ آخر کے

ماقبل کو فتح دیا کرتے ہیں۔ حالانکہ صحیح یہ ہے کہ کسرہ پڑھیں۔ اس قسم کے الفاظ کا صحیح طور سے استعمال کرنا لازم ہے۔ اسی طرح خُون، جُنوں، زمین، اور آسمان وغیرہ میں ہندی اعلانِ نون کرتے ہیں۔ اور حالتِ اعلان میں یہ الفاظ ہندی ہو جاتے ہیں۔ ایسے الفاظ کو ترکیب فارسی میں لاکر اعلانِ نون کا باقی رکھنا غلطی ہے۔ کیونکہ اہلِ فارس کی زبان پر اعلانِ نون نہیں۔ اِس غلطی سے بھی شُعَرا احتراز کرتے ہیں۔ تاکہ ترکیب میں ہندی و فارسی الفاظ کا خلط ملط نہ ہو جائے۔

تیسرے وہ الفاظ فارسی و عربی کے جن میں معنوی تغیر ہو ہوگیا ہے۔ اہلِ زبان اُس لفظ کو اور معنے میں بولتے ہیں۔ اور اہلِ ہند اور معنے میں بولنے لگے۔ مثلاً مُحرَم کا لفظ اردو میں چھوٹے کپڑوں کے معنے میں مستعمل ہے۔ یا تردّد کا لفظ عربی میں آمد و رفت کے معنے پر ہے۔ اور اُردو میں فکر و تشویش کے معنے پر بولتے ہیں یا جیسے خفّت اُردو میں شرمندگی کے معنوں پر مستعمل ہے۔ ان سب الفاظ کو ہندی سمجھنا چاہیئے۔ اور ترکیب عربی یا فارسی میں

جس طرح ہندی الاصل لفظوں کو لانا غلط ہے۔ اسی طرح ان الفاظ کا استعمال بھی ہر اہلِ قلم کے لیۓ اضافت و عطف فارسی وغیرہ میں ناجائز ہے۔ کیونکہ کسرہ توصیفی ترکیب فارسی کے لیۓ مخصوص ہے۔

ان تینوں قسموں کے علاوہ ایسے لفظ بھی اُردو میں بہت سے بولے جاتے ہیں۔ جنہیں ہندیوں نے کسی عربی یا فارسی لفظ سے اشتقاق کر لیا ہے۔ مثلاً "تموز" فارسی لفظ ہے اس سے ہندیوں نے "نزاکت" کے قیاس پر "تمازت" مصدرِ عربی بنا لیا ہے۔ اور یہ قیاس ہرگز درست نہیں۔ اسی طرح علالت، خجالت، ذہانت، لیاقت شمولیت، اور یگانگت وغیرہ ہندیوں نے قیاس سے مصدر بنائے ہیں۔ ایسے الفاظ کا استعمال اکثر تو ناجائز ہے۔ اگر کوئی لفظ فصحا کی زبان پر چڑھ گیا ہے جیسے بادشاہت وغیرہ تو اسے ہندی لفظ سمجھنا چاہیئے۔ کسرۂ اضافی، یا توصیفی یا کسی اور ترکیب عربی و فارسی کے ساتھ اس کو استعمال کرنا درست نہیں۔ مثلاً جس طرح بیپارو چاہت بعطفِ فارسی کہنا جائز نہیں۔ اسی طرح امارت و بادشاہت کہنا بھی نادرست ہے۔

بعض الفاظ میں یائے مصدری زیادہ کی جاتی ہے۔ حالانکہ وہ سب الفاظ خود معنے مصدری رکھتے ہیں۔ یہ بھی ہندیوں کا تصرف ہے۔ جیسے اِنتظاری، تغافلی، طُغیانی، غلطی، صفائی، ادائی، اجرائی، وغیرہ۔ بعض الفاظ میں علامتِ جمع زیادہ کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ سب الفاظ خود جمع ہیں۔ جیسے اَغیاروں، کُفّاروں، ارواحوں، آثاروں، اعمالوں، وغیرہ۔ بعض فارسی اور ہندی الفاظ میں عربی کی علامتِ جمع لگادی ہے جیسے جاگیرات، دیہات، باغات، جہازات۔ بہتات وغیرہ۔ اسی طرح لوازمات واحکامات کو بھی سمجھ لیجئے اسی طرح ہندیوں نے بہت سے اسم صفت بھی تراش لئے ہیں۔ جیسے گھمنڈی، جوشیلا، شوقین، سمجھدار، وضعدار، طرحدار، تابعدار وغیرہ۔

اس باب میں کچہری کے محرروں اور ضوابط و قوانین کے مترجموں نے بہت غلطیاں کی ہیں۔ صدہا اصطلاحات قیاس سے بنا بنا کر اُردو زبان میں داخل کر دیئے وہ سب کے سب غلط ہیں۔

بعض الفاظ عربی الاصل اُردو میں اس طرح مل گئے ہیں کہ

ان کا بدل نہیں ہو سکتا۔ اور پھر اصل معنے بھی ان کے باقی نہیں رہے جیسے: واسطے، طرح، اور معاف وغیرہ۔ ممکن ہی نہیں کہ ان کی تصحیح کی جائے۔ البتہ یہ غلط سمجھا جائے گا کہ تقریباً کے محل پر قریباً بولا اور لکھا جائے۔ یا حالؔ کے محل پر لفظ موجود اور وہ بھی بلا لحاظِ تذکیر و تانیث استعمال کریں۔ مثلاً موجودہ وزیر نے یہ حکم دیا۔ اس قسم کے نئے محاورے اس لئے غلط ہیں کہ ان کی تصحیح کرنے میں کوئی امر مانع نہیں اور پھر یہ محاورہ عام نہیں بلکہ محاورۂ عوام ہیں۔

جو الفاظ محاورۂ عام میں داخل ہوں وہ کیسے ہی غلط ہوں ان کی تصحیح مخلّ فصاحت ہے۔ جیسے: لَایَعْقِل، اور لَااُبَالِی، بلا لحاظ ضمیر متکلم و غائب بولتے اور ان کی تصحیح کو غلط سمجھتے ہیں۔ اسی طرح کا لفظ یعنیؔ ہے۔ کہ اس میں ضمیر غائب کا لحاظ مطلق نہیں کرتے۔ الغرض محاورۂ عام میں قیاس نحوی کو دخل نہیں۔ غلط عام فصیح ہے اور اسکی تصحیح مخلِّ فصاحت اور غلط عوام غیر فصیح اور مکروہ ہے اور اسکی تصحیح واجب۔"

مولانا حالی، اور مولانا حیدر علی صاحب طباطبائی کی تحریریں

سے محاورہ عام اور محاورہ عوام کی تصریح بخوبی ہو چکی ہے۔ کہ محاورۂ عام کتنا ہی غلط ہو اسکے استعمال میں مضائقہ نہیں۔ البتہ محاورۂ عوام جو صرف بعض عوام اور جہلا کے دائرے تک محدود ہوتا ہے۔ اس کا استعمال بے شک معیوب اور قابل ترک ہے۔ مثلاً: "ثابت ہوا" کی جگہ "اثبات ہوا" کہنا۔ طیور خود جمع ہے اس کی جمع "طیوروں" بنا لینا۔ اسرار کی جگہ "اسراروں" لکھنا۔ "گھر گھر" کی جگہ "گھر بگھر" کہنا۔ حمق یا "احمق پن" کی جگہ "احمقائی" بولنا۔ "تظلم" کو "ظلم" کے معنے میں استعمال کرنا، یہ سب غلط العوام ہیں ؛

عام اغلاط اور اُن کی اِصلاح

اِس عُنوان کے ماتحت ایسے اکثر الفاظ کو درج کرنے کی کوشش کی ہے۔جن کا تلفّظ یا استعمال عوام میں غلط مشہور ہے۔ یا بعض خواص ان کے تلفّظ میں غلطی کرتے ہیں۔

الف

صحیح تلفظ	عام تلفظ
آتَش (بہ فتح تا)۔ اگرچہ تا کا کسرہ بھی صحیح ہے۔لیکن اساتذہ کے کلام میں عموماً بفتح تا مستعمل ہے۔	آتِش (بہ کسرِ تا)، آگ۔
آخِرَت (بہ کسرِ خا)۔	آخْرَت (بہ سکون خا)۔ عقبیٰ۔روزِ قیامت
آخِرِ کار (بہ کسرِ خا و را)۔ صحیح استعمال باضافت ہے۔ ~~ آخرِ کار تہِ خاک ہے مسکن سب کا اہلِ دولت کو بلند آج مکان کرنے دو (آتش)	آخْر کار (بہ فتح خا و سکون را) انجام کار آخر کو۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	لیکن صاحبِ نوراللغات نے لکھا ہے کہ زبانوں پر بلا اضافت زیادہ ہے۔ عربی میں ایک لفظ (آخَر) خ کی زبر سے بھی ہے۔ لیکن اس کے معنے ہیں دوسرا۔ جیسے (یہ اَمرِ آخَر ہے) یعنی یہ ایک دوسری بات ہے
آخْرِی (بہ سکونِ خا)۔	آخِرِی (بہ کسرِ خا)
آدْمی (بہ سکون دال)	آدَمی (بہ فتح دال) صاحب نوراللغات نے لکھا ہے کہ اُردو میں بہ سکونِ دال مستعمل ہے۔
آذُوقہ۔ پانی دانہ۔ تھوڑی غذا۔ قوتِ قلیل۔	آزُوقہ۔ آزُقّہ: اسے ذال سے لکھنا غلط ہے۔ اصل میں آبِ زُقّہ تھا۔ زُقّہ عربی میں اس دانہ پانی کو کہتے ہیں جو پرندے اپنے مُنہ سے نکال کر بچے کے مُنہ میں ڈالتے ہیں۔ (غیاث

عام تلفظ	صحیح تلفظ
آزُردگی (بضم زا) - ملال - رنج -	آزَردگی (بفتح زا) آزردن سے حاصل مصدر ہے
آزُردہ - (بضم زا) رنجیدہ - ناخوش - افسردہ -	آزَردہ - (بفتح زا)
آسامی (بہ الفِ ممدودہ) - کسان - کاشتکار گاہک - خریدار - عہدہ - نوکری کی جگہ -	اَسامی (بہ الفِ مقصورہ) - اسم کی جمع الجمع ہے - اسے الف ممدودہ سے لکھنا اور پڑھنا غلط ہے - کیونکہ یہ جمع ہے (اَسما) کی - اور اَسما جمع ہے اسم کی (ظفر مرحوم نے اپنے ایک شعر میں آسامی استعمال کیا ہے - نور اللغات
آصِف - (بکسر صاد) - وزیر حضرت سلیمانؑ -	آصَف - (بفتح صاد) - (قاموس)
آوُرد - تکلف اور بناوٹ سے کوئی بات پیدا کرنا جو فطرتی طور پر طبیعت میں نہ ہو	آوَرد - (بفتح دوم)
آوُردہ - لایا ہوا - کسی کا سفارشی -	آوَردہ (بفتح دوم) -
اَٹھارہ (ٹھ کی تخفیف سے	اَٹھّارہ - (ٹھ مشدد سے)
اِخلاق - (بکسر الف) خلق - عادت -	اَخلاق (بفتح الف) - خلق کی جمع ہے لیکن

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	اردو میں عموماً بجائے واحد بولا جاتا ہے
اَخوان (بفتح الف)۔ جمع اَخ بمعنے بھائی۔ عربی زبان میں عموماً اخوان سے دوست مراد ہوتے ہیں۔ نسبی بھائیوں کیلئے اِخوۃ مستعمل ہے۔	اِخوان (بکسرِ الف) الف کے شروع میں آنے سے خیال ہوتا ہے کہ شاید اس کا وزن اَفعال ہے۔ حالانکہ اس کا وزن فِعلان بکسر فا ہے۔
اَدوِیات (دوا کی جمع الجمع)	اَدوِیہ (ادویہ خود دوا کی جمع ہے۔ اس کی جمع بنانے کی ضرورت نہیں۔
ارسطو۔ (بفتح الف و را)۔ ایک مشہور حکیم کا نام۔	اَرِسطو۔ پہلا حرف مفتوح اور دوسرا مکسور۔
اِژدِحام۔ اِژدِہام۔ بھیڑ۔	اِزدِحام۔ یہ عربی لفظ ہے اور زحم سے مشتق ہے۔ اس لئے اسے ژ یا ی اور ہ سے لکھنا پڑھنا غلط ہے۔
اَساتذہ۔ (بہ فتح تا) جمع استاذ۔ جو اُستاد کا مُعرّب ہے۔	اَساتِذہ۔ (بہ کسرِ تا)۔
اُسترَہ۔ (بہ فتح تا)	اُستُرہ۔ (بضمِ الف و تا)۔ اُستُردن سے

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	بنا ہے۔ (غیاث اللغات و نور اللغات)
اِستیفا۔ (ت کے بعد ی)۔ نوکری ترک کرنے کی درخواست۔ اصلی معنے معافی مانگنا۔	اِستِعفا۔ (ت کے بعد عین)۔ عفو سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنے ہیں معاف کرنا۔
اُسلُوب۔ طریقہ۔ روِش۔	اُسلُوب۔ (بضم الف)۔
اِشٹام۔	اِسٹام۔ انگریزی لفظ اسٹامپ سے بنا ہے۔
اُصطرلاب۔ ایک برنجی آلہ جس پر علم نجوم کے بموجب نقوش اور خطوط کھودے ہوتے ہیں۔	اُصطُرلاب۔ (الف اور ط دونوں مضموم) یونانی میں اُصطُر ترازو کو کہتے ہیں اور لاب آفتاب کو۔
اَصفہان۔ فارس کا ایک مشہور شہر۔	اِصفَہان۔ (بہ کسر الف)۔
اَغلباً۔ (آخر میں تنوین)۔ غالب تر، قوی گمان۔ یقیناً۔	غالباً یا اَغلَب ہے۔ اَغلَب اسم تفضیل ہے۔ اور عربی زبان میں اس پر تنوین نہیں آتی۔
اُقلیدَس۔ ایک مشہور ریاضی داں حکیم جو	اُقلِیدِس (بکسر دال و لام)۔ بعض نے

عام تلفظ	صحیح تلفظ
حضرت مسیحؑ سے تین سو پچاس برس پہلے ہوا۔	بضم دال بھی لکھا ہے۔
اَقلیم۔ (بفتح الف)۔ ولائیت۔ ملک۔	اِقلیم۔ (بکسر الف)۔ اسکی جمع اقالیم ہے۔
اَکابرین۔ (اکابر کی جمع)	اَکابر۔ اکابر خود اکبر کی جمع ہے۔ دوسری دفعہ اس کی جمع بنانے کی ضرورت نہیں۔
اِکاوَن (۵۱)	اِکّاوَن (کاف مشدد ہے)
اِکلُوتا (بواوِ مجہول)۔ اکیلا بیٹا۔	اِکلَوتا۔ (بفتح لام)۔ (نور اللغات)
اِکٹھا۔ فراہم، یکجا، ایک ساتھ، ایک ہی وقت میں ایک دفعہ ہی۔	اِکھٹّا۔ (الف کے بعد کھ اور پھر ٹ)۔ صاحب نور اللغات نے کھ کو مکسور لکھا ہے۔
اِلاَئچی۔ ایک خوشبودار پھل۔	اِلاَچی۔ فارسی میں بفتح الف ہے۔ اور سنسکرت میں بکسر الف اور اضافۂ یا بعد حرف سوم (یعنی اِلائچی) نور اللغات
اَلِف۔ (حروف تہجی کا پہلا حرف)۔	اَلِف۔ (لام مکسور ہے)۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
اَلفِتَہ۔ لچّا، شہدا، مفت خورِ، اردو میں عموماً جمع استعمال ہوتا ہے (الفتے۔ الفتوں) (نور اللغات)	اَلَفتَہ۔ (بفتح الف ولام) فارسی میں اَلفتہ ہے۔
اَلوِدَاع (بکسر واؤ) رخصت	اَلوَدَاع۔ (بفتح واؤ) صاحب غیاث نے لکھا ہے کہ فارسی میں بکسر واؤ ہے اُس لحاظ سے اَلوِداع بکسر واؤ کو مفرّس سمجھنا چاہیئے۔
اَمرَت (بفتح لا) آبِ حیات۔	اَمرِت (را مکسور ہے) لیکن اردو کے شعرا نے بفتح را استعمال کیا ہے۔
اَندَازاً۔ قیاس سے۔ تخمینہ سے۔	اَندَازے سے یا تَخمِیناً۔ اندازہ فارسی لفظ ہے۔ اور تنوین عربی الفاظ کا خاصہ ہے۔
اُندُلس۔ سپین کا اسلامی نام۔	اَندَلُس۔ الف اور دال مفتوح۔ اور لام مضموم۔

صحیح تلفظ	عام تلفظ
اِنکسار۔ یا کا اضافہ غلط ہے۔ کیونکہ انکسار خود مصدر ہے۔	اِنکسارِی (باضافۂ یاؔ) خاکساری۔ فروتنی۔
اَن گِنَت۔ نون مفتوح ہے۔	اَن گِنت۔ بہت زیادہ۔ لاتعداد۔
ہُنُود۔ ہنود کے ساتھ اہل کا استعمال بے معنے اور غلط ہے۔ البتہ اہل اسلام صحیح ہے۔	اہلِ ہُنود۔ ہندو لوگ۔
اَوسَط۔ آخر میں تنوین غلط ہے۔	اَوسَطًا (تنوین کے ساتھ) بیچ کا۔ درمیانی میانہ۔
اَہَمِّیَّت۔ ہا مفتوح۔ میم مشدد مکسور اور یا مفتوح و مشدد ہے اہم سے مصدر بنا لیا گیا ہے۔	اَہمیَت۔ (بفتح الف و سکونِ ہاو بتخفیف میم) کسی امر کا زیادہ ضروری ہونا)
زِیَادَہ۔ ایزاد لغتہً کوئی لفظ نہیں اس کا استعمال غلط ہے۔	اِیزَاد۔ بمعنے زیادہ۔

ب

عام تلفظ	صحیح تلفظ
بَابَر۔ (بفتح با) ایک بادشاہ کا نام ہے۔	بَابُر (بضم با)۔ ترکی لفظ ہے۔
بِالمُشَافَہ۔ رُوبرُو۔ آمنے سامنے۔	بِالمُشَافَہہ۔ مُشَافَہَہ مصدر ہے مُفَاعَلَہ کے وزن پر اس لئے پہلی ہ کو حذف کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر (بالمشافہ) کو مہند کہا جائے تو اور بات ہے۔
بَاغَات (باغ کی جمع) بہت سے باغ۔	یہ لفظ اگرچہ اردو میں عام طور پر مستعمل ہے۔ لیکن اس سے احتراز لازم ہے کیونکہ ایک ہندی لفظ کی عربی طریق سے جمع بنانا درست نہیں۔
بَاہِر (بکسر ہا)۔ اندر کے خلاف۔	بَاہَر۔ بروزن خواہر۔ یعنی ہا مفتوح ہے اور یہ ہندی لفظ ہے۔ ہا کے کسرہ سے (بَاہِر) کے معنے ہیں روشن اور ظاہر۔ اور عربی لفظ ہے۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
بجلی کوندنا۔ بجلی کا چمکنا۔	بجلی کوندنا (کاف مفتوح ہے)
بچت (چے کی شد سے) بقیہ۔ باقی بتقایا جو صرف کرنے سے بچا ہو۔	بچت (چے مشدد نہیں) ؎ کیا ترک آپ نے اپنا سنگار چلو صرف میں کچھ بچت ہو گئی (داغ)
بچھونا۔ بستر۔ توشک۔	بچھونا (با مکسور۔ چھ مضموم۔ اور واو مجہول ساکن)
بحیرہ۔ چھوٹا سمندر۔	بُحیرہ (بضم با)۔ بحر کی تصغیر ہے۔
بدرقہ (بہ تشدید قاف)۔ رہنما۔ رہبر۔	بدرقہ (قاف مشدد نہیں)۔
برادر (بکسر با)۔ بھائی۔	برادر (بفتح با)۔ غیاث۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ عام بول چال میں بکسر با ہی مستعمل ہے۔
بشارت (بفتح اول)۔ مُژدہ۔ خوشخبری	بشارت (با کو مکسور اور مضموم دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اُردو میں زبانوں پر

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	بفتح اوّل ہے۔
بَضاعت (بفتح با)۔ پونجی۔	بِضاعت (بکسر با)۔
بَعَینہٖ۔ ہو بہو، بجنسہ، عین مین	بِعَینہٖ (با مکسور ہے) اشعار میں ہ کو ساکن بھی کر لیتے ہیں۔
بِگُولا (بکسر با و واوِ معروف) چکر کھاتی ہوا	بَگُولا (بفتح با و واو مجہول ہے) نور اللغات
بَل بُوتا (بواوِ مجہول) قوت۔ سہارا۔	بَل بُوتا (بواو معروف)۔ نور اللغات۔
بمعہ۔ ساتھ۔ ہمراہ۔	مَعْ۔ با معنے خود ساتھ کے ہیں۔ اس لئے اسے مَعْ (بمعنے ساتھ) پر داخل کرنا درست نہیں۔ اسی طرح عین کے بعد ہ لکھنا بھی غلط ہے۔
بُوچھاڑ۔ مینہ کی بوندیں جو ہوا کے ساتھ ترچھی گرتی ہیں۔	بَوچھاڑ۔ (بفتح اول)۔ نور اللغات۔
بھانجا (نون غنہ کے ساتھ) بہن کا بیٹا۔	بھانجا۔ (باظہارِ نون)۔ نور اللغات۔ حالی کہتے ہیں:۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	جو بیٹی کے پیوند کی فکر کیجئے تو بدراہ ہیں بھانجے اور بھتیجے
بُہتات (بضم با)۔ کثرت زیادتی۔	بَہتات (بفتح با۔ بروزن برسات)۔ (نور اللغات)۔ بعض کہتے ہیں کہ صحیح تلفظ بَہُتات بفتح با و ضم ہا ہے کیونکہ بَہُت سے بنا ہے۔
بَہرا۔ انگریزوں کا ملازم۔	بَیرا۔ (ب کے بعد ی ہے)۔ انگریزی لفظ ہے۔
بَہْن (بہ سکون ہا)	بَہِن۔ ہا کو مفتوح اور مکسور دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ نور اللغات میں لکھا ہے کہ لکھنو میں اہل زبان بفتح دوم بروزن چمن ہی بولتے ہیں۔
بِھنَک (دھمی آواز۔ ہلکی آواز)	بَھنَک (بفتح اول و سوم) نور اللغات۔
بُھوچکا (بضم اول) حیران۔ متحیر۔	بَھوچکا (بفتح اول)۔ نور اللغات۔
بُھونڈا (بضم اول و واؤ معروف) بدشکل۔ بدزیب۔ بدقطع	بھونڈا۔ بواؤ مجہول۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
بھیانک (ڈراؤنا۔ خوفناک، ہولناک۔	بَھَیانک (بفتح اول)۔
بھینٹ (بیائے معروف) قربانی۔ نذر۔ نیاز۔	بھینٹ (بیائے مجہول) نور اللغات۔
بیساکھ (بیائے مجہول) ایک ہندی مہینہ	بَیساکھ (بفتح اول)۔ نور اللغات۔
بیساکھی (بیائے مجہول)۔ ہندوؤں کا ایک تہوار جو بیساکھ کی پہلی تاریخ کو مناتے ہیں۔	بَیساکھی (بہ فتح باؔ)۔
بے وَقوف۔	بے وُقوف۔ واوِ اوّل مضموم ہے۔

پ

پابوسی۔ قدم چومنا۔ خاطر تواضع۔	پابوس۔ خود حاصل مصدر ہے۔ اس پر یائے مصدری زیادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔
پاسَخ (بہ فتح سین) جواب۔	پاسُخ۔ بضمِ سین (غیاث و نور اللغات)۔
پایہ تخت۔ دار السلطنت۔ دار الحکومت۔	پائے تخت۔ پایہ تخت لکھنا اور بولنا

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	غلط ہے۔
پچانوے۔	پچّانوے۔ چ مشدد ہے۔
پَچھواڑا (پ مفتوح) مکان کا پچھلا حصہ	پِچھواڑا۔ (بکسر اوّل)
پَرتُو۔ (تے کے پیش سے) روشنی۔ عکس۔ جھلک۔	پَرتَو۔ تے مفتوح ہے۔
پَرمِٹ۔ اجازت۔	پَرمَٹ۔ اردو میں بفتح میم مستعمل ہے۔ (نور اللغات)۔
پَرِندہ۔ اڑنے والا جانور۔	پَرَندہ۔ پے اور رے دونوں مفتوح۔
پَروَردِگار۔ (بکسر دال) پالنے والا یعنی خدا۔	پَروَردگار۔ دال ساکن ہے۔ اسے مکسور پڑھنا صحیح نہیں۔
پَرونا (پے کے ضمہ یا فتحہ سے) سوراخدار چیز میں ڈورا ڈالنا۔	پِرونا۔ پے مکسور ہے۔
پَریشان (بہ یائے مجہول)۔	پَریشان۔ یائے معروف سے پڑھنا فصیح ہے۔ اگرچہ یائے مجہول سے

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	سے بھی درست ہے۔
پشیمانگی۔	پشیمانی۔ "گی" کا اضافہ غلط ہے۔
پکھراج (بفتح اوّل)۔ زبرجد، ایک قسم کا قیمتی پتھر۔	پُکھراج۔ (بضم اوّل)۔
پُلاؤ۔ (بضم اوّل)۔	پَلاؤ (بہ فتح اوّل)۔ غیاث۔
پُوچھ گِچھ (بکسر گاف)، پرسش۔ آؤ بھگت	پُوچھ گَچھ (بفتح گاف)۔

ت

عام تلفظ	صحیح تلفظ
تابعدار۔ (مطیع)۔	تابِع یا مُطیع۔ تابع خود فاعل کا صیغہ ہے۔ جس کے معنے مطیع کے ہیں۔ اس لئے "دار" کی ترکیب اس کے ساتھ غلط ہے۔
تالاش (تے کے بعد الف) جستجو۔	تَلاش۔ الف سے لکھنا غلط ہے۔
تبادلَہ (بفتح دال)، تبدیلی۔	تبادِلَہ (بکسرِ دال) عَرَبی لفظ تبادُل

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	ہے۔ اُردو والوں نے تصرّف کر کے تَبَادِلہ بنا لیا ہے۔ نور اللغات میں اسے دال کے زیر سے لکھا ہے مگر ہمارے خیال میں صحیح لفظ تَبَادُلہ ہے۔ اور ہ کا اضافہ اُردو والوں کا تصرُّف ہے۔ اور خود عربی زبان میں بھی بعض کے نزدیک مصادرِ مزید کے آخر تاءِ مرّۃ کا اضافہ درست ہے۔ جیسے اِتیَان کے معنے آنا اور اِتیَانہ کے معنے ہیں ایک دفعہ آنا۔ اسی طرح تبادُل سے تبادُلہ۔ یعنی ایک دفعہ تبدیلی۔
تجرُبہ (بضمِ رآ) آزمائش۔ جانچ۔ امتحان۔	تجرِبہ (بکسرِ رآ)۔ بروزن تفعِلہ۔
تحشی۔ حاشیہ لکھنا۔	تحشیہ۔ تفعِلہ کے وزن پر تفعیل کا

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	مصدر ہے۔ اس لفظ میں کئی عَرَبی داں حضرات بھی غلطی کرتے ہیں۔
تخلیہ (بہ تشدید یا)۔ تنہائی۔	تَخْلِیَہ۔ تَفْعِلَہ کے وزن پر مصدر ہے یا مشدّد نہیں۔
تِشْنَہ (بکسرِ تا)۔ پیاسا۔	تَشْنَہ۔ بالفتح صحیح ہے۔
تدرو (بدال مہملہ)۔ چکور۔	تَذَرْو (بذالِ مُعجمہ) ایک خوش رنگ۔ خوبصورت اور خوش رفتار پرندہ ہے۔ جو استرآباد اور مازندان کے جنگل میں اکثر ہوتا ہے۔ اس کو چکور کے معنے میں لینا۔ اور دالِ مہملہ سے لکھنا اور پڑھنا درست نہیں۔
تَضِیع اَوْقات۔ اوقات کو ضائع کرنا	تَضْیِیع اَوْقات۔ نور اللغات میں لکھا ہے کہ اردو میں ایک یے سے بھی مستعمل ہے۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
تِعداد (بکسرِ تا) گنتی	تَعداد (بفتح تا) بروزن تفعال۔
تفاوَت (بفتح واؤ) فرق۔	تفاوُت۔ (بضم واؤ) یہ اگرچہ باب تفاعُل کا مصدر ہے اور واؤ کو صرف مضموم ہونا چاہیے۔ لیکن خلاف قیاس واؤ پر تینوں حرکات جائز ہیں۔ لیکن ضمہ زیادہ فصیح ہے
تقرری۔ نوکری۔ ملازمت۔ تعیُّن	تقرر۔ یا کا اضافہ غلط ہے۔
تلازَمہ (بفتح زا) کسی خاص مضمون کی رعایت سے الفاظ لانا۔	تلازُمہ۔ تلازُم سے بنا ہے۔ اسے بھی تبادُلہ پر قیاس کیا جائے۔ صحیح تلفظ تلازُمہ ہونا چاہیے۔
تِلملانا۔ مضطرب اور بے قرار ہونا۔	تَمَلانا۔ تے اور میم کے زبر سے۔
تلمیذ۔ طالب علم۔ شاگرد۔	تِلمیذ (بکسرِ تا)
تنازَعہ (بفتح زا و اضافہ ہا) } جھگڑا۔ تنازَع (بفتح زا)	تنازُع (بضم زا)۔ باب تفاعُل کا مصدر ہے۔ نور اللغات میں لکھا ہے کہ

صحیح تلفظ	عام تلفظ
عوام کی زبانوں پر تنازعہ ہے۔	
تُوانا (بضم تا) اسی طرح تُوانائی۔ اور تُوانگر بھی بضم تا صحیح ہیں۔	تَوانا (بفتح تا)۔ طاقتور۔
تَوبہ (بفتح اوّل)	تُوبہ (بضم اوّل)۔
تُزک (تُزک)۔ واؤ پڑھنے میں نہیں آتا۔	تُوزک (بواوِ ملفوظ)۔ قاعدہ۔ قانون۔ بادشاہ کے خودنوشت واقعات۔
تہیِّہ (بکسرِ ہا) صاحب غیاث اللغات نے اسے اسی طرح ضبط کیا ہے اور منتخب اللغات کا حوالہ دیا ہے لیکن صاحب منتخب نے اسے ضبط نہیں کیا قاموس الاغلاط کے مصنف نے بھی غیاث کی پیروی میں اس کا تلفظ تہیۂ بتایا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ کیونکہ اسکی	تہیَّہ (بفتح ہا) آمادگی۔ تیاری۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	اصل تَہْیِئَۃٌ بروزن تفعِلَۃ ہے اور یہی اس کا صحیح تلفظ ہونا چاہئے چنانچہ صاحب بہارِ عجم نے بھی اسے بروزن تذکرہ لکھا ہے اور سند میں ظہوری کا ایک شعر لکھا ہے۔ جس کا آخری مصرع ہے (نداری تہیۂ ایں کار بنشیں)۔ علاوہ ازیں صائب کا ایک شعر بھی پیش کیا ہے۔ اس میں ہمزہ کو یا سے بدل کر تحیَّۃ (سلام) کے وزن پر پڑھنے کا کوئی قاعدہ نہیں۔ اور نہ یہ تلفظ عربی کے کسی لغت میں موجود ہے۔ اس لئے صحیح تلفظ تَہْیِئَہ ہے اور پھر یا اسے تَہَیُّؤ پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ اسکے معنی بھی آمادگی کے ہیں۔

صحیح تلفظ	عام تلفظ
تیمور (بکسر تا) ترکی میں تلفظ (تیمُر) ہے یعنی واؤ ملفوظ نہیں۔	تیمور۔ (بفتح تا) ایک بادشاہ کا نام۔
تیور (بہ یائے مجہول)۔ بروزن زیور۔	تیور (بہ یائے معروف)۔ نگاہ۔ بینائی۔ بصارت۔ صورت اور نگاہ کا انداز۔
تیوہار (بہ فتح تا) بروزن (زردار)۔ نور اللغات۔	تیوہار (بکسر تا)۔ جشن۔ خوشی کا دن۔

ٹ

صحیح تلفظ	عام تلفظ
تانگا اہل زبان کا تلفظ ہے۔	ٹانگا۔ دو پہیے کی چھوٹی گاڑی۔
ٹسوے بہانا (ٹے مکسور ہے) (نور اللغات)	ٹسوے بہانا (ٹے کی فتح سے) جھوٹ موٹ کا رونا۔ دکھاوے کا رونا۔
ٹکٹکی (پہلا اور تیسرا حرف مفتوح ہے۔ (نور اللغات)	ٹکٹکی۔ کسی کی طرف حیرت سے دیکھتے رہنا گھورنا۔ تاک۔
ٹھاکر دُوارہ۔ کاف اور دال دونوں	ٹھاکر دَوارہ۔ (کاف اور دال مفتوح)۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
مُندرِ۔	مضموم ہیں۔
ٹیکس۔ محصول۔	ٹکس۔ اردو میں بفتح اول و دوم بولتے ہیں۔ (نور اللغات)۔
ٹینٹوا۔ (ٹے مفتوح) گلا۔ حلقوم۔	ٹِینٹوا (بروزن بِھیتوا) ۔۔ نور اللغات۔

ج

جَبلّت (بفتح جیم) خلقت۔ پیدائش۔	جِبِلّت (جیم اور بے دونوں مکسور ہیں)
جَدّ و جَہد (پہلی جیم مفتوح) کوشش	جِدّ و جُہد۔ جیم اول مکسور، جہد کی جیم کو مضموم بھی پڑھ سکتے ہیں۔
جَراحت (بفتح جیم) زخم۔	جِراحت (بکسر جیم)۔
جُزو (آخر میں واؤ)۔	جُزء (بغیر واؤ)۔ عربی میں اس کے آخر ہمزہ ہے۔ لیکن فارسی اور اردو میں وہ لکھا نہیں جاتا۔ البتہ مضاف ہونے کی صورت میں ہمزہ کی جگہ واؤ

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	لکھنے اور پڑھتے ہیں جیسے جُزوِ بدن
جَزیہ (بہ فتح جیم) ٹیکس۔	جِزیہ۔ بہ کسرِ جیم۔
جُناب (بضمِ اول) ایک تعظیمی لفظ ہے لغوی معنے درگاہ۔ آستانہ	جَناب۔ جیم مفتوح ہے۔ اگر جیم کے ضمہ سے پڑھا جائے تو اس کے معنے ہیں "دردِ پہلو"۔
جُمل۔ حرفِ ابجد کے اعداد کا حساب۔	جُمَّل۔ بہ تشدید میم مفتوح۔
جُمِعرات (بکسرِ میم	جُمعَرات اردو میں زبانوں پر بفتح میم ہے۔ (نور اللغات)
جِنڈری۔ جان کی تصغیر تحقیر ہے۔	جَنڈری۔ بفتح جیم۔ (نور اللغات)
جَمہور (بفتح جیم) بھاری گروہ۔ مراد۔ تمام سب	جُمہور (جیم مضموم ہے)۔
جِہالت (بکسرِ جیم) نادانی۔ بیوقوفی۔	جَہالت (بفتح جیم)۔
جھَٹ پٹا (جھ کی فتح سے) سرِ شام یا صبح کے تڑکے کی تاریکی۔	جھُٹ پُٹا۔ جھ اور پ دونوں مضموم ہیں۔
جَوار (بفتح جیم) ہمسائیگی۔ پڑوس۔	جِوار (جیم مکسور یا مضموم) صاحب نور اللغات

صحیح تلفظ	عام تلفظ
لکھتے ہیں کہ اردو میں زبانوں پر بفتح اول ہے۔	
جَہل (بفتح جیم)۔	جِہل (بکسرِ جیم) نادانی۔ بیوقوفی۔
جہنّم۔ بفتح نون)	جہنُّم۔ (نون کے پیش سے) دوزخ
جھیلنا۔ بروزن کھیلنا۔	جِھیلنا۔ برداشت کرنا۔

چ

صحیح تلفظ	عام تلفظ
چپراسی۔ ڑ سے بولنا لکھنا غلط ہے۔	چپڑاسی۔ سپاہی۔ پیادہ۔
چپقُلَش (قاف مضموم ہے اور لام مفتوح نور اللغات میں لکھا ہے کہ اردو میں بفتح قاف وکسرِ لام بھی زبانوں پر ہے	چپقَلِش (بفتح اول وسوم) لڑائی جھگڑا۔ انبوہ۔ ہجوم۔
چَرکا۔ (بفتحِ اول)	چِرکا۔ (بکسرِ اول)۔ ہلکا زخم۔
چَغتائی (بفتح اول) منسوب بہ چغتا بن چنگیز خاں۔	چُغتائی (بضمّ اوّل)۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
چِکنا چُور۔(چ کے کسرہ سے) ریزہ ریزہ۔	چَکنا چُور۔(چ مفتوح ہے) نور اللغات۔
چُنگل (بضمِ اول) آدمی یا جانور کا پنجہ۔	چَنگُل۔(چ مفتوح ہے اور گاف مضموم)
چَنگیز (بفتحِ اول)۔ ایک بادشاہ کا نام۔	چِنگیز۔ (بکسرِ اول)
چَھپکلی (چھ کے فتح سے)	چِھپکلی (چھ کے کسرہ سے) نور اللغات۔
چِہکنا۔(چ کے کسرہ سے) خوش الحانی کرنا۔	چَہکنا۔ (چ مفتوح ہے)۔
چُہل (بالضم اول و سکونِ ثانی) ہنسی۔ شوخ مزاجی	چُہُل بروزن دُہُل۔ (نور اللغات)۔
چیخ و پکار۔ غل۔ شور۔	چیخ پکار۔ دو ہندی لفظوں کو واوِ عاطفہ سے ملانا صحیح نہیں۔
چِھیند (بکسرِ اول) بدمعاملگی۔ بددیانتی۔	چَھیند۔ بفتحِ اول۔

ح

حتّیٰ الوَسع (بفتحِ واؤ) جہاں تک ہو سکے مقدور بھر۔	حتّیٰ الوُسع۔ بفتح و ضم واؤ۔ دونوں طرح صحیح ہے۔ نور اللغات میں واؤ کے زبر کو غلط قرار دیا ہے۔ جو صحیح نہیں

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	بلکہ واؤ کا کسرہ بھی جائز ہے۔
حُجم (بضم حا) کسی چیز کی جسامت۔	حَجم (بفتح حا)
حُدِی (بضم حا و کسرِ دال) وہ گیت جو عرب کے شتربان اونٹوں کی تیز رانی کے لیئے گاتے ہیں۔	حُدَا۔ غیاث اللغات میں اسے الف مقصورہ (حُدٰی) سے ضبط کیا ہے جو صحیح نہیں۔ صحیح املا الف سے ہے
حُسین۔ خوبصورت۔	حَسین (بفتح حا)
حَشمت (بفتح حا)۔ دبدبہ۔ بزرگی۔	حِشمت (بکسرِ حا)۔ بفتح اول و دوم اور بفتح اول و سکون دوم۔ نوکر چاکر اور خدمتگاروں کے معنے میں مستعمل ہے۔ اور شاید اردو میں یہی تلفظ مروّج ہے۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اردو میں زبانوں پر بفتح اول ہے۔
حِقارت۔ (بکسرِ اوّل) خفت۔ سبکی	حَقارت (بفتح اوّل)

عام تلفظ	صحیح تلفظ
اہانت ۔ حقیر جاننا۔	
حُلیہ (بضم اول)۔ صورت۔ سراپا۔ شکل وشباہت۔	حِلیہ (بکسر اول)
حِماقت (بکسر حا)۔	حَماقت (بفتح حا)۔
حَوصِلہ (بکسر صاد)۔ ہمت۔ مقدور (عربی میں جانور کے پوٹے کو کہتے ہیں)	حَوصَلہ (بفتح صاد)

خ

خانماں (بہ سکون نون)۔ مال اسباب	خانُماں (بضم نون)۔ خانہ وماں کا مخفف ہے (خانہ بمعنے گھر۔ ماں بمعنے سامان) اسی لئے نون مضموم ہے
خجالت۔ شرمساری۔ حیا۔ ندامت۔	فارسی اور اردو میں استعمال ہوتا ہے خجلت میں الف کے اضافے سے بنالیا ہے۔ عربی زبان میں یہ

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	کوئی لفظ نہیں۔
خَجَلَت۔ شرمندگی۔ شرم و حیا۔	خَجَلَت (بفتح خا و جیم) صاحب بہارِ عجم نے لکھا ہے کہ فارسی میں بہ سکونِ جیم مستعمل ہے۔
خُدَیجہ (بضم خا و فتح دال) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات میں سے پہلی بیوی کا نام۔ رضی اللہ عنہا۔	خَدِیجہ (بفتح اول و کسر دوم بر وزن سَفِینہ)
خُذ مَا صَفَا وَ دَع مَا کَدَر۔ (معقول بات اختیار کرو اور بری بات چھوڑ دو)۔	خُذ مَا صَفَا وَ دَع مَا کَدِر (کدِر کی دال مکسور ہے) ؎ مجھے آتا ہے رشک اس رندِ آشام پر ساقی نہ جو دَع ما کدِر جانے نہ جو خُذ ما صفا سمجھے (ذوقؔ)
خُرانٹ۔ تجربہ کار۔ بوڑھا آدمی۔	خَرّانٹ۔ (رے مشدد ہے)
خُورشَید (بفتح شین) سورج۔	خُورشِید (خور۔ آفتاب۔ شید۔ روشن) آفتاب روشن۔ اس کا تلفظ یائے

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	مجہول سے بھی صحیح ہے۔ لیکن یائے معروف سے فصیح ہے۔ غیاث۔
خِزاں (بکسرِ خا)۔	خَزاں (بفتح اول)
خَزانہ (بفتح خا)	خِزانہ (بکسرِ خا)۔
خطِ اُستُوا (بضم الف وتا)	خطِ اِستِوا (بکسر الف وتا)
خِفگی (بفتح اول وسکونِ دوم) ناراضی یا ناخوشی	خَفَگی (بفتح اول ودوم) یہ خفہ سے بنا ہے جس کے معنے ہیں گلا گھونٹنا اور گلا گھونٹا ہوا۔ (غیاث ونور اللغات)
خِلوت (بکسرِ اول) تنہائی۔	خَلوَت (بفتح خا)۔
خلیفۂ مَجاز (بفتح میم) وہ شخص جسے اپنے پیر کی طرف سے بیعت لینے کی اجازت ہو۔	خلیفۂ مُجاز (میم مضموم ہے) مُجاز بضمِ میم اجازت سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔
خود کَشی (بفتح کاف) اپنے تئیں مار ڈالنا۔	خود کُشی (بضم کاف) کُشتن سے ماخوذ ہے
خُورد (بمعنے چھوٹا)۔	خُرد۔ واؤ سے لکھنا غلط ہے۔
خیرِ مُقَدَّم (خوش آمدید کہنا)	خیر مقدَم (دال مشدد نہیں)۔

د	
عام تلفظ	صحیح تلفظ
داڑھی۔	ڈاڑھی (ڈال ہندی سے ڈاڑھ کی طرف منسوب ہے)
دائم المریض۔ ہمیشہ بیمار رہنے والا۔	دائم المرض یا دائمی مریض۔
دبیل (بکسر با) زیردست۔ مغلوب۔	دَبیل (بفتح اول وکسر ثانی ویائے مجہول نیز بفتح دوم)۔ نور اللغات۔
دَجلہ۔ ایک دریا کا نام۔ جو بغداد کے پاس بہتا ہے۔	دِجلہ (بکسر دال)۔
دَرَخشاں (بفتح دال و را) چمکتا ہوا۔	دُرُخشاں (بضم دال و را)۔ غیاث۔
دَرَنگ (بفتح اول وثانی)۔ وقفہ۔ دیر۔	دِرَنگ (بکسر دال) بعض اہل لغت بفتحتین بھی لکھتے ہیں۔
دَرُود (بفتح اول) رحمت، استغفار، دعا، سلام۔ حمد۔	دُرُود (بضم دال و را)
دُرّہ (بضم دال)۔ چابک۔ کوڑا۔	دِرّہ (بکسر دال)

صحیح تلفظ	عام تلفظ
دِریغ (بکسرِ دال ویائے مجہول)۔	دَریغ (بفتح دال)۔
دُستور (عربی میں بضم دال ہے۔ لیکن فارسی اور اردو میں بفتح دال ہے یہ لفظ فارسی سے عربی میں گیا ہے۔	دَستور (بفتح دال) قاعدہ۔ قانون۔ طریقہ۔
روز بروز۔ دن اردو زبان کا لفظ ہے اسے بطور فارسی ترکیب کے استعمال کرنا درست نہیں۔	دِن بدِن۔
دُکّان (بہ تشدید کاف) واؤ سے لکھنا صحیح نہیں۔ اردو اور فارسی میں عموماً بغیر تشدید کے مستعمل ہے۔	دُوکان (دال کے بعد واؤ)
دُوَل (بضمِ اول و فتح ثانی) بر وزن فُعَل جیسے نَوبَت سے نُوَب	دَوَل (بفتح دال و واؤ) جمع "دولت" بمعنے سلطنت۔
دِہِش (بکسر دال وہا)۔	دِہَش (بکسرِ دال و فتح ہا) بخشش۔
دَیجُور (بفتح اوّل) منجد و غیاث۔	دِیجُور (بکسرِ دال و یائے معروف) تاریک سیاہ۔

ذ

صحیح تلفظ	عام تلفظ
زَخّار۔ ذال سے لکھنا غلط ہے۔	ذَخّار۔ موجزن۔
ذُو مَعْنَیَین۔ یعنی وہ بات جس کے دو معنے ہوں۔ ذو معنے کہتے ہیں اس بات کو جس کے کچھ معنے ہوں۔ اس لئے اس کی بجائے ذو معنیین صحیح ہے۔	ذُو مَعنی۔ پہلودار بات جس کے دو معنے ہوں۔
ذِمّہ دار۔ وار کی جگہ دال سے لکھنا صحیح ہے نور اللغات میں لکھا ہے کہ دہلی کی عورتوں میں "ذمہ وار" واؤ سے مستعمل ہے۔	ذِمّہ وار۔ جواب دہ۔ ضامن۔ کفیل۔
مُرتَشی۔ راشی کے صحیح معنے ہیں رشوت دینے والا۔ رشوت لینے والے کو مُرتَشی کہتے ہیں۔	راشی۔ رشوت لینے والا۔
رَجَب۔ جیم مشدد نہیں۔	رَجّب (بہ تشدید جیم) ایک قمری مہینہ۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
رُجحان (رے کے بجائے ح) میلان توجہ۔	رُجحان۔ را کے بعد جیم ہے اور پھر حا۔
رُجعتِ قہقری۔ اُلٹے پاؤں واپس پھرنا۔	رَجعتِ قہقری۔ را کو مفتوح اور یا کو الف پڑھا جائے۔
رُستگاری (بالضم) رہائی۔ خلاصی۔	رَستگاری (بفتح را) اسی طرح رَستگار بھی بفتح را ہے (بہار عجم۔ نور اللغات)
رِعایا (بکسر را) جمع رعیّت۔	رَعایا۔ عربی میں یہ لفظ بفتح را ہے لیکن اُردو میں بطور مفرد اور بکسرِ اول مستعمل ہے۔ (نور اللغات)۔
رُعَیّت۔ (بفتح عین)۔	رَعِیّت (عین مکسور ہے)
رِفاقت (بکسر را)۔ ہمراہی۔ رفیق ہونا۔	رَفاقت (بفتح را) مُنتہیٰ و نور اللغات وغیرہ
رِقابت (بکسر را)۔ رقیب ہونا۔ ایک معشوق کا دوسرا یار ہونا۔ محبت میں شریک ہونا۔	رَقابت (بفتح را)
رَقَم (بفتح قاف)۔ لکھنا۔ نوشتہ۔	رَقْم (بہ سکونِ قاف) عربی میں یہ لفظ لکھنے کے معنے میں بہ سکونِ قاف ہے

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	لیکن فارسی اور اردو میں بفتحِ قاف بھی مستعمل ہے۔ صاحب بہارِ عجم نے اور اسکی تقلید میں صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "رَقَم بفتحِ قاف خط اور نوشتہ کے معنے میں ہے جس کی جمع اَرْقَام آتی ہے۔ اور قاف کے سکون سے لکھنے کے معنے میں ہے اور بفتحِ قاف بھی اس معنے میں آیا ہے"۔ لیکن یہ اردو اور فارسی والوں کا تصرف ہے۔ عربی میں رَقَم بفتحِ قاف اس معنے میں کوئی لفظ نہیں۔
رَمْضان (بہ سکونِ میم)	رَمَضان (بفتحِ میم)
رَوَش (بفتحِ واؤ) طور طریق۔	رَوِش (بکسرِ واؤ)

عام تلفظ	صحیح تلفظ
رِہا (بکسرِ رآ) چھوٹا ہوا۔ وہ ملزم جو کافی ثبوت نہ ملنے کے باعث چھوڑ دیا جائے۔	رَہا (بفتح رآ) رہاندن مصدر سے مشتق ہے نور اللغات میں لکھا ہے کہ اردو میں زبانوں پر بکسرِ اوّل ہے۔ اور اسی طرح رِہائی۔

ز

عام تلفظ	صحیح تلفظ
زَراعت (بفتح زآ) کاشتکاری۔ کھیتی کرنا۔	زِراعت (بکسرِ زآ) صاحب بہارِ عجم نے اور اُنکی تقلید میں صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ عَرَبی میں یہ لفظ زَرَعَ ہے۔ فارسیوں نے تصرف کر کے "زَراعت" بالفتح بنالیا ہے مگر یہ توجیہہ صحیح نہیں۔ کیونکہ عَرَبی میں زِراعت (بالکسر) کے معنے کاشتکاری کے پیشے اور کاشتکاری

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	دونوں موجود ہیں۔ اس لئے صحیح تلفظ بکسرِ زا ہے
زُلَیخا (بضم زا و فتحِ لام بصیغہ تصغیر)۔ عزیز مصر کی بیوی کا نام۔	زَلِیخا (بفتح زا و کسرِ لام) صاحب غیاث نے جو "زَلیخا" بفتح زا کو غلط قرار دیا ہے۔ صحیح نہیں۔ تحقیق کے لئے قاموس اور اسکی شرح اور حاشیہ بیضاوی کو دیکھنا چاہیئے۔ بعض مفسّرین نے زُلیخا (بضم زا) کو بھی درست سمجھا ہے۔ تعجّب ہے کہ قاموس الاغلاط کے مصنفوں نے (زَلیخا) بالفتح کو عوام کی گفتگو قرار دیا ہے۔
زِمیندار۔ (بکسرِ زا)۔	زَمیندار۔ زا مفتوح ہے۔ زمین اور دار سے مرکب ہے۔
زَہے (بفتحِ زا) کلمۂ تحسین و آفرین ہے	زِہے (زا مکسور ہے)۔ ـــ ۵

عام تلفظ	صحیح تلفظ
جیسے زِہے قسمت۔	زِہے قسمت کہ لیلیٰ ملنے آئی قیس سے کس کو یہ امید تھی صحرا چمن ہو جائے گا (جلیل)

س

عام تلفظ	صحیح تلفظ
سَاغِر (بکسر غین) شراب کا پیالہ۔	سَاغَر (بفتح غین) بروزن لاغر۔
سُبُک (بضم سین و با)۔ ہلکا۔	سَبُک (سین مفتوح اور با مضموم)۔ غیاث اور نور اللغات میں لکھا ہے کہ بضمِ اوّل و دوم عوام کی گفتگو ہے۔ ایرانیوں کے لہجے میں بفتح اوّل ہے۔
سَپُرد (سین مفتوح اور پے مضموم)۔	سِپُرد (سین مکسور اور پے مضموم)۔
سَپِہر (بفتح سین) آسمان۔	سِپِہر (سین اور پے دونوں مکسور)۔
سَتَائیس (بہ تخفیف تا) ۲۷	سَتّائیس (بہ تشدید تا)۔
سَتُودَہ (بفتح اوّل) سراہا ہوا۔ تعریف کیا گیا۔ نیک۔	سِتُودَہ۔ (بکسر سین)

عام تلفظ	صحیح تلفظ
سَٹاف۔ عملہ۔ گروہ۔ سررشتہ۔	اِسٹاف (بکسرِ الف) انگریزی کے وہ الفاظ جن کی ابتدا حرف ساکن سے ہے۔ اہل زبان ان کے پہلے الف مکسور زیادہ کرتے ہیں۔
ستاون (بہ تخفیف تا)۔ ۵۷	سَتّاون۔ بہ تشدید تا۔
سُٹیٹ۔ ریاست۔	اِسٹیٹ (بہ الفِ مکسور)۔
سَٹیج۔ (بفتح سین)	اِسٹیج (بہ الفِ مکسور)
سَٹیشن (بفتح سین)۔	اِسٹیشن (بہ الفِ مکسور)۔
سَٹیمر (بفتح سین)	اِسٹیمر (بہ الفِ مکسور)۔
سَجدہ (بفتح سین)	سِجدہ (بکسرِ سین)۔ سجود سے اسم ہے بعض نے بفتح سین بھی لکھا ہے
سَڈول۔ (بفتح سین) خوش وضع۔ زیبا۔	سُڈول۔ (بضم سین) مرکب ہے (سُو) بمعنے اچھا۔ اور (ڈھال) بمعنے صورت شکل۔ سے۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
سَمَر - (بفتح سین) ۔	سِمر - (بکسرِ سین) صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ اردو ترکیبوں میں بکسرِ سین پڑھنا ہی فصیح ہے۔ اور فارسی ترکیبوں میں بفتح سین۔
سِرْس (بہ سکون را) ایک مشہور درخت ہے	سِرَس (بفتح را)۔ نور اللغات۔
سَرِشت (بفتح سین) خلقت۔ طبیعت	سِرِشت (بکسرِ سین ورا)
سَرِشک (بہ فتح سین ورا) آنسو۔ قطرہ۔	سِرِشک (بکسرِ سین ورا) غیاث اور نور اللغات میں لکھا ہے کہ سین اور را کی فتح بھی جائز ہے۔ اصل میں سَر اشک تھا۔
سَفارت (بفتح سین) ایلچی گری۔	سِفارت (بکسرِ سین)۔
سَفارِش (بفتح سین)۔	سِفارِش (بکسرِ سین)۔ اگرچہ بضم سین بھی جائز ہے۔ مگر فصیح بکسرِ سین ورا ہے
سُفید۔ (بضمِ سین)۔	سَفید۔ نور اللغات میں اسے بفتح اوّل

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	وکسرِ دوم ضبط کیا ہے۔ مگر غیاث اللغات میں بکسرِ اول و دوم لکھا ہے
سُفُوف (بضمِ سین) پسی کُٹی ہوئی چیز۔	سَفُوف۔ سین مفتوح ہے۔
سُکنہ۔ بمعنے رہنے والا۔	سَاکِن۔ سَکَنہ بفتحِ کاف ساکن کی جمع ہے جس کے معنے ہیں رہنے والے۔
سَکُول (بفتح سین)۔	اِسکُول (بہ الف مکسور)۔
سَلُوٹ (بفتح سین) شِکن۔ بل۔	سِلُوٹ (بکسرِ سین) نور اللغات۔
سِمت (بکسرِ سین)۔ طرف	سَمت (بفتح سین)۔
سمُنّدر (بضمِ میم)	سمَنّدر (بفتح میم)۔
سُمُوم (بضمِ سین و میم) گرم ہوا۔	سَمُوم (بفتح سین)۔
سَنْدان (بفتح سین) اہرن۔	سِندان۔ (بکسرِ سین)۔
سَنسکرت (بہ سکون کاف)	سَنسکِرت۔ کاف مکسور ہے۔
سُوت (بواوِ مجہول)۔ وہ بیوی جو پہلی پر لائی جائے۔ (پنجابی سوکن)	سَوت (بفتح سین)۔

صحیح تلفظ	عام تلفظ
سَوتیلا- (بفتح سین و یائے مجہول)-	سُوتیلا (بضم سین و یائے معروف) غیر حقیقی-

ش

صحیح تلفظ	عام تلفظ
سَان گُمان- شین سے صحیح نہیں-	شَان گُمان- وہم و خیال-
شُتُر- شین اور تا دونوں مضموم- غیاث-	شُتَر (بفتح تا بروزن ہُنر)- اونٹ-
شَجَاعَت (بفتح شین)-	شُجَاعَت (بضم شین)- بہادری-
شُدَنی (بفتح دال) ؎ کرتے ہیں عبث یار ملامت مجھے آتش مجبور ہے یہ خاک کا پتلا شُدَنی سے	شُدْنی (بہ سکون دال) ہونے والی بات-
شَرَف (بہ فتح را)	شَرْف (بہ سکون را) بزرگی-
شِرْیان- بفتح شین بھی جائز ہے- لیکن زیادہ فصیح بکسر شین ہے- منتہی الارب-	شَرْیان- اُچھلنے اور حرکت کرنے والی رگ-
شَعَبَدَہ (بفتح شین- اردو میں بروزن بُتکدہ	شُعْبدہ (بضم شین)- نظر بندی- دھوکا

عام تلفظ	صحیح تلفظ
فریب - وہ بازی جو جادو سے کریں۔	
شَفا۔ (بفتح شین) صحت۔ تندرستی۔	شِفا۔ شین مکسور ہے۔
شفقت (بہ سکونِ فا)۔ مہربانی۔ غمخواری	شَفَقَت (پہلے تینوں حروف مفتوح ہیں۔ اردو اور فارسی میں بہ سکونِ فا بھی استعمال ہوتا ہے)۔
شَگُوفہ۔ (بفتح شین) کلی۔ جو پھول کھلا نہ ہو۔	شِگُوفہ۔ شین مکسور ہے۔
شَلوار۔ (بفتح شین) پاجامہ۔	شِلوار۔ (بکسرِ شین) شِل بکسرِ شین بمعنے ران۔ اور وار کلمہ نسبت۔
شِملہ (بکسرِ شین)۔ عمامہ کا سرا یا چوٹی۔	شَمَلہ (بفتح شین بروزنِ حَرَبَہ۔ عربی میں بڑی چادر کو کہتے ہیں۔ اور فارسی میں چھوٹی چادر کو کہتے ہیں۔ جو کندھے پر ڈالتے ہیں۔ اردو میں عمامہ کا سرا یا چوٹی۔
شِمّہ (بکسرِ شین)۔ کم۔ تھوڑا۔	شَمّہ (بفتح شین)۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
شُنُوائی۔(بضمِ شین)۔سماعت۔توجہ۔التفات۔	شَنُوائی (بفتح شین)۔
شُنِیدَن (بضم شین)۔سننا۔	شَنِیدَن (بفتح شین)۔

ص

عام تلفظ	صحیح تلفظ
صُبَح (بفتح با)۔	صُبْح۔ بے ساکن ہے۔
صِحَابَہ (بکسرِ صاد)۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب۔	صَحَابَہ (بفتح صاد)۔اگرچہ صاحب کی جمع (صِحَابَہ) بکسرِ صاد بھی آئی ہے لیکن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَصْحَاب کو صَحَابہ بفتح صاد ہی کہا جاتا ہے۔ (منجد)۔
صُفْحَہ (بضم صاد)۔ورق کی ایک جانب۔	صَفْحَہ۔(بفتح صاد)۔

ض

عام تلفظ	صحیح تلفظ
ضُرُور۔(بضمِ ضاد) مخففِ ضرورت۔	ضَرُور۔(بفتح ضاد)۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
واجب۔ لازم۔ ناگزیر۔	
ضُرُورت (بضمِ ضاد)۔	ضَرُورت (بفتح ضاد)۔

ط

عام تلفظ	صحیح تلفظ
طَرْف (بہ سکونِ رآ)۔	طَرَف (بفتحِ رآ)۔
طُرْفَۃُ العَین (بضمِ طا)۔ ایک بار۔ پلک مارنا لمحہ بھر۔ دم بھر۔	طَرْفَۃُ العَین (بفتحِ طا)۔
طُلَبا۔ جمع طالب۔	طَلَبہ۔ فاعل کی جمع فُعَلا کے وزن پر بھی آتی ہے۔ لیکن قیاسی نہیں۔ فعیل کی جمع قیاسی ہے۔ اہل لغت نے طالب کی جمع طُلَبا نہیں لکھی۔
طَمانیت (بفتحِ طا)۔ اطمینان۔ دل جمعی۔	طُمَانِینَت (بضمِ تا و کسرِ نونِ اوّل)، نور اللغات میں لکھا ہے کہ اردو میں طَمَانیت ہی بولتے ہیں۔ گویا یہ

صحیح تلفظ	عام تلفظ
اہل زبان کا تصرف ہے۔	
طُمطُراق (بضمِ ہر دو طا)۔ غیاث۔	طَمطَراق (بفتح ہر دو طا) شان و تجمل کرّ و فر۔
طُوِّل عُمرُہٗ (بضمِ طا و کسرِ واوِ مشدّد)	طُوُل عُمرُہٗ۔ اس کی عمر دراز ہو۔

ع

صحیح تلفظ	عام تلفظ
عَافِیَت۔ یا مشدّد نہیں۔	عَافِیّت (بہ تشدید یا)۔
عَجز (بفتح عین)۔	عِجز (بکسرِ عین) عاجزی۔ کمزوری۔
عَجَلت (عین اور جیم دونوں مفتوح منتخب اور غیاث میں جو عِجلت کو عین کے کسرہ سے ضبط کیا ہے یہ کسی عربی لغت میں نظر نہیں آیا صاحب نور اللغات کہتے ہیں کہ اردو میں زبانوں پر بالضم ہے۔	عُجلت (بضمِ عین) جلدی۔
اُعجُوبہ (بضمِ الف و جیم)۔	عَجُوبہ۔ عجیب۔ انوکھا۔ نادر۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
عُرُوض (بضمِ عین) ایک علم کا نام ہے۔	عَرُوض۔ عین مفتوح ہے۔
عَشر عَشِیر (بفتح عین اول) سواں حصہ۔	عُشرِ عَشِیر پہلی عین مضموم ہے۔
عَصمت (بفتح عین) پاکدامنی۔	عِصمت (بکسرِ عین)۔
عَطر (بفتح عین)۔	عِطر (عین مکسور ہے)
عَلانِیَّہ (بہ تشدیدِ یا)۔ کھلم کھلا۔ صاف طور پر۔	عَلانِیَہ (یا مشدد نہیں)۔
عَلاوَہ (بفتح عین)۔ ماسوا۔ زیادہ۔	عِلاوَہ۔ عین مکسور ہے۔ نوراللغات میں لکھا ہے کہ اردو میں بفتح اول مستعمل ہے
عَلیحدہ۔	عَلٰحِدَہ (یا کو الف پڑھنا چاہئے۔ اور حا کو مکسور۔ یا چونکہ الف ہے اس لئے اس کے نیچے نقطے تحریر کرنا درست نہیں۔
عَمَدًا (بفتح میم)۔ دانستہ۔ جان بوجھ کر۔	عَمْدًا (میم ساکن ہے۔
عَمرُوْ (بواوِ ملفوظ)۔	عَمرو۔ واؤ پڑھنے میں نہیں آتا۔ محض عُمَر (بفتح میم وضمِ عین)۔ اور عَمرو (بفتح

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	عین و سکونِ میم) میں فرق کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔
عِنْدَلِیب (بکسرِ عین)۔ بلبل۔	عَنْدَلِیب (بفتح عین)۔
عُنْقَا۔ (بضمِ عین)۔ ایک جانور جس کا وجود دنیا میں نہیں۔	عَنْقَا۔ عین مفتوح ہے۔
عَوج بِن عُنق۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد کا ایک دراز قد آدمی۔	عُوج بِن عُوق (دونوں جگہ عین مضموم ہے)۔
عَیَال (بفتح عین)۔ بال بچے۔ زن و فرزند۔	عِیَال (بکسرِ عین)۔ زبر سے پڑھنا غلط ہے۔
عَیَاں (بفتح عین)۔ ظاہر، واضح۔	عِیَاں (عین مکسور ہے)۔
عِیدُ الضُّحےٰ۔ عیدِ قربان۔ بقر عید۔	عِیدُ الْاَضْحےٰ یا عِیدِ اَضْحیٰ۔ اَضحیٰ جمع ہے اَضْحَاۃ کی۔ جس کے معنے ہیں وہ جانور جو عید قربان کے دن ذبح کیا جائے۔

غ

صحیح تلفظ	عام تلفظ
غَرَض (بفتح راؔ)	غَرْض (بہ سکون راؔ)۔ خواہش۔ ارادہ مطلب۔ مقصد۔
غَرَضکہ۔ غرض کے بعد یاؔ کی زیادتی درست نہیں ؎ غرضکہ تیری ستائش کہاں جلالؔ کہاں دعا قبول کرے اب یہ خالق بیچوں نور اللغات میں لکھا ہے کہ غرضیکہ خلاف فصاحت اور عوام کی زبان ہے	غَرْضیکہ۔ (خلاصہ یہ ہے۔ حاصل مطلب یہ ہے)۔
غَلَط (بفتح لام)۔	غَلْط (بہ سکون لام)۔
غَلَطی (بفتح لام)۔	غَلْطی (بہ سکونِ لام)۔
غُصَیلا (بفتح صاد)۔ نور اللغات۔ دہلی میں بولتے ہیں۔ لکھنو میں غصہ ور کہتے ہیں۔	غُصِیلا (بکسر صاد)۔ مغلوب الغضب وہ آدمی جسے جلد غصہ آئے۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
غیُور (بضم غین) بڑا غیرت مند۔	غَیُور۔ (بفتح غین)۔

ف

فربَہ (بفتح باؔ) موٹا۔	فربِہ۔ باؔ مکسور ہے۔
فِرُستادَہ (بفتح فاؔ)۔ بھیجا ہوا۔ قاصد	فِرِستادہ (بکسرِ فاؔ د راؔ)۔
فَرشتہ (بفتح فاؔ)	فِرِشتہ۔ فاؔ اور راؔ دونوں مکسور ہیں فرستادن سے اسم مفعول ہے سراج اللغۃ میں لکھا ہے۔ کہ اصل میں پَرَستہ بمعنے عبادت کرنے والا تھا۔ مشتق از پرستیدن۔
فرُوخت (بفتح فاؔ)	فِروخت (بکسرِ فاؔ) اسی طرح فِروختہ بکسرِ فاؔ ہے۔
فَریب (بفتح فاؔ)۔	فِریب (بکسرِ فاؔ) غیاث اللغات۔ صاحبِ نور اللغات لکھتے ہیں

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	کہ اردو میں بفتح فا مستعمل ہے۔
فَریدون (بفتح فا) فارس کے ایک مشہور بادشاہ کا نام۔	فِریدون (بکسرِ فا)
فَشُردہ (بفتح فا) نچوڑا ہوا۔ عرق۔ رس۔	فِشُردہ (بکسرِ فا)۔
فِضَا (بہ کسرِ فا) زمین کی فراخی۔ کھلا میدان اردو میں بہار۔ رونق اور کیفیت کے معنے بھی ہیں۔	فَضَا (بہ فتح فا)۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اردو میں زبانوں پر بکسرِ اول ہے۔
فُضلہ (بضمِ فا) بچا کھچا۔ جھوٹا کھانا۔ نجاست۔ بول براز۔	فَضلہ (بفتح فا)۔ منتخب۔ غیاث اور نور اللغات میں اسے بضمِ فا لکھا ہے۔ لیکن عربی کے کسی لغت میں یہ تلفظ موجود نہیں۔
فُضلات (بضمِ فا و سکون ضاد)۔ فضلہ کی جمع۔	فَضَلات (بہ فتح فا و ضاد)۔ نور اللغات میں فا کو مضموم لکھا ہے جو درست نہیں
فِغاں (بکسرِ اول یا بہ فتحِ اول) فریاد۔ نالہ	فُغاں (بضم اول)

عام تلفظ	صحیح تلفظ
فہرست (بفتح فا)۔	فہرست (بکسرِ فا و را)

ق

عام تلفظ	صحیح تلفظ
قاضی القضاۃ چیف جسٹس۔	قاضی القضاۃ۔ یا پر ضمہ اور قضاۃ کے ضاد کو مشدّد پڑھنا صحیح نہیں اگرچہ بقولِ صاحب بہارِ عجم بعض اہلِ فارس اسے مشدّد پڑھتے ہیں۔
قبض (بہ سکون با) اجابت نہ ہونا۔	قبض (با مفتوح ہے) غیاث۔
قبطی (بفتح قاف) مصر کا اصلی باشندہ۔	قبطی (بکسرِ قاف)
قبول (بضمِ قاف)	قبول (بفتحِ قاف)
قدوم۔ جمع قدم۔	قدوم۔ یہ قدم کی جمع نہیں۔ بلکہ مصدر ہے جس کے معنے ہیں آنا۔ تشریف لانا قدم کی جمع اقدام آتی ہے۔
قدومِ میمنت لزوم۔ ایسے قدم جن	ایسا آنا، جسے برکت لازم ہو۔ قدوم

عام تلفظ	صحیح تلفظ
کو برکت لازم ہے۔	کو قدم کی جمع سمجھنا غلط ہے۔
قَرَشی (بفتح قاف)۔ منسوب بہ قریش۔	قُرَشی۔ (بضمِ قاف)۔ قریشی بھی صحیح ہے لیکن فصیح نہیں۔
قرأت۔ (علمِ تجوید یعنی عربی حروف کو ان کے صحیح مخارج سے ادا کر کے پڑھنا۔	قِرَاءَت۔ بروزن فِعَالت۔ صاحبِ غیاث اللغات نے اسے بروزنِ حِکمت یعنی قِرأۃ بھی ضبط کیا ہے اور نور اللغات میں بھی اسی طرح ضبط کیا ہے۔ لیکن اس مصدر کا یہ وزن عربی کے کسی لغت میں موجود نہیں۔ اس لئے یہ صحیح نہیں۔
قریب المرگ۔	قریبُ الموت۔ مرگ چونکہ فارسی لفظ ہے عربی کا الف لام داخل کرنا غلط ہے۔
قُسطُنطُنیہ (بضمِ طاءِ ثانی)۔	قُسطُنطِنیہ۔ (دوسرا طا مکسور ہے اصل

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	میں اس کا تلفظ قُسطَنطِینِیّہ ہے۔
قَصَص۔ (بفتح قاف). جمع قصّہ۔	قِصَص۔ بکسرِ قاف۔
قُضّاۃ (بہ تشدیدِ قاف)۔ جمع قاضی۔	قُضَاۃ۔ ضاد مشدد نہیں۔
قِلعہ (بکسرِ قاف)۔ گڑھی۔ حِصار۔	قَلعہ۔ (بفتح قاف)۔ غیاث میں لکھا ہے کہ منتخب میں اسے بکسرِ قاف ضبط کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔
قُلفی۔ ڈھکنے دار برتن جس میں دودھ جماتے ہیں۔	قُفلی۔ پہلے قاف ہے اور پھر فا۔
قُلیاں (بضمِ اول) حُقّہ۔ گڑگڑی۔ پیچواں۔	قَلیاں (بفتح وبکسر)۔
قَمِیض۔ قَمِیز۔ کُرتہ۔	قَمِیص۔ ضاد یا زا سے لکھنا غلط ہے۔
قَہقَہہ۔ زور کی ہنسی۔ کھل کھلا کر ہنسنا۔	قَہقَہہ۔ دونوں قاف مفتوح۔

ک

عام تلفظ	صحیح تلفظ
کاتَک (بفتحِ تا)۔ ہندی کا ساتواں مہینہ جو ۱۵ر اکتوبر سے ۱۵ر نومبر تک ہوتا ہے۔	کاتِک (بہ کسرِ تا)۔
کارِستانی۔ (بکسرِ را) چالاکی۔ عیاری۔ ہوشیاری۔ شرارت۔	کارَستانی (بفتحِ را)
کَتابہ (بفتحِ کاف) وہ عبارت جو مسجدوں، مقبروں، اور امیروں کے دروازوں پر لکھتے یا پتھر پر کھود کر نصب کرتے ہیں۔	کِتابہ (بکسرِ کاف)۔ نور اللغات میں اس لفظ کو ہر جگہ بضمِ کاف لکھا ہے اگرچہ ضبط نہیں کیا۔ عربی زبان میں بضمِ کاف کوئی لفظ موجود نہیں۔ اس معنے میں کُتبہ بھی استعمال ہوتا ہے
کِرِکُٹ (بکسرِ اول و دوم)۔ گیند بلا۔	کِرِکِٹ۔ اردو میں بکسرِ اول و سوم مستعمل ہے
کُرّۂ ارض (بہ تشدیدِ را)۔	کُرۂ ارض۔ را مشدد نہیں۔
کِشتی (بکسرِ کاف)۔ ناؤ۔	کَشتی (بفتحِ کاف) بعض کے نزدیک

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	کش بمعنے سینہ۔ اور تی کلمۂ نسبت سے مرکب ہے اور بعض کے نزدیک منسوب ہے گشت کی طرف۔
کشنیز (بفتح کاف)۔ دھنیا	کشنیز (بکسر کاف)۔ اصل میں یہ لفظ گاف سے ہے۔
کنشت (بفتح کاف)۔ آتشکدہ یہودیوں کا معبد۔	کنشت (بضم اوّل)۔
کنارہ (بکسر کاف)۔ کونا۔ طرف۔	کنارہ۔ (بفتح کاف) غیاث۔ نور اللغات۔
کنگرہ۔ (بفتح کاف)۔ ہر چیز کی بلندی۔ وہ طاق نما کٹے ہوئے طاقچے جو خوبصورتی کے لئے عمارت یا قلعہ کی فصیل پر بناتے ہیں۔	کنگرہ۔ (بضم اوّل وسوم)۔ برہان قاطع و نور اللغات۔
کوائف (جمع کیفیت)۔	کیفیات۔ کوائف غلط ہے۔ عربی میں یہ جمع نہیں آئی اردو والوں نے گھڑ لی ہے

عام تلفظ	صحیح تلفظ
کورنشات۔ آداب۔ تسلیمات۔	یہ جمع بقاعدہ عربی صحیح نہیں۔
کوندنا۔ (بضمِ کاف)۔ بجلی چمکنا۔	کوندنا۔ (بفتح کاف)
کہگل (بہ فتح گاف)۔ بھوسے میں ملی ہوئی مٹی جس سے دیواروں پر استرکاری کرتے ہیں۔	کہگل۔ گاف مکسور ہے۔ کاہ اور گل کا مخفف ہے۔
کھلبلی (بکسرِ اوّل)۔ ہلچل، بے قراری گھبراہٹ۔	کھلبلی۔ (بفتح اوّل)
کھنڈرات۔ کھنڈر کی جمع۔	کھنڈر۔ ہندی لفظ ہے۔ عربی طریقے سے اسکی جمع بنانا درست نہیں۔

گ

عام تلفظ	صحیح تلفظ
گاذر (بضم ذال)۔ دھوبی۔	گازر۔ ذال کی بجائے زے سے لکھنا چاہیے
گذرنا۔ (گاف کے بعد ذال)۔	گزرنا۔ گاف کے بعد زے۔ ذال سے لکھنا صحیح نہیں۔

صحیح تلفظ	عام تلفظ
گُرُسنہ (بضمِ اوّل و فتح ثانی و سکونِ سین) اور گُرُسَنَہ (بضم اول و سکون ثانی و فتح سین) دونوں طرح صحیح ہے۔	گُرِسنہ (بضمِ اول و کسر رآ) بھوکا۔
گِرَہ (بکسرِ اول و دوم) صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ بول چال میں بکسرِ اول و فتح دوم ہے	گِرَہ (بکسر اول و فتح دوم) گانٹھ، عقدہ مشکل۔
گُنبُد (آخر میں دال ہے)	گُنبُذ (آخر میں ذال)۔
گھایَل (بفتح یا) شعرانے بکسرِ یا بھی استعمال کیا ہے۔ لیکن فصیح بہ فتح یا ہے اس یا کو ہمزہ کی آواز سے پڑھتے ہیں۔	گھایِل (بکسرِ یا)
گھنگھور۔ بواو مجہول بروزن لاہور۔ جیسے۔ ؎ رعد ہے خاموش آگے نالۂ پرشور کے! دردِ دل سے ہوش اُڑتے ہیں گھٹا گھنگھور کے	گھنگھُور (بواو معروف)۔ گہرا بادل کالی اور مہیب گھٹا۔

ل

عام تلفظ	صحیح تلفظ
لاپروا۔	بےپروا۔ پروا کے ساتھ عربی کے حرفِ نفی کی ترکیب درست نہیں۔
لاچار۔	ناچار۔ عربی حرفِ نفی کی ترکیب بے جوڑ ہے۔
لامحالہ (بضمِ میم)۔ بالضرور۔ یقیناً۔ (کلمۂ تحقیق ویقین)۔	لامحالہ۔ (بفتح میم)۔
لآلی (بضمِ لام اول) جمع لُولُو بمعنی موتی۔	لآلی۔ لام مفتوح ہے۔ ضمہ سے پڑھنا غلط ہے۔
لئیق۔ (بروزن فعیل)۔	لائق۔ لئیق عوام کی گفتگو ہے۔ فصحا استعمال نہیں کرتے۔

م

مانند (بکسرِ نون)۔ نظیر۔ مثل۔ مشابہ۔	مانَند (بہ فتح نون)۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ اردو میں بکسرِ نون

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	زبانوں پر ہے۔
مُبارِک (بکسرِ رآ)۔ باعث برکت۔ برکت دیا گیا۔ نیک۔ سعید۔	مُبارَک (بہ فتح رآ)۔
مُبارِکباد (بکسرِ رآ)۔ خوشخبری۔ مژدہ۔ تہنیت۔	مُبارَکباد (بفتح رآ)۔
مُبادا۔ (بضمِ میم)۔	مَبادا۔ (بفتح میم)۔
مُتَرَجِّم (بہ تشدید جیم) ترجمہ کیا گیا۔	مُترجَم۔ رآ ساکن ہے اور جیم مشدد نہیں ترجمہ سے اسم مفعول ہے۔
مُتلاشی۔ تلاش کرنے والا۔ ڈھونڈنے والا۔	ترکی لفظ تلاش سے عربی کا اسم فاعل بنا لیا گیا ہے۔ جو صحیح نہیں۔ صاحب نوراللغات لکھتے ہیں کہ اب فصحا استعمال نہیں کرتے۔
مُتَواضُع (بضمِ ضاد)۔ تواضع کرنے والا۔ عاجزی کرنے والا۔ خاطر و مدارات	مُتَواضِع (بکسرِ ضاد)۔ تواضع سے اسم فاعل ہے۔

صحیح تلفظ	عام تلفظ
	کرنے والا۔
مُتَوَجِّہ (بکسرِ جیم)۔ تَوَجُّہ سے اسم فاعل ہے	مُتَوَجُّہ (بضمِ جیم)۔
مُتَوَفّیٰ۔ (بفتح فا و یا بصورتِ الف)۔ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اور مُتَوَفِّی بکسرِ فا اسم فاعل ہے۔ اور اس کے معنے ہیں مارنے والا۔ اور وہ خدا ہے۔	مُتَوَفِّی (بکسرِ فا) مرا ہوا۔ وفات یافتہ۔
مُجاوِر۔ واؤ مکسور ہے۔	مُجاوَر (بفتح واؤ) کسی مزار کا محافظ۔
مُجْرِم (بکسرِ را)۔ اجرام سے اسم فاعل ہے۔	مُجْرَم (بفتح را)۔
چَرب غِذا۔ فارسی الفاظ سے عربی الفاظ کی طرح اشتقاق درست نہیں	مُچَرب غِذا۔
مُحاذِی (بضمِ میم)۔	مَحاذِی (بفتح میم)۔ مقابل۔ برابر۔ روبرو۔
مُحال (بضمِ میم)۔	مَحال (بفتح میم) انہونی بات۔ غیر ممکن دشوار۔ مشکل۔
مَحَبّت (بفتح میم)۔	مُحَبّت (بضمِ میم)۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
مُحَشّٰی۔ (بکسرِ شین)۔ وہ کتاب جس کے حاشیہ میں اسکی شرح کی گئی ہو۔	مُحَشّٰی (بفتح شین دیا بصورت الف)۔ صیغہ اسم مفعول ہے۔
مُخَاطِب (بکسرِ طا) بمعنے حاضر یعنی جس سے خطاب کیا جائے۔	مُخَاطَب (بفتح طا)۔
مَدْرِسَہ (بکسرِ را)۔ اسکول۔	مَدْرَسہ (بفتح را)۔ غیاث اللغات اور نور اللغات میں جو اسے بکسرِ را ضبط کیا ہے۔ درست نہیں۔ کیونکہ یہ باب نَصَر سے اسم ظرف ہے جو مَفْعَل کے وزن پر آتا ہے۔
مَدحت سَرا۔ (بفتح میم)۔ تعریف کرنیوالا۔	مِدحت سَرا۔ (بکسرِ میم)۔
مَدَّظِلّہٗ (بفتح میم)۔ اس کا سایہ دراز ہو۔	مُدَّظِلّہٗ (بضمِ میم)۔
مَرثِیَّہ (بہ تشدید یا)۔ مردے کی صفت۔	مَرثِیَہ (یا مشدد نہیں)۔
مُرَبّہ۔ آخر میں ہ۔ قند یا شکر میں پرودہ میوہ۔	مُرَبّٰی یا مُرَبّا۔ عربی میں املا ی سے ہے اور اُردو میں الف سے۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	ۃ سے لکھنا غلط ہے۔
مِرجان (بکسرِ میم)۔ مونگا۔	مَرجان (بفتح میم)۔
مُرَوَّت (بفتح را)۔ مردانگی۔ لحاظ۔ رعایت	مُرُوَّت (بضمِ را)۔ اصل میں مُرُوءۃ تھا ہمزہ کو واؤ سے تبدیل کر کے واؤ میں ادغام کر دیا گیا ہے۔
مَزدُور (بفتح میم)۔ اجرت پر کام کرنیوالا	مُزدُور (میم مضموم ہے)۔ مُزد ور کا مخفف ہے۔
مَساحت (بفتح میم) زمین کی پیمائش	مِساحت (بکسرِ میم)۔ بروزن فِعالۃ
مُسافت (بضمِ میم)۔ دُوری۔ بُعد۔	مَسافت (بفتح میم ۔
مُستَحَق (بفتح حا) حق رکھنے والا۔ استحقاق رکھنے والا۔ لائق۔ قابل۔ سزاوار۔	مُستَحِق (بکسرِ حا)۔ استحقاق سے صیغہ اسم فاعل ہے۔ نوراللغات میں جو اسے بفتح حا صحیح لکھا ہے۔ وہ غلط ہے۔
مَسجَد (بفتح جیم)۔	مَسجِد (بکسرِ جیم)۔ خلاف قیاس بکسرِ جیم استعمال ہوتا ہے۔ قیاساً بفتح جیم

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	بھی جائز ہے۔
مُسَرَّت (بضمِ میم)۔	مَسَرَّت (بفتحِ میم)۔
مُسِمّیٰ (بکسرِ میم)۔ بمعنے نام رکھا گیا۔	مُسَمّیٰ (بفتحِ میم)۔ بصیغۂ اسم مفعول۔
مَسْوَدَہ۔ (بفتحِ میم و سین و سکونِ واؤ)۔ وہ تحریر جو سرسری لکھی جائے اور اسکو دوبارہ صاف کر کے لکھنے کی ضرورت ہو۔	مُسَوَّدَہ (واؤ مشدّد اور مفتوح)۔ تسوید سے اسم مفعول ہے۔ اس کے مقابل مُبَیَّضَہ ہے۔ (منجد)
مَشکُور۔ بمعنے شکر گزار۔	شاکِر یا مَمْنُون۔ مشکور کہتے ہیں اس شخص کو جس کا شکریہ ادا کیا جائے۔
مَصْرَف (بفتحِ رآ) خرچ کی جگہ۔ خرچ مطلب۔ کام۔	مَصْرِف (بکسرِ رآ)۔ صَرَفَ یَصْرِفُ سے اسم ظرف ہے۔
مَصْئُون (صاد کے بعد ہمزہ بروزن مفعول)۔ بمعنے محفوظ۔	مَصُون (بروزن مَقُول)۔ ہمزہ سے لکھنا اور پڑھنا غلط ہے۔ صَوْن سے اسم مفعول ہے۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
مُطلِق (بکسرِ لام)۔ بے قید۔ آزاد۔ بالکل قطعی۔	مُطلَق (بفتحِ لام)، مُطلِق بکسرِ لام کے معنے ہیں آزاد کرنے والا۔
مَطلَع (بہ تخفیفِ طاؔ و فتحِ میم) اطلاع دیا گیا۔ واقف۔	مُطّلَع (بہ ضمِ میم و تشدیدِ طاؔ) اطّلاع مصدر سے صیغۂ اسم مفعول ہے
مَعْدَن۔ (بفتحِ داؔل) کان یعنی مختلف دھاتوں کے نکلنے کی جگہ۔	مَعْدِن (بکسرِ داؔل)۔ نوراللغات میں لکھا ہے کہ فارسیوں نے بفتحِ داؔل استعمال کیا ہے۔
مُعِمّا (بکسرِ عین)۔ بجھارت چیستان۔	مُعَمّا۔ بصیغہ اسم مفعول از تَعْمِیَہ
مَعْنُوْن (بروزن مفعول) نامزد کیا گیا۔	مَعْنُوْن۔ (بروزن مُفَعْلَل)۔ عَنْوَنَۃ مصدر سے اسم مفعول ہے۔
مَفَاد (بفتحِ میم)۔ فائدہ۔	مُفَاد (بضمِ میم)۔ اسم مفعول از افادہ۔
مِقْنَاطِیس (بکسرِ میم)۔ ایک قسم کا پتھر جو لوہے کو کھینچ لیتا ہے۔	مَقْنَاطِیس (بفتحِ میم)۔ صاحبِ غیاث اللغات نے اسے بکسرِ میم ضبط کیا ہے۔ لیکن عربی لغات میں بفتحِ میم

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	وسکونِ غین یعنی مَغناطِیس ہے
مُلزِم (بکسرِ زا) مجرم۔ قصوروار۔	مُلزَم (بفتحِ زا)۔ لفظی معنے ہیں وہ شخص جس کے ذمہ کوئی چیز ثابت کی جائے۔ صاحب نوراللغات کا اسے بکسرِ زا کہنا درست نہیں۔
مُلامَت۔ (بضمِ میم)۔	مَلامَت (بفتحِ میم)
مُلکہ (بہ سکونِ لام)۔ مہارت۔	مَلَکہ۔ (بفتحِ میم و لام)۔
مَلیا میٹ۔ (بیائے مجہول سے)۔ پامال شدہ۔ روندا ہوا۔	مَلیا مِیٹ۔ (بہ یائے معروف)۔
مُنافَع (بضمِ میم و فتحِ فا) نفع۔	مَنافِع (بفتحِ میم و کسرِ فا)۔ منفعت کی جمع ہے۔ اردو میں واحد مستعمل ہے
مَنزَل (بفتحِ زا)۔ اترنے کی جگہ۔	مَنزِل (بکسرِ زا)۔
مَنطِقہ (بفتحِ میم و کسرِ طا)	مِنطَقہ (بکسرِ میم و فتحِ طا)۔
مُہار (بضمِ میم)۔ نکیل۔ باگ۔	مِہار (بکسرِ میم و فتحِ ہا)۔ صاحب نوراللغات

صحیح تلفظ	عام تلفظ
نے لکھا ہے کہ زبانوں پر بضمِ میم ہے	
مَہِیب (بفتح میم)، ہَیبَت سے اسم مفعول ہے۔ مَبِیع کے وزن پر۔ لفظی معنے ہیں جس سے ڈرا جائے۔ صاحبِ غیاث نے ہَیبَت کو لازم سمجھ کر اس پر اعتراض کیا ہے اور پھر اس کی توجیہہ کی ہے۔ حالانکہ نہ اعتراض صحیح اور نہ توجیہہ کی ضرورت کیونکہ ہَیبَت متعدی ہے۔	مُہِیب (بالضم)۔ خوفناک۔ ڈراؤنا۔ بھیانک۔ خطرناک۔
مَیکَا۔ (بفتح میم)۔ نور اللغات۔	مِیکَا (بیائے مجہول)۔ عورت کے ماں باپ کا گھر۔

ن

نَارَاضی۔ نَارَاض سے حاصل مصدر	نَارَاضگی۔ ناخوشی۔ رنجیدگی۔ ے

عام تلفظ	صحیح تلفظ
ناراضگی سے جاتی ہو ہو گا نہ حج قبول ماں زار زار روتی ہے اور زار زار باپ (جان صاحب)	بنانے کیلئے گی کا اضافہ صحیح نہیں صاحب نور اللغات لکھتے ہیں کہ عام عورتیں ناراضگی ہی بولتی ہیں
نَاواقِفی۔ جہالت۔ ناتجربہ کاری۔ انجان پن	نَاواقِفیّت۔
نِچلّا (چے مفتوح اور لام مشدّد) خاموش۔ ساکت۔	نِچلا (چے ساکن اور لام مخفف یعنی غیر مشدّد)۔ نور اللغات۔
نِخوت (بکسرِ نون)۔ تکبّر۔ غرور۔ ناز۔	نَخوت (بفتحِ نون) منتخب، غیاث۔ اور نور اللغات میں (نِخوت) بکسرِ نون کو صحیح قرار دیا ہے۔ لیکن عربی کے کسی لغت میں بکسرِ نون موجود نہیں
نِشاستہ (بکسرِ نون)۔ گیہوں کا ست۔	نَشاستہ (بفتحِ نون) غیاث اللغات
نِشاط (بکسرِ نون) خوشی۔	نَشاط (بفتحِ نون)۔
نَشتر (بفتحِ نون)۔	نِشتر (بکسرِ نون)۔
نشو و نُما (نما کے نون کی پیش سے)	نشو و نَما۔ نما کا نون مفتوح ہے ۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	نور اللغات میں لکھا ہے کہ اس مرکب میں نما بضمِ اول غلطی سے بول چال میں ہے۔ نشو کے آخر جو واؤ ہے وہ دراصل ہمزہ ہے۔ اس لئے صحیح تلفظ نشوء و نما ہونا چاہئے۔
نَشیب (بفتحِ نون)۔ پستی۔ زمین لپست	نِشیب (بکسرِ نون و یائے مجہول صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ زبانوں پر بفتحِ نون ہے۔
نِصفَت (بکسرِ نون)۔ انصاف	نَصَفَت۔ (بفتحِ اول و دوم و سوم)۔
نِفاسَت (بکسرِ نون)۔	نَفاسَت (بفتحِ نون)۔
نَفرِین (بفتحِ نون)۔ ملامت۔ دعائے بد پھٹکار۔	نِفرِین (بکسرِ نون)۔ نور اللغات میں لکھا ہے کہ اردو میں زبانوں پر بفتحِ نون ہے
نُقُص (بضمِ نون)۔ کمی۔ کسر۔ کوتاہی۔	نَقُص (بفتحِ نون)۔
نُکَات (بضمِ نون)۔ باریک باتیں۔	نِکَات (بکسرِ نون)۔ اسی طرح (نُقُطَہ

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	کی جمع بھی نِقاط بکسرِ نون ہے ۔
نِگراں (بہ کسرِ اول و سکون دوم) دیکھنے والا ۔ نگہبان ۔	نِگَراں (بفتح دوم) ۔
نِگرانی (بہ سکون دوم) ۔ دیکھنا ۔ زیر نظر رکھنا ۔	نِگَرانی (بفتح دوم) ۔
نگہت (بہ کافِ فارسی) ۔ خوشبو ۔	نَکہت (بہ کاف عربی) ۔ یہ عربی لفظ ہے ۔ اسے گاف سے لکھنا غلط ہے
نَما (بفتحِ نون) ۔ دکھانے والا ۔ ظاہر کرنے والا جیسے قبلہ نُما	نُما (بضمِ نون) ۔
نِماز (بکسرِ نون) ۔ لغوی معنے ۔ بندگی ۔ پرستش ۔	نَماز (بفتح نون) ۔
نَمائش (بفتح نون) ۔ دکھاوا ۔ نمود ۔	نُمائش (بضمِ نون وکسرِ ہمزہ)
نَمایاں (بفتحِ نون) ۔ ظاہر اور واضح ۔	نُمایاں (بضمِ نون ۔ غیاث ۔
نَوشیرواں (بفتحِ نون ویائے مجہول)	نُوشِیرواں (بضمِ نون و واوِ مجہول ویائے معروف

عام تلفظ	صحیح تلفظ
ایک مشہور و معروف ایرانی بادشاہ جو اپنے عدل و انصاف میں ضرب المثل ہے۔	مرکب ہے (نوشیں) بمعنے شیریں اور (رواں) بمعنے جان سے۔ بعض اسے نو۔ شیر۔ واں سے مرکب خیال کرتے ہیں۔ یعنی جوان شیر کی طرح۔ اس توجیہہ پر نوشیرواں بھی صحیح ہے۔ (غیاث)
نِنانوے (دوسرا نون غیر مشدّد	نِنّانوے (دوسرا نون مشدّد ہے)۔
نِیلِ مَرام (بکسر نون)۔ مقصد حاصل کرنا۔	نَیلِ مَرام (بفتح نون)۔

و

وَاوِیلا۔ ہائے افسوس۔ دہائی۔ گریہ وزاری	وَاوَیلا۔ دوسرا واؤ مفتوح ہے۔
وُجُوہات۔ اسباب۔ دلائل۔ عوام کی زبان ہے۔	وُجُوہ۔ وجوہ خود جمع ہے اسکی جمع بنانے کی ضرورت نہیں۔
وَجَہ (بفتح جیم)۔ منہ۔ چہرہ۔ طریقہ۔ سبب	وَجْہ (بسکون جیم)۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
باعث ۔	
وِداع (بکسرِ واؤ) ۔ رخصت، روانگی۔ ؎ رخصت طلب ہے عاشقوں سے حُسنِ یار کا پروانوں سے وداع چراغِ سحر کی ہے (امیر)	وَداع (بفتحِ واؤ) ۔ صاحبِ غیاث لکھتے ہیں کہ اہلِ فارس واؤ کو مکسور پڑھتے ہیں ۔
وِرثہ (بکسرِ واؤ) ۔ مردے کا مال۔ ترکہ ۔ میراث ۔	وَرثہ (بفتحِ واؤ) ۔ نوراللغات میں (وَرثہ) کو بفتحِ واؤ صحیح لکھا ہے۔ لیکن قاموس الاغلاط کے مصنف نے (وَرثہ) بفتحِ واؤ کو غلط قرار دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ وَرثہ عربی میں کوئی لفظ نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عربی میں وَرث مصدر موجود ہے اور یہ ہو سکتا ہے کہ اردو میں ۃ کے اضافہ سے وَرثہ بن گیا ہو۔ جس طرح وِرث مصدر سے وِرثہ بکسرِ واؤ بن گیا ہے۔ جس

صحیح تلفظ	عام تلفظ
طرح عربی زبان میں (وَرْثہ) کوئی لفظ نہیں۔ اسی طرح (وِرْثہ) بھی کوئی لفظ نہیں۔ دونوں لفظ ۃ کے اضافہ سے بنائے ہیں۔ اس لئے ایک کو غلط اور دوسرے کو صحیح کہنا درست نہیں	
وَقَار (بفتحِ واؤ) غیاث میں لکھا ہے۔ بکسرِ واؤ خواندن نوعے از تفریس است۔	وِقَار (بکسرِ واؤ) قدر و منزلت۔ جاہ و جلال۔ حلم۔ بردباری۔
وَقْعَت (بفتحِ واؤ)۔	وُقْعَت (بضمِ واؤ) عزت۔ ساکھ۔ اعتبار

ہ

ہَتْک۔ تا ساکن ہے مشدد نہیں۔ نور اللغات میں لکھا ہے کہ اُردو میں بیگمات کی زبانوں پر بفتحِ اول و دوم ہی ہے۔	ہَتّک (بہ تشدیدِ تا)۔

صحیح تلفظ	عام تلفظ
ہَجر (بفتحِ ہا)۔ نور اللغات میں لکھا ہے کہ فصحائے پارس کی زبانوں پر اور ان کی تقلید سے اردو میں بہ کسرِ ہا ہے لیکن حافظ شیراز نے اسے بالفتح استعمال کیا ہے اور فَجر کے قافیہ میں لائے ہیں۔	ہِجر (بکسرِ ہا) جدائی۔ فراق۔
ہِراوُل (ہا مکسور ہے اور واؤ مضموم)۔ ترکی لفظ ہے۔ نور اللغات میں لکھا ہے کہ اردو میں بفتحِ اول و چہارم و نیز بکسرِ اول۔	ہَراوَل (بفتحِ ہا و واؤ) فوج کا وہ حصہ جو سب سے آگے ہوتا ہے۔
ہَرْج (بہ سکونِ را)۔ نور اللغات میں لکھا ہے کہ زبانوں پر بفتحِ اول و دوم بھی ہے۔	ہَرَج (بفتحِ را) خلل۔ نقصان۔ برائی۔
ہَلچَل (بفتحِ اول و دوم) نور اللغات۔	ہِلچل (بکسرِ ہا) بھاگڑ۔ کھلبلی۔

عام تلفظ	صحیح تلفظ
ہِندسہ (بکسرِ ہا)۔	ہَندَسہ (بفتحِ ہا)۔ برہان قاطع میں اسے بکسرِ ہا ضبط کیا ہے۔

ی

یَثرُب (بفتحِ را) مدینہ کا قدیمی نام۔	یثرِب (بکسرِ را)
یکسانیت۔ ایک جیسا ہونا۔ برابری۔	یکسانی۔ یکساں فارسی زبان کا لفظ ہے اس کے ساتھ (یت) کا اضافہ درست نہیں۔ کیونکہ اسے صرف عربی الفاظ کے ساتھ لگایا جاتا ہے۔ جیسے آدمیت اور قابلیت وغیرہ
یگانگت۔ قرابت۔	یگانگی (بفتحِ چہارم)۔ فارسی لفظ کے بعد تاء مصدری کا اضافہ صحیح نہیں
یُورَش (بفتحِ را)۔ دشمن پر حملہ کرنا۔ دھاوا۔ چڑھائی۔	یُورُش (را مضموم ہے) لیکن اردو بول چال میں بکسرِ را مستعمل ہے۔ ترکی

عام تلفظ	صحیح تلفظ
	میں اس کا تلفظ بُرُش ہے۔ یعنی واؤ ملفوظ نہیں۔
یُوسَف (بفتح سین)۔	یُوسُف (بضم سین)۔
یُونَس (بفتحِ نون)۔ ایک مشہور پیغمبر۔	یُونُس۔ اگرچہ نون پر تینوں حرکات جائز ہیں۔ لیکن ضمّہ زیادہ فصیح ہے۔

ضمیمہ

زباندانی کے بعض ضروری اُصول و قواعد

اس ضمیمہ میں زباندانی کے بعض ایسے ضروری قاعدے بیان کیے گئے ہیں۔ جن کا جاننا اردو زبان صحیح لکھنے اور بولنے کے لئے ازبس ضروری ہے۔

۱۔ "اَئے" (حرف ندا) کے بعد وہ الفاظ لانا جن میں "واؤ" اَئے یعنی حرفِ ندا کے معنے میں ہوتا ہے۔ متروک ہے۔ اس لئے اے بلبلو! اے واعظو! وغیرہ نہ کہنا چاہئے۔ بلکہ بلبلو! اور واعظو! صحیح ہے۔

۲۔ "تابع فرمان" جیسی فارسی ترکیب میں دوسرے لفظ کے آخری "نون" کو باعلان پڑھنا بولنا معیوب ہے۔ تابِع فرماں" بنونِ غنّہ کہنا چاہئے۔

۳۔ جو لفظ خود جمع ہو اُسکی جمع بقاعدۂ اردو بنانا جائز نہیں۔ مثلاً: اَحْباب، اور "اَغْیار" اَحْبابوں، اور اغیاروں، کہنا غلط ہے۔

۴۔ سینکڑوں، ہزاروں، اور لاکھوں وغیرہ کے ساتھ اگرچہ اسم واحد لانا جائز ہے۔ جیسے: لاکھوں زنجیر، سینکڑوں داغ، ہزاروں روزن، لیکن بصورت جمع لانا فصیح ہے۔

۵۔ لفظ "ہر" کو جمع کے ساتھ استعمال کرنا درست نہیں۔ اس لئے "ہَر علمانے کہا" غلط ہے۔ "ہَر عالِم نے کہا" صحیح ہے۔

۶۔ لفظ جب، جو، غرض، کاش، اور گو، کے ساتھ "کہ" کا اضافہ کرنا خلافِ فصاحت ہے۔

۷۔ لانا اور سمجھنا کے فاعِل کے ساتھ لفظ (نے) نہ لانا فصیح ہے۔ یہ افعال تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع میں مفعول کے تابع نہیں ہوتے۔ بلکہ فاعل کے تابع ہوتے ہیں۔ مثلاً مَیں یہ رسالہ لایا، مَیں سمجھا، وہ کتاب لائی، وہ سمجھی۔

۸۔ آنا ، جانا ، کے ساتھ جب سحر ، صبح ، رات ، اور شام وغیرہ الفاظ ہوں تو " کو " کا استعمال فصیح ہے۔ وہ رات آئے۔ صبح گئے ، کی جگہ وہ رات کو آئے ، صبح کو گئے ، فصیح ہے۔

۹۔ عربی زبان کے جو الفاظ اَفعَل کے وزن پر ہوں۔ اُن پر تنوین یعنی ڈبل حرکت نہیں آتی۔ اس لئے " اَغلباً " کہنا غلط ہے۔ اس کی جگہ غالباً صحیح ہے۔ علیٰ ہذا القیاس " اوسطاً " بھی صحیح نہیں۔

۱۰۔ جو الفاظ عربی نہ ہوں اُن پر تنوین نہیں آتی۔ اِس لئے اندازاً ، یا رسیداً ، کہنا غلط ہے۔

۱۱۔ اُردو مصدروں کے فاعل کے ساتھ " نے " لکھنا غلط ہے۔ مثلاً : مَیں نے جانا ہے ، صحیح نہیں۔ بلکہ مجھے جانا ہے کہنا چاہیئے۔

۱۲۔ عربی زبان میں بعض الفاظ کے آخر تانیث کے لیے ایک گول ۃ زیادہ کر دیا کرتے ہیں ، جو اُردو میں ہ پڑھی جاتی ہے۔ جیسے ناصرہ ، ساجدہ ، والدہ ، خالہ وغیرہ۔ اس قسم کی

ۃ کا اضافہ کسی فارسی یا ہندی لفظ کے آخر جائز نہیں۔ اس لئے "ہمشیرہ" کہنا غلط ہے۔ علیٰ ہذا القیاس "بھاوجہ" بھی صحیح نہیں۔

۱۳۔ جب کسی مصدر کے بعد "ہے" زیادہ کر کے استقبال کے معنے لئے جائیں تو اس صورت میں اس کا فاعل، مفعول کی صورت میں آتا ہے۔ یعنی "نے" علامتِ فاعل کے بجائے "کو" استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: "ہم کو بھاری جہیز لے کر کیا کرنا ہے"۔ یا "جو کچھ تم کو دینا ہے اِس غریب کو دو"۔ یہاں "کو" کے بجائے "نے" صحیح نہیں۔

۱۴۔ جب مصدر امر یا نہی کے معنے دیتا ہے۔ تو فاعل کے ساتھ "نے" علامتِ فاعل نہیں آتی۔ اس لئے "تم نے کرنا" یا "تم نے مت کرنا" صحیح نہیں۔ اور محاورۂ اہلِ زبان کے خلاف ہے۔ ان دونوں مثالوں سے "نے" کو حذف کر دینا چاہیئے۔

۱۵۔ جب مصدر کے ساتھ ایسا مونث لفظ واقع ہو جو اس کا، اور اس کے مشتقات کا مفعول ہو سکے تو علامت مصدر

کا الف ، یائے معروف سے بدل جاتا ہے۔ جیسے روٹی کھانی، کتاب پڑھنی، کوشش کرنی۔ مگر یہ اہلِ دہلی کا محاورہ ہے۔ اہلِ لکھنؤ اس تبدیلی کو ناجائز کہتے ہیں۔ چنانچہ نور اللغات کے دیباچے میں مذکور ہے۔ کہ "مؤنث کے لئے علامت مصدری تبدیل کرنا جائز نہیں"۔ آج کل عام طور پر اسی محاورہ کی پیروی ہو رہی ہے۔

۱۶۔ ماضی، حال، اور مستقبل میں جمع مونث متکلم، اور جمع مذکر متکلم کے صیغے یکساں ہوتے ہیں۔ اور ان میں امتیاز اہلِ زبان کے محاورہ کے خلاف ہے۔ جس طرح مرد کہتے ہیں: ہم آئے، ہم آتے ہیں، ہم آئیں گے۔ اسی طرح عورتیں بولتی ہیں۔

۱۷۔ وہ الفاظ جن کے آخر میں "عین" ماقبل مفتوح آتا ہے جیسے: مَجمَع، موقع، مَطبَع، مصرع۔ جب ان کے ساتھ حروفِ عاملہ (یعنی میں، سے، تک، پر، کا، کے، کی، نے، والا آئیں یا یہ الفاظ جمع کے مقام پر استعمال کئے جائیں۔ تو ان کے تلفظ میں یہ تبدیلی ہو جاتی ہے کہ عین کا پہلا حرف مکسور

بولا جاتا ہے۔ جیسے: بھرے مَجمع میں، ایسے موقع پر، مصطفائی مَطبع کا مالک، شاہان ماسلف کے مرقع عجیب ہیں، مقطع میں آپڑی ہے سخن گسترانہ بات، بعض لوگ مقاماتِ مذکورہ میں ایسے الفاظ کے آخر میں یائے مجہول زیادہ کر دیتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔ اس لیے کہ اہل زبان مجمعے، مطبعے اور مرقعے نہیں بولتے۔ اور الفاظ اسی طرح لکھے جاتے ہیں۔ جس طرح بولے جائیں۔

۱۸۔ فارسی کے جو الفاظ اردو زبان میں عام طور پر رائج ہیں۔ ان کے متعلق دستور یہ ہے کہ اگر وہ بلا اضافت استعمال ہوں تو اہلِ زبان کے رواج کے خلاف اُن میں "نون" کا اعلان کیا جائیگا لیکن ترکیب فارسی میں اعلانِ نون جائز نہ ہو گا۔ مثلاً صرف "مکان" یا "جان" کہنا ہو تو اعلانِ "نون" کے ساتھ بولیں گے۔ جس کی کتابت کے لئے نون کے پیٹ میں نقطہ دینا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اگر "آفتِ جاں" یا "رگِ جاں" کہنا ہو۔ تو اِن میں ترکیب فارسی موجود ہونے کے باعث اعلانِ "نون" جائز نہ ہو گا۔ اور کتابت میں "نون" بے نقطہ لکھا جائے گا۔

۱۹۔ فارسی کا "واوِ عطف" اردو میں اس وقت استعمال ہوتا ہے۔ جب مفرد کا عطف مفرد پر ہو۔ اور دونوں فارسی لفظ ہوں۔ جیسے؛ دل و دیدہ ، گوش و چشم وغیرہ۔ اگر ایک لفظ فارسی ہو اور دوسرا ہندی کا تو واوِ عطف کا استعمال صحیح نہیں۔ مثلاً دل و آنکھ ، اخلاص و پیار وغیرہ ترکیبیں صحیح نہیں۔ اسی طرح دو ہندی جملوں کے درمیان فارسی کا حرف عطف لانے سے بھی احتراز لازم ہے۔ مثلاً "آنکھ پڑتی ہے و دل آتا ہے" کہنا درست نہیں۔

۲۰۔ اردو الفاظ کے ساتھ فارسی اضافت بھی معیوب اور ناجائز ہے۔ مثلاً دستارِ بسنتی ، دریائے آنسو ، بلاقِ یار ، امنگِ دل ، بزمِ سوگ ، وغیرہ ترکیبیں غلط ہیں۔

۲۱۔ اسمائے عام مثلاً بھیڑیا ، شیر ، کبوتر ، تیر ، اور بعض اسمائے خاص بے جان مثل لاہور ، دہلی ، سکندر نامہ ، وغیرہ کے ساتھ علامت مفعول کے لانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اور یوں کہتے ہیں کہ تم نے کبھی بھیڑیا دیکھا ہے۔ شیر مارا ہے۔ کبوتر اڑایا ہے۔ تیر چلایا ہے یا لاہور دیکھا ہے۔ دہلی دیکھی ہے۔ سکندر نامہ پڑھا ہے۔ مگر اسکے بالکل برعکس

اسمائے خاص انسانی کے ساتھ علامت مفعول کو کا لانا بہر حال ضروری ہے۔ اور یوں بولتے ہیں کیا تم نے امیر مینائی کو دیکھا ہے؟ جلسے میں مولانا ابوالکلام آزاد کو بلایا ہے؟ اس نکتے سے ناواقف اسمائے عام اور اسمائے خاص بیجان کے قیاس پر اسمائے خاص انسانی کے متعلق بھی علامتِ مفعول کو حذف کر دیتے ہیں اور یہ سخت غلطی ہے۔

علاّمہ اقبال مرحوم نے " نظّارہ کی ہوس ہو تو لیلیٰ بھی چھوڑ دے " استعمال کیا ہے جو صحیح نہیں۔ "لیلیٰ کو بھی چھوڑ دے"۔ صحیح ہے۔

مولانا حالیؔ مرحوم بھی اسی طرح ایک مرثیہ میں لکھ گئے ہیں: "ہے یہ سب ممکن مگر محمود خاں ملنا محال" صحیح یوں ہے:۔ "محمود خاں کا ملنا محال"۔

۲۲- "ہی" حصر و خصوصیت کا حرف ہے۔ اور نثر میں فاعل اور علامت فاعل، اور مفعول اور علامتِ مفعول، اور مجرور اور جار کے بیچ میں آتا ہے۔ جیسے: زید ہی نے کہا تھا۔ بکر

ہی کو مارا تھا،" جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے"۔ لیکن جب ضمیر (میَں) فاعل واقع ہو تو (نے) علامتِ فاعل پہلے آتی ہے۔ اور (ہی) پیچھے۔ جیسے: مَیں نے ہی دیا تھا۔ مَیں نے ہی لیا تھا۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ "ہی" کو حرفِ نفی کے ساتھ جمع کرنا صحیح نہیں۔ مثلاً یوں کہنا غلط ہے۔ "نہ ہی حامد آیا نہ محمود"۔ بلکہ صحیح یوں ہے۔ نہ حامد ہی آیا نہ محمود۔ ایسے موقع پر "ہی" تاکید کے لئے آتا ہے۔

تذکیر و تانیث

حقیقی تذکیر و تانیث تو جاندار اشیا میں ہوتی ہے۔ مگر یہ امتیازی صورت بیجان اشیا میں بھی موجود ہے۔ اور ہر زبان میں موجود ہے۔ اُردو بھی اس کلیّہ سے مستثنیٰ نہیں۔ بلکہ اس میں تذکیر و تانیث کا معاملہ بہت ٹیڑھا ہے۔ جاندار اشیا میں تذکیر و تانیث کا امتیاز تو کچھ مشکل نہیں ہوتا۔ مگر بیجان اشیا جن میں

نر اور مادہ ہونے کی قابلیت نہیں یہ معاملہ بہت کٹھن ہے اہل زبان کے استعمال کو دیکھنا پڑتا ہے۔ اور بعض اوقات خاصی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ ذیل میں ہم چند ضروری قواعدِ کلیہ کے بیان پر اکتفا کرتے ہیں۔ جو مولوی عبدالحق صاحب کی "قواعدِ اردو"۔ جلال لکھنوی کے "رسالہ تذکیر و تانیث" اور مولوی فتح محمد جالندھری کی مصباح القواعد سے ماخوذ ہیں۔ زیادہ تفصیل کے لئے اِن مستند کتابوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ بعض اُدبا نے اس موضوع پر مستقل رسالے بھی لکھے ہیں۔

۱۔ تمام دنوں اور مہینوں کے نام مذکر استعمال ہوتے ہیں۔ مگر جمعرات مونث ہے۔

۲۔ دھاتوں اور جواہرات کے نام بھی مذکر ہیں۔ جیسے سونا جست، لوہا، ٹین اور رانگ وغیرہ مگر چاندی مستثنیٰ ہے۔

۳۔ پہاڑوں کے سب نام مذکر ہیں۔ جیسے: ہمالہ، ہندوکش، اور بندھیاچل وغیرہ۔

۴۔ ستاروں اور سیاروں کے سب نام مذکر ہیں۔

۶۔ کتابوں کے نام اگر مفرد ہوں تو مونث ہوں گے۔ بشرطیکہ آخر میں آ یا ہ نہ ہو جو مذکر کی علامت ہے۔ جیسے: صدرا، کافیہ۔ مگر شیخ بو علی سینا کی کتاب "شفا" اور شیخ سعدی کی "کریما" دونوں مونث ہیں اکبر الہ آبادی مرحوم کا شعر ہے

لٹریچر کی چاہیے ریڈر مجھے   شیخ سعدی کی "کریما" کیا کروں

اگر کتابوں کے نام مرکب ہوں تو مضاف یا موصوف کی تذکیر و تانیث پر کتاب کی تذکیر و تانیث منحصر ہو گی۔ مثلاً گلستاں، بوستاں، پریم ساگر، رامائن، مونث ہیں۔ مگر "حکایتِ سوداگر" مونث، اور "قصۂ دائی حلیمہ" مذکر۔

۶۔ نمازوں کے سب نام مونث ہیں۔ جیسے فجر، عصر، مغرب عشا اور تہجد۔

۷۔ حروف تہجی میں ب، بھ، پ، پھ، ت، ٹ، ٹھ، ج، جھ، چ، چھ، ح، خ، د، ذ، ر، ڑ، ز، ژ، ط، ظ، ف، ہ، و، ی مونث ہیں۔ جیم اور میم مختلف فیہ ہیں۔ باقی حروف مذکر ہیں۔ (مصباح القواعد میں ق کو مذکر

لکھا ہے۔ اور پھر حاشیہ میں لکھا ہے کہ بعض اسے مؤنث بولتے ہیں)۔

۸۔ زبانوں کے نام عموماً مؤنث ہوتے ہیں۔ مثلاً: انگریزی، عربی، فارسی، پشتو، پنجابی، سنسکرت، تامل، بنگالی، اُردو وغیرہ۔ (سید ضامن علی جلال لکھنوی کے نزدیک اردو مذکر ہے۔ مگر یہ اُنکی ذاتی رائے ہے۔ جس کے لئے سند کی ضرورت ہے)۔

۹۔ شراب کے سب نام مؤنث ہیں۔ مگر "بادہ" مذکر ہے۔

۱۰۔ تمام ستاروں کے نام مذکر ہیں۔ مگر زُہرہ، ناہید، مشتری اور برجیس، مؤنث ہیں۔

۱۱۔ عروض کی تمام بحریں مثلاً طویل، مدید، بسیط، ہزج، وغیرہ مونث ہیں۔

۱۲۔ جن ہندی یا غیر ہندی الفاظ کے آخر میں یائے معروف ہوتی ہے وہ مونث استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے: لکڑی، کوٹھی، کُنجی تُلسی، روٹی، ہڈی، سبزی، پریشانی، کشتی۔ وغیرہ۔ لیکن جی، گھی موتی، پانی، دہی مستثنیٰ ہیں۔

(مولوی فتح محمد جالندھری مرحوم مصباح القواعد میں لکھتے ہیں

کہ ہم نے شمس العلما مولوی ذکاءاللہ صاحب دہلوی سے "دہی" کی تذکیر و تانیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے لکھا کہ "دہی" کو یہاں مذکر و مونث دونوں طرح سے ہندو مسلمان بولتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ "دہی کھٹی ہے"۔ مگر رائے بہادر پیارے لال صاحب نے لکھا کہ دہلی میں دہی مذکر بولا جاتا ہے)

۱۳- اردو کے مصدر مذکر استعمال ہوتے ہیں جیسے: "اُس کا مرنا سب کو شاق گذرا"۔ لیکن جب اس کا تعلق مونث سے ہو تو اس صورت میں اسکی صورت بھی مونث ہو جاتی ہے۔ جیسے:

"بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی"

مگر اہل لکھنؤ ہر حالت میں مذکر بولتے ہیں (آج کل کے اُدبا میں اسی لہجہ کا رواج عام ہو رہا ہے۔)

۱۴- تمام فارسی حاصل مصدر جن کے آخر میں "ش" آتا ہے مؤنث ہیں۔ جیسے: دانش، خواہش اور بخشش، وغیرہ۔ مگر جوش، نوش، اور خروش مستثنیٰ ہیں۔

۱۵- جن الفاظ کے آخر گاہ لگا ہوتا ہے وہ مونث ہوتے ہیں۔

جیسے: تعلیم گاہ، بندرگاہ، قیام گاہ۔ وغیرہ۔

۱۶۔ وہ مرکب الفاظ جو دو لفظوں سے مل کر بنیں خواہ حرفِ عطف کے بغیر ترکیب پائیں یا بذریعۂ حرف عطف مرکب ہوں۔ تو ایسے الفاظ اگر دو فعلوں یا ایک اسم اور ایک فعل سے ملکر بنیں تو اکثر مؤنث ہوتے ہیں۔ جیسے: آمد و رفت، زد و کوب، نشست و برخاست، شست و شو، قطع و بُرید، تراش خراش، تگ و دو، آمد و شد، خرید و فروخت، بود و باش، کم و کاست، شکست و ریخت، مگر سوز و گداز، بندوبست، سازباز، مذکر ہیں۔

اگر ان دو لفظوں میں سے ایک مونث ہو اور دوسرا مذکر، تو فعل کی تذکیر و تانیث آخری لفظ کے لحاظ سے ہوگی۔ جیسے: آب و ہوا، قلم دوات، آب و غذا، آب و گُل، کُشت و خون، تاخت و تاراج، عنایت نامہ، سالارِ منزل، خلوت خانہ، وغیرہ پیچ و تاب، مستثنیٰ ہیں۔ مگر جب یہ دونوں لفظ مل کر ایک خاص معنوں میں استعمال ہوں تو پھر یہ لحاظ نہیں رہتا۔ جیسے: گُلشکر (بمعنے گلقند)۔

اگر اس مرکّب کے دونوں جُز مذکر ہوں تو پھر وہ مذکر ہوگا۔ اور اگر دونوں مؤنث ہوں تو مونث۔ جیسے: آب و رنگ، آب و دانہ، آب و

نمک، گلقند، مذکّر استعمال ہوتے ہیں۔ اور آب وتاب، جستجو، گفتگو، مونث ہیں مگر شیر برنج مستثنیٰ ہے۔ حالانکہ دونوں جز مذکر ہیں۔ لیکن پھر بھی مونث ہے نیشکر کے دونوں جز مؤنث ہیں مگر مذکر آتا ہے۔

۱۷۔ عَرَبی کے مصادر ذیل مذکّر مستعمل ہوتے ہیں:۔

اوّل بروزنِ اِفعال۔ جیسے؛ اِکرام، اِحسان، اِنعام، وغیرہ۔ مگر انشا، اِفراط، اِیذا، اِمداد، اِلحاح، اِصلاح، اِسناد، مؤنث ہیں۔

دوم بروزن اِفتِعَال: جیسے: اِختیار، اِعتدال، اِضطراب، اِقتدار، وغیرہ۔ مگر اِبتدا، اِنتہا، اِلتجا، احتیاط، اِطلاع، اِشتہا، اور اِصطلاح، مؤنث ہیں۔ (مولوی فتح محمد صاحب جالندھری مصباح القواعد میں لکھتے ہیں) کہ مولوی ذکاء اللہ دہلوی نے اپنے ایک خط میں تحریر فرمایا ہے کہ اقتدا کو اکثر مذکر بولتے ہیں اور بعضے مونث)۔

سوّم بروزن اِستِفعَال: جیسے اِستعفا، استقلال، استغنا، وغیرہ۔ مگر استعداد، استدعا، استبداد، اور استغفار مؤنث ہیں۔

چہاّرم بروزنِ اِنفعال: جیسے انکسار، انقلاب، اور انحراف وغیرہ۔
پنجم بروزنِ تفعُّل: جیسے توکّل، تکلّف، تعصُّب، تغیّر، تبدّل،

وغیرہ۔ مگر توجّہ، تسلّی، توقّع، تمنّا، ترشُّح، تضرُّع، اور تہجُّد مؤنث ہیں۔

ششم بروزن تفاعُل: جیسے تغافُل، تنازُع، تلاطُم، وغیرہ۔ باستثنائے تواضُع۔

ہفتم بروزنِ تَفعِلہ: تذکرہ، تجربہ، تصفیہ، تخلیہ، وغیرہ۔ مگر اس وزن پر آنے والے جو لفظ تائے دراز سے لکھے جائیں گے وہ مونث ہوں گے۔ جیسے تربیت، تقویت وغیرہ۔

ہشتم بروزنِ مفاعَلہ: جیسے مُجادلہ، مشاعَرہ، معاملہ، مناظرہ، وغیرہ۔ مگر جب ان کے آخر تائے دراز ہوگی تو مونث ہوں گے۔ جیسے مصاحبت مشارکت، معاملت، وغیرہ۔

۱۸- وہ تمام عربی مصادر جو تفعیل کے وزن پر ہوں مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے تحریر، تقریر، وغیرہ۔ مگر تعویذ مستثنیٰ ہے۔ جب اس قسم کے آخر ہائے ہوّز (ہ) آجائے تو اس صورت میں مذکر ہوتے ہیں۔ جیسے تخمینہ، تعلیقہ، وغیرہ۔

۱۹- عربی اور فارسی کے وہ الفاظ جن کے آخر میں ہائے مختفی ہو اکثر مذکر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے نُسخہ، روضہ، صفحہ، دَورہ، طرّہ، شیشہ،

آئینہ، پیمانہ، وغیرہ۔ باستثنائے دفعہ اور توبہ۔

۲۰۔ عربی اسمائے ظرف مذکر استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے مَکتب، مَسکن، مقام، مشرق، مغرب، وغیرہ۔ لیکن مجلس، محفل، مسجد، مجال، اور مَسند مؤنث ہیں۔

۲۱۔ اسمائے آلہ جو مِفعَال کے وزن پر ہوں عموماً مؤنث ہوتے ہیں۔ مگر معیار، اور مقیاس مذکر ہیں۔ جو اسمائے آلہ مِفعَل کے وزن پر آئیں وہ اکثر مذکر ہوتے ہیں۔ جیسے منبر، مِصقل وغیرہ۔ مگر مشعل مؤنث ہے۔ جو اسمائے آلہ مفعلہ کے وزن پر ہوں وہ ہمیشہ مذکر ہوتے ہیں۔

۲۲۔ عربی الفاظ کی جمع جب عربی قواعد کے رو سے آتی ہے تو اسکی تذکیر و تانیث اس کے واحد کی تذکیر و تانیث کے تابع ہو گی۔ مثلاً شئی مجلس اور مسجد مؤنث ہیں تو انکی جمع اشیا مساجد، اور مجالس بھی مؤنث ہو گی۔ چند الفاظ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ جیسے معرفت، حقیقت، قوت اگرچہ مؤنث ہیں۔ مگر ان کی جمع معارف، حقائق اور قویٰ، مذکر مستعمل ہیں۔

اہل لکھنؤ کے نزدیک ہر لفظ کی عربی جمع مذکر آتی ہے۔ لیکن اہل دہلی، اور بعض اور مقامات کے لوگ بعض مستثنیٰ الفاظ کے علاوہ مؤنث کی جمع کو

مؤنث اور مذکر کی جمع کو مذکر ہی استعمال کرتے ہیں۔ اور یہی صحیح ہے۔

(قواعدِ اردو از مولانا عبدالحق صاحب)

مصباح القواعد میں لکھتے ہیں کہ بعض عربی الفاظ جو بحالت وحدت مذکر بولے جاتے ہیں۔ جمع کی حالت میں انکی تذکیر و تانیث میں اختلاف ہے۔ جیسے سوانح کہ اکثر اسے مذکر بولتے ہیں اور بعض مونث۔ یہی حال معلومات کا ہے کہ زیادہ تر مذکر بولا جاتا ہے اور کمتر مونث۔ اسی طرح بعض الفاظ جو بحالت وحدت مونث بولے جاتے ہیں جمع کی حالت میں انکی تذکیر و تانیث میں بھی اختلاف ہے۔ جیسے شرائط، وُجوہ، منازل، کہ بعض انہیں مذکر بولتے ہیں اور بعض مؤنث۔

۲۳۔ ہندی حاصل مصدر اور اکثر اسمائے کیفیت جو اس وزن پر ہوں مؤنث ہوتے ہیں۔ جیسے پُکار، پھٹکار، پُھنکار، پچھاڑ، اُبھار، اُتار، بگاڑ، پھسلن، دھڑکن، کھُرچن، وغیرہ۔ البتہ چلن مستثنےٰ ہے۔

برتاؤ، بچاؤ، کے وزن پر جو حاصل مصدر آتے ہیں وہ سب مذکر ہوتے ہیں۔ جیسے بہاؤ، سبھاؤ، وغیرہ۔

اسی طرح وہ اسمائے کیفیت جو اسم یا صفت کے آخر میں "پن" لگانے

سے بنتے ہیں۔ مذکر ہوتے ہیں۔ مثلاً بچپن، لڑکپن، دیوانہ پن۔ وغیرہ۔

املا کے بعض قواعد

۱۔ اردو زبان میں پندرہ حروفِ تہجّی ایسے ہیں جن کے ساتھ "ہ" مل کر ایک نئی آواز پیدا کرتی ہے۔ اسے ہائے مخلوط التلفّظ کہتے ہیں۔ صورت میں تو یہ "ہ" دوسرے حرف سے جُدا ہوتی ہے۔ مگر آواز میں پہلے حرف سے ملی ہوتی ہے۔ ایسے حروف کو دوچشمی "ھ" سے لکھنا چاہیئے۔ جیسے بھائی، ٹھنان، پھر، دھاوا، وغیرہ۔ کیونکہ اس طرح نہ لکھنے سے کئی الفاظ مشتبہ ہو جاتے ہیں۔ مثلاً "کھا" اور "کہا" دو علیحدہ لفظ ہیں۔ تلفظ میں بھی اور معنوں میں بھی۔ اسلیے ان کے املا میں بھی فرق ہونا چاہیے۔ اور یہ امتیاز بہت ضروری ہے۔

۲۔ مذکورہ قاعدے کے پیش نظر "انہیں" کو "انھیں"، "جنہیں" کو "جنھیں" اور "تہارا" کو "تمھارا"۔ "کمہار" کو "کمھار"۔ اور "تمہیں" کو "تمھیں" لکھنا چاہیئے۔

۳۔ "ی" دو قسم کی ہے معروف اور مجہول۔ اور دونوں کے تلفظ میں تھوڑا

سا فرق ہے۔ اس لئے یائے معروف کو گول (ی) لکھنا چاہیے۔ جیسے گولی اور یائے مجہول کو لمبی پڑی ہوئی تحریر کرنا چاہیے۔ لیکن جب یائے معروف کسی لفظ کے درمیان آئے تو اس کے ماقبل کے نیچے کسرہ لکھنا چاہیے۔ جیسے کِھیر، تِیر وغیرہ۔ مگر یائے مجہول کا ماقبل خالی رہے گا۔

۴۔ یؔ کی طرح وؔ کی بھی دو قسمیں ہیں۔ معروف اور مجہول۔ معروف کے ماقبل پر ضمہؔ لکھنا ضروری ہے۔ جیسے طُور، حُور، وغیرہ۔ مجہول کا ماقبل ضمہؔ سے خالی رہے گا۔

۵۔ نونِ غُنّہ جب لفظ کے آخر میں آئے تو اس میں نقطہ نہیں دینا چاہیے۔ درمیان میں آئے تو اس پر اُلٹا جزم لگانا چاہیے۔

۶۔ جس لفظ کے آخر ہائے مختفی ہو اگر اسے مضاف کیا جائے تو ہؔ پر صرف ہمزہ لکھ دینا کافی ہے۔ اسکے نیچے علامتِ اضافت یعنی زیر لکھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہمارے خیال میں طلبہ کی ابتدائی کتابوں میں علامتِ اضافت (زیر) کا لکھنا ضروری ہے۔

۷۔ مولوی عبدالحق صاحب قواعدِ اُردو میں لکھتے ہیں کہ اُس یؔ پر جو بعض الفاظ کے آخر میں آتی ہے ہمزہ لکھنا درست نہیں۔ جیسے رائے۔

ان میں یٔ کی آواز ہی کافی ہے۔ لیکن آئے، جائے، آئیے، جائیے میں میں ہمزہ کا لکھنا لازم ہے۔ مگر ہمارے خیال میں مناسب یہی ہے کہ رائے کی یٔ پر بھی ہمزہ لکھا جائے۔

۸۔ وضو کا کے آخر میں الف ہے اسے ہ سے لکھنا درست نہیں۔

۹۔ پروا کے آخر میں ہ لکھنا بھی غلط ہے۔ صرف الف سے لکھنا چاہیے۔

۱۰۔ وہ عربی الفاظ جن کے آخر ہمزہ ہو اُردو میں بغیر ہمزے کے تحریر ہوتے ہیں۔ جیسے انبیا، اولیا، اغنیا، اطبا، استعفا، استثنا۔ وغیرہ۔ مگر مضاف ہونے کی صورت میں ہمزہ لکھا جائے گا۔ جیسے اولیاء امت۔

۱۱۔ عربی زبان کے بعض الفاظ جو فاعل یا مفاعل کے وزن پر آئیں۔ اُن میں کبھی الف کے بعد ہمزہ ہوتا ہے جو یٔ کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ اس کے نیچے دو نقطے دینا قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ وہ ہمزہ ہے یٔ نہیں: جیسے: قائل، بائع، خائف، فوائد، ذرائع، وظائف۔ وغیرہ۔

(عربی زبان میں ہمزہ مختلف شکلوں میں لکھا جاتا ہے۔ کبھی الف کی شکل میں۔ اور کبھی ؤ یا یٔ کی صورت میں۔ اور کبھی عین کے

سر کی شکل ہیں)۔

۱۲۔ چودھری کا اِملا عموماً چ و د ھ ری سے ہوتا ہے۔ لیکن صحیح اِملا چ و دھ ری سے ہے۔

۱۳۔ معمہ کا اِملا ہ سے غلط ہے۔ الف سے ہونا چاہیئے یعنی مُعمّا اور یا پھر کھڑی یٰ سے (معمیٰ)۔

(احمد اشرف خوشنویس سیالکوٹ)